

محافل ”دورہ ترجمہ قرآن“ میں بیان کرنے والے مدرسین کے لیے طویل آیات کی  
مناسب حصوں میں تقسیم و بیانیہ ترجمہ مع ذیلی عنوانات و خلاصہ مضامین

ترجمہ براءتکالیبہ  
قرآن حکیم

سُورَةُ الصَّفَاتِ تا سُورَةُ الْجُرَاتِ

جلد ششم

حافظ الجینیر نوید اللہ

انجمن خدم القرآن

سندھ، کراچی، رجسٹرڈ

# ترجمہ برائے تازہ سیر قرآن حکیم

جلد ششم

سُورَةُ الضَّحَىٰ تَا سُورَةُ الْحَجَرَاتِ



محافل ”دورہ ترجمہ قرآن“ میں بیان کرنے والے مدرسین کے لیے  
طویل آیات کی مناسب حصوں میں تقسیم  
و بیانیہ ترجمہ مع ذیلی عنوانات و خلاصہ مضامین



حافظ انجنیئر نوید احمد رحمۃ اللہ علیہ

انجمن خدام القرآن  
سندھ، کراچی، رجسٹرڈ

مرحوم و مغفور مؤسس انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی محترم ڈاکٹر اسرار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی دیرینہ خواہش اور عمل کے عین مطابق، انجمن ہذا اپنی تمام تصنیفات، تالیفات اور خطابات (آڈیوز/ وڈیوز) کو طبع اور تیار کر کے چاہے قیمتاً یا مفت تقسیم کرنے کی مکمل اجازت دیتی ہے، اس ضمن میں ہمارا ”محفوظ حقوق“ کا کوئی تقاضا بھی نہیں۔ البتہ اجراء کنندہ ان تمام مواد کے نسخے/ نقل، اجراء سے قبل انجمن کو تحریری اطلاع کے ساتھ بھیجنے کا پابند ہوگا اور ان میں کسی قسم کی تبدیلی کرنے کا مجاز نہیں ہوگا۔ یہ تبدیلی یعنی الفاظ، غلط اقتباس، سیاق و سباق سے الگ کر کے جملے کا حوالہ یا اس کا ایسا استعمال جس سے انجمن ہذا اور اس کے مولفین کی صحیح ترجمانی نہ ہوتی ہو اور اس سے ہماری عزت و شہرت پر حرف آئے، تو ہم اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کا حق رکھتے ہیں۔

ترجمہ اہل تہذیب و تمدن  
قرآن مجید

نام کتاب	ترجمہ اہل تہذیب و تمدن قرآن مجید (جلد ششم)
مدرس	حافظ انجمنیہ نوید احمد <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
ناشر	شعبہ مطبوعات، انجمن خدام القرآن سندھ کراچی
مرکزی دفتر	B-375 علامہ شبیر احمد عثمانی روڈ بلاک 6، گلشن اقبال، کراچی،
فون	+92-2134993436-7
ای میل	publications@quranacademy.com
ویب سائٹ	www.QuranAcademy.edu.pk
طبع 01 تا 02	1100
طبع 03	رمضان المبارک 1445ھ مارچ 2024ء
تعداد	550
ہدیہ	1940/=

ملک بھر میں قرآن اکیڈمیز و مراکز

#### Karachi:

Quran Academy Defence 021-35340022-4  
Quran Academy Yaseenabad 021-36337361 -  
36806561  
Quran Academy Korangi 021-35074664  
Quran Institute Gulistan-e-Johar 021-34030119

#### Hyderabad:

Quran Academy Qasimabad 022-2106187  
Quran Institute Latifabad 022-3860489

#### Sukkur:

Quran Markaz Sukkur 071-5807281

#### Quetta:

Quran Academy Quetta 081-2842969

#### Jhang:

Quran Academy Jhang 047-7630861-7630863

#### Faisalabad:

Quran Academy Faisalabad 041-2437618

#### Lahore:

Quran Academy Lahore 042-35869501-3

#### Multan:

Quran Academy Multan 061-6510451-6520451

#### Islamabad:

Quran Academy Islamabad 051-2605725

#### Gujranwala:

Quran Markaz Gujranwala 055-3891695 -  
0334-4600937

#### Peshawar:

Quran Markaz Peshawar 091-2584824 - 2019541

#### Malakand:

Quran Markaz Temargara 0945-601337

#### Azad Kashmir:

Quran Markaz Muzaaffarabad 0982-2447221

## فہرستِ پارہ

صفحہ نمبر	پارے کا نام	پارہ نمبر
01	وَمَالٍ	23
76	فَمَنْ أَظْلَمُ	24
158	إِلَيْهِ يُرَدُّ	25
249	حم	26



## فہرستِ سورۃ

صفحہ نمبر	سورۃ کا نام	سورۃ نمبر
01	سُورَةُ الصَّفَاتِ	37
32	سُورَةُ صٰ	38
58	سُورَةُ الزُّمَرِ	39
97	سُورَةُ الْمُؤْمِنِ	40
135	سُورَةُ فَصَّلَاتِ	41
163	سُورَةُ الشُّورَى	42
191	سُورَةُ الْحَجْرِ	43
219	سُورَةُ الدَّجَانِ	44
232	سُورَةُ الْجَاثِيَةِ	45
249	سُورَةُ الْاِحْقَافِ	46
271	سُورَةُ مُحَمَّدٍ	47
294	سُورَةُ الْفَجِّ	48
316	سُورَةُ الْحَجَرَاتِ	49

## سورة الصفات

ایمان کے موضوع پر عظیم سورہ مبارکہ

اس سورہ مبارکہ میں توحید، رسالت اور آخرت یعنی ایمانیاتِ ثلاثہ کے مضامین بڑے مؤثر انداز میں بیان ہوئے ہیں۔

## ☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۱۰ توحید باری تعالیٰ
- آیات ۱۱ تا ۴۴ ایمان بالآخرت
- آیات ۴۵ تا ۸۳ انبیاء پر عنایاتِ ربانی
- آیات ۸۴ تا ۱۶۶ مشرکین مکہ کے شرک کی نفی
- آیات ۱۶۷ تا ۱۸۲ مشرکین مکہ کی محرومی

## آیات ۱ تا ۵

تعلیماتِ وحی کا حاصل ... عقیدہ توحید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالصَّفَاتِ صَفًّا ۝۱	قسم ہے صف باندھنے والوں کی قطار ہو کر
فَالزُّجُرَاتِ زَجْرًا ۝۲	پھر ڈانٹنے والوں کی جھڑک کر
فَالتُّلِيَاتِ ذِكْرًا ۝۳	پھر ان کی جو تلاوت کرنے والے ہیں ذکر کی
إِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝۴	بے شک تمہارا معبود یقیناً ایک ہے۔
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَٱلْاَرْضِ	جو رب ہے آسمانوں اور زمین کا

اور اُن سب کا جو ان دونوں کے درمیان ہیں	وَمَا بَيْنَهُمَا
اور جو رب ہے تمام مشرقوں کا۔	وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝

یہ آیات ایک قسم اور پھر جو اب قسم پر مشتمل ہیں۔ ایک اہم حقیقت کے بیان کے لیے اُن فرشتوں کو قسم کے ذریعے گواہ بنایا جا رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کے تابع اور انبیاء تک وحی پہنچانے پر مامور ہیں۔ وہ فرشتے ہر وقت صف باندھے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے منتظر ہوتے ہیں۔ پھر جب وحی لے کر آتے ہیں تو ان شیطانوں کو ڈانٹتے ہیں جو وحی کی سُن گُن لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر وہ تلاوت کرتے ہوئے نبی کے قلب مبارک پر وحی نازل کرتے ہیں۔ وحی کی تعلیم کالب لباب یہ ہے کہ معبود صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ تمام انسانوں، زمین اور اُن کے درمیان موجود ہر شے کا مالک و نگران ہے۔ کائنات کی ہر شے، ہر آن اُس کی نظر کرم کی محتاج ہے۔

### آیات ۶ تا ۱۰

### وحی کی خصوصی حفاظت

بے شک ہم نے سجایا ہے دنیوی آسمان کو ایک خاص زینت یعنی ستاروں سے۔	إِنَّا زَيْنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ ۝
اور (جو) حفاظت کے لیے (بھی ہیں) ہر سرکش شیطان سے۔	وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ۝
کان لگا کر نہیں سن سکتے (فرشتوں کی) اعلیٰ مجلس کی باتیں	لَا يَسْمَعُونَ إِلَى الْمَلَأِ الْأَعْلَىٰ
اور (انگارے) پھینک کر مارے جاتے ہیں ہر طرف سے۔	وَيُقذَّوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝
(انہیں) بھگانے کے لیے	دُحُورًا

اور اُن کے لیے دائمی عذاب ہے۔	وَالَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿٩﴾
سوائے اُس کے جو لے اڑے کوئی بات	إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
تو اُس کا پیچھا کرتا ہے ایک چمکتا ہوا انگارا۔	فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿١٠﴾

ان آیات میں وحی باری تعالیٰ کی شیاطین سے حفاظت کا ذکر ہے۔ آسمان پر نظر آنے والے ستارے دراصل آسمان کی سجاوٹ کا ذریعہ ہیں۔ البتہ یہی ستارے وحی کی حفاظت کے لیے حفاظتی چوکیاں بھی ہیں۔ اُن میں وحی کے محافظ فرشتے موجود رہتے ہیں۔ جب وحی کا نزول ہوتا تھا تو شیاطین جن، وحی کی سن گن لینے کی کوشش کرتے تھے۔ محافظ فرشتے انہیں مار بھگاتے تھے۔ اگر کوئی شیطان وحی کا کوئی لفظ سننے میں کامیاب ہو جاتا تو یہ فرشتے شہابِ ثاقب کے ذریعے اُسے ہلاک کر دیتے تھے۔ مشرکین مکہ بہتان لگاتے تھے کہ معاذ اللہ نبی اکرم ﷺ کا ہن ہیں۔ شیاطین جن ان پر قرآن لے کر اترتے ہیں۔ یہ آیات اس بہتان کی بھی زور دار نفی کر رہی ہیں۔

### آیات ۱۱ تا ۱۹

کیا خالق ارض و سماء، انسان کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا؟

پس اے نبی ﷺ! پوچھیے ان سے کیا وہ زیادہ مشکل ہیں پیدا کرنے کے اعتبار سے یا وہ سب جو ہم نے پیدا کیا ہے	فَأَسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنِ خَلَقْنَا
بے شک ہم نے پیدا کیا ہے انہیں چپکتے ہوئے گارے سے۔	إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ﴿١١﴾
بلکہ آپ ﷺ نے تعجب فرمایا اور وہ مذاق اڑاتے ہیں۔	بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ﴿١٢﴾
اور جب انہیں نصیحت کی جائے	وَإِذَا ذُكِّرُوا

---



---



---



---



---

وہ قبول نہیں کرتے۔	لَا يَدْكُرُونَ ﴿١٦﴾
اور جب دیکھتے ہیں کوئی نشانی	وَإِذَا رَأَوْا آيَةً
تو خوب مذاق اڑاتے ہیں۔	يَسْتَسْخِرُونَ ﴿١٧﴾
اور کہتے ہیں یہ نہیں ہے مگر کھلا جادو۔	وَقَالُوا إِن هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿١٨﴾
کیا جب ہم مرجائیں گے	ءِ إِذْ أَمْتْنَا
اور ہو جائیں گے مٹی اور ہڈیاں	وَ كُنَّا تَرَابًا وَعِظَامًا
کیا واقعی ہم ضرور اٹھائے جانے والے ہیں؟	ءِ إِنَّا لَبَعُوثُونَ ﴿١٩﴾
کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی۔	أَوْ آبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿٢٠﴾
فرمائیے جی ہاں	قُلْ نَعَمْ
اور تم ذلیل ہو گے۔	وَ أَنْتُمْ دَاخِرُونَ ﴿٢١﴾
پس بے شک وہ تو ہوگی ایک ہی ڈانٹ	فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ
پھر اچانک وہ دیکھ رہے ہوں گے۔	فَإِذَا هُمْ يَنْظُرُونَ ﴿٢٢﴾

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ایک ایسی کائنات بنائی ہے جو انتہائی وسیع و عریض اور طرح طرح کی مخلوقات پر مشتمل ہے۔ اُس عظیم خالق نے پہلے انسان کو گارے سے بنایا تھا۔ کیا اتنا بڑا خالق انسانوں کو اُن کے مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا؟ بلاشبہ کر سکتا ہے لیکن ہٹ دھرم مخالفین یہ حقیقت تسلیم کرنے کو تیار نہ تھے۔ انہیں یہ عمل جادو نظر آتا تھا کہ مرنے کے بعد انہیں اور اُن کے

باپ دادا کو پھر سے زندہ کر دیا جائے۔ جواب دیا گیا کہ یہ عمل ہو کر رہے گا۔ نہ صرف تمام انسان صور کی ایک ہی آواز پر زندہ ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ سر جھکائے پیش بھی ہوں گے۔

آیات ۲۰ تا ۲۶

میدانِ حشر کا ایک منظر

اور کہیں گے کافر ہائے ہماری بربادی!	وَقَالُوا يَا وَيْلَنَا
یہ تو بدلے کا دن ہے۔	هَذَا يَوْمُ الدِّينِ ﴿۲۰﴾
(کہا جائے گا) یہی فیصلے کا دن ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔	هَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿۲۱﴾
(اے فرشتو!) جمع کرو انہیں جنہوں نے ظلم کیا	أَحْشُرُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا
اور ان کے ساتھیوں کو	وَأَزْوَاجَهُمْ
اور جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔	وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ﴿۲۲﴾
اللہ کے سوا	مِنْ دُونِ اللَّهِ
پھر لے چلو انہیں جہنم کے راستے کی طرف۔	فَاهْدُوهُمْ إِلَى صَرَاطِ الْجَحِيمِ ﴿۲۳﴾
اور ٹھہراؤ انہیں	وَقِفُّهُمْ
ان سے پوچھا جائے گا۔	إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ ﴿۲۴﴾
کیا ہوا ہے تمہیں	مَا لَكُمْ

تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟	لَا تَتَّصِرُونَ ﴿۲۵﴾
بلکہ وہ آج بالکل فرمانبردار ہیں۔	بَلْ هُمْ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ﴿۲۶﴾

مرنے کے بعد زندگی کی خبر کو جھٹلانے والے روزِ قیامت حیران و پریشان ہوں گے۔ حسرت سے کہیں گے کہ یہ تو بدلے کا دن آگیا۔ جواب دیا جائے گا کہ ہاں! یہ وہی بدلے کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے تھے۔ اب تمام مجرموں، اُن کے باطل معبودوں اور دنیا دار لیڈروں کو ایک ساتھ جمع کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اُن سے پوچھے گا کہ آج تم سب ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کر رہے؟ مدد تو درکنار اُس روز ہر مجرم دوسرے پر اپنی گمراہی کا الزام لگا کر خود کو بے گناہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی بے بسی و رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۲۷ تا ۳۴

#### دنیا دار لیڈروں کا اپنے پیروکاروں کو کورا جواب

اور متوجہ ہوں گے اُن میں سے بعض، بعض کی طرف	وَاقْبَلْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ
ایک دوسرے سے سوال کریں گے	يَتَسَاءَلُونَ ﴿۲۷﴾
کہیں گے پیروکار (سرداروں سے) بے شک تم آتے تھے ہمارے پاس دائیں طرف سے (بڑا باؤ ڈالتے ہوئے)	قَالُوا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ ﴿۲۸﴾
کہیں گے سردار بلکہ نہیں تھے تم ایمان لانے والے۔	قَالُوا بَلْ لَمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ﴿۲۹﴾
اور نہیں تھا ہمارا تم پر کوئی زور	وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ
بلکہ تم خود ہی حد سے بڑھنے والے لوگ تھے۔	بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾
تو سچ ثابت ہوئی ہم پر ہمارے رب کی بات	فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ﴿۳۱﴾

بے شک ہم یقیناً چکھنے والے ہیں (عذاب)۔	إِنَّا لَذَائِقُونَ ﴿۳۱﴾
سو ہم نے گمراہ کیا تمہیں	فَأَغْوَيْنَاكُمْ
بے شک ہم خود گمراہ تھے۔	إِنَّا كُنَّا غُورِينَ ﴿۳۲﴾
تو بے شک وہ اُس دن عذاب میں ایک دوسرے کے شریک ہوں گے۔	فَأَنَّهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿۳۳﴾
بے شک ہم ایسے ہی کیا کرتے ہیں مجرموں کے ساتھ۔	إِنَّا كَذَلِكَ نَفْعَلُ بِالْجُرْمِينَ ﴿۳۴﴾

میدانِ حشر میں مجرمین اپنے لیڈروں کو الزام دیں گے کہ تم نے ہمیں گمراہ کیا۔ لیڈر پلٹ کر کہیں گے کہ تم خود ہی دنیا کی لذتوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے ہمارے پیروکار بنے تھے۔ ہمارا تم پر کوئی اختیار نہیں تھا بلکہ تم خود ہی سرکش تھے۔ ہم نے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے تمہیں گمراہ کن تصورات دیے اور تم نے اپنے مفادات کے لیے ہماری پیروی کی۔ اب اللہ کی طرف سے عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ ہم سب کو اب عذاب کا مزہ ہر صورت میں چکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا دار لوگوں کی پیروی کرنے اور جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۵ تا ۳۹

گستاخانِ رسول ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا غضب

بے شک یہ (عذاب میں شریک ہونے والے) وہ لوگ تھے کہ جب کہا جاتا تھا اُن سے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے	إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
تو وہ تکبر کرتے تھے	يَسْتَكْبِرُونَ ﴿۳۵﴾

---



---



---



---



---

اور وہ کہتے تھے کہ کیا واقعی ہم ضرور ہی چھوڑنے والے ہیں اپنے معبودوں کو	وَيَقُولُونَ إِنَّا لَنَتَّارِكُوا إِلَهَتَنَا
ایک مجنون شاعر کی خاطر۔	لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ۱۰
بلکہ وہ رسول ﷺ لائے ہیں حق	بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ
اور انہوں نے تصدیق کی ہے تمام رسولوں کی۔	وَصَدَقَ الْمُرْسَلِينَ ۱۱
بے شک تم یقیناً چکھنے والے ہو دردناک عذاب۔	إِنَّكُمْ لَنَآيِقُوا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۱۲
اور تم بدلے میں نہیں دیے جاؤ گے مگر وہی جو تم کیا کرتے تھے	وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۱۳

اللہ کے رسول ﷺ جب مجرمین کو دعوتِ توحید دیتے تو وہ آپ ﷺ کا مذاق اڑاتے۔ توہین آمیز اور طنزیہ انداز میں گستاخی کرتے کہ کیا ہم ایک شاعر اور پاگل کی باتوں میں آکر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟ حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ نہ شاعر ہیں اور نہ پاگل، بلکہ حق و صداقت کے پیکر اور تمام سابقہ رسولوں کی تعلیمات کی تصدیق کرنے والے ہیں۔ مجرموں کو اللہ کے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کی سزا مل کر رہے گی۔ عنقریب ان کی گستاخیاں عذاب کی صورت میں ان پر مسلط کر دی جائیں گی۔

آیات ۴۰ تا ۴۹

### اہل جنت پر اللہ تعالیٰ کی عنایات

سوائے اللہ کے چنے ہوئے بندوں کے۔	إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۱۴
یہی لوگ ہیں جن کے لیے طے شدہ رزق ہے	أُولَئِكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُومٌ ۱۵
یعنی میوے	فَوَاكِهَ ۱۶

اور انہیں عزت دی جائے گی	وَهُمْ مُكْرَمُونَ ﴿۳۱﴾
نعمتوں والے باغات میں۔	فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ﴿۳۲﴾
تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔	عَلَى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ﴿۳۳﴾
گردش میں لایا جائے گا ان پر چھلکتا ہوا جام صاف بہتی ہوئی شراب کا۔	يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَايَسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ﴿۳۴﴾
جو سفید ہوگی	بَيْضَاءَ
لذیذ ہوگی پینے والوں کے لیے۔	لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ ﴿۳۵﴾
نہ اُس میں کوئی دردِ سر ہوگا	لَا فِيهَا غَوْلٌ
اور نہ وہ اُس سے بہکائے جائیں گے۔	وَلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ ﴿۳۶﴾
اور ان کے پاس نیچی نظروں، بڑی آنکھوں والی بیویاں ہوں گی۔	وَ عِنْدَهُمْ قَصِيرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ ﴿۳۷﴾
جیسے وہ چھپا کر رکھے ہوئے انڈے ہوں۔	كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ﴿۳۸﴾

نیکی پر عمل پیرا وہی ہو سکتا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند فرمائے۔ یہ لوگ جنت کی اعلیٰ اور لازوال نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے۔ وہاں ان کی مہمانوں کی طرح عزت کی جائے گی۔ انہیں لذیذ میوہ جات عطا کیے جائیں گے۔ شاندار تختوں پر بیٹھ کر ایسی پاکیزہ شراب نوش کریں گے جس سے نہ نشہ آئے گا اور نہ ہی سر چکرائے گا۔ ان کی تسکین کے لیے نیچی نگاہیں رکھنے والی حیا دار بیویاں ہوں گی جو نہ صرف رنگت میں انڈوں کی طرح سفید ہوں گی بلکہ چھپائے جانے والے انڈوں کی طرح پردے میں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جنت کی یہ تمام نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

## آیات ۵۰ تا ۵۷

## اہل جنت کا باہمی مکالمہ

پھر متوجہ ہوں گے اُن میں سے بعض، بعض کی طرف	فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ
ایک دوسرے سے سوال کریں گے	يَتَسَاءَلُونَ ﴿۵۰﴾
کہے گا ایک کہنے والا اُن میں سے	قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ
بے شک میرا ہوا کرتا تھا ایک ساتھی۔	إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ﴿۵۱﴾
وہ کہا کرتا تھا کیا بے شک تم واقعی تصدیق کرنے والوں میں سے ہو۔	يَقُولُ أَيْنِكَ لِمَنِ الْبَصِيقِينَ ﴿۵۲﴾
کیا جب ہم مرجائیں گے	ءَاِذَا مِتْنَا
اور ہو جائیں گے مٹی اور ہڈیاں	وَ كُنَّا تُرَابًا وَ عِظَامًا
کیا واقعی ہم ضرور بدلہ دیے جانے والے ہیں؟	ءَاِنَّا لَمَدِينُونَ ﴿۵۳﴾
فرمائے گا اللہ کیا تم (اُسے) دیکھنے کے خواہش مند ہو؟	قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطْلِعُونَ ﴿۵۴﴾
پھر وہ جھانکے گا تو دیکھے گا اُسے جہنم کے بالکل بیچ میں۔	فَاَطَّلَعَ فَرَاَهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ﴿۵۵﴾
کہے گا کہ اللہ کی قسم!	قَالَ تَاللّٰهِ
بلاشبہ تم تو قریب تھے کہ واقعی ہلاک کر دیتے مجھے۔	اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنَ ﴿۵۶﴾
اور اگر نہ ہوتی میرے رب کی نعمت	وَ لَوْ لَا نِعْمَةُ رَبِّيَّ

لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿۵۵﴾ یقیناً میں بھی ہوتا پکڑ کر حاضر کیے جانے والوں میں سے۔

جنت میں ایک فرد دوسرے سے کہے گا کہ دنیا میں میرا ایک ساتھی تھا۔ وہ اس حقیقت کو جھٹلاتا تھا کہ مردہ انسانوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ اس جنتی سے کہا جائے گا کہ کیا تم اُس گمراہ ساتھی کا انجام دیکھنا چاہتے ہو۔ اب وہ اُسے جہنم کے عین وسط میں عذاب میں مبتلا دیکھے گا۔ اُس سے کہے گا کہ اگر میں تمہاری بات مان لیتا تو آج تمہاری طرح برباد ہو جاتا۔ یہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہوا کہ میں نے تمہارے گمراہ کن تصورات کو قبول نہ کیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی گمراہوں کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۵۸ تا ۶۱

### مقابلے کا اصل میدان... حصولِ جنت کے لیے کوشش

﴿جنتی کہیں گے﴾ کیا اب ہم مرنے والے تو نہیں۔	أَفَمَا نَحْنُ بِبَيِّنَاتٍ ﴿۵۸﴾
سوائے ہماری پہلی موت کے	إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ
اور اب تو ہم نہیں ہوں گے عذاب دیے جانے والے۔	وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿۵۹﴾
بے شک یہی تو ہے شاندار کامیابی۔	إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿۶۰﴾
اس جیسی کامیابی کے لیے پس چاہیے کہ عمل کریں عمل کرنے والے۔	لِيُثْلِ بِهَذَا فَلَيعْمَلِ الْعَامِلُونَ ﴿۶۱﴾

ان آیات میں بشارت دی گئی کہ جنت کی نعمتیں ہمیشہ ہمیش کے لیے ہیں۔ جنت کا حصول ایسی عظیم کامیابی ہے جس کے بعد کسی ناکامی کا امکان ہی نہیں۔ ترغیب دی گئی کہ مقابلہ کرنے والوں کو اس کامیابی تک پہنچنے کے لیے مقابلہ کرنا چاہیے۔ مقابلے کا اصل میدان دنیا میں ایک دوسرے سے بازی لے جانا نہیں بلکہ جنت کے حصول کی کوشش اور اُس میں بھی بلند سے بلند درجوں تک

پہنچنے کے لیے خواہشاتِ نفس، مال اور جان کی قربانیاں دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی پاکیزہ محنت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔  
آمین!

## آیات ۶۲ تا ۶۸

### جہنمیوں کا برہم حال

آذِلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا	کیا! یہ بہتر ہے مہمانی کے طور پر
أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ﴿٦٢﴾	یا زقوم کا درخت؟
إِنَّا جَعَلْنَهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ ﴿٦٣﴾	بے شک ہم نے بنایا ہے اُسے ایک آزمائش ظالموں کے لیے۔
إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ ﴿٦٤﴾	بے شک وہ ایسا درخت ہے جو اگتا ہے بھڑکتی ہوئی آگ کی تہہ میں۔
طَلْعَهَا كَأَنَّه رُءُوسُ الشَّيْطَانِ ﴿٦٥﴾	اُس کا خوشہ گویا کہ وہ شیطانوں کے سر ہیں۔
فَأَنَّهُمْ لَا يَكُونُونَ مِنْهَا	تو بے شک وہ کھانے والے ہیں اُس میں سے
فَمَا لَكُونَ مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٦٦﴾	پھر بھرنے والے ہیں اُس سے پیٹ۔
ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٦٧﴾	پھر بلاشبہ اُن کے لیے اُس پر یقیناً آمیزش ہوگی کھولتے ہوئے پانی کی۔
ثُمَّ إِنَّ مَرَجَهُمْ لِأَيِّ الْجَحِيمِ ﴿٦٨﴾	پھر بلاشبہ اُن کی واپسی یقیناً اُسی بھڑکتی ہوئی آگ کی طرف ہوگی۔

یہ آیات اہل جہنم کے برے حال کی منظر کشی کر رہی ہیں۔ اُن بد نصیبوں کو زقوم کے درخت سے پھل کھانے پڑیں گے۔ یہ درخت جہنم کی گہرائیوں سے نکلے گا۔ کافروں کے لیے اس درخت کا ذکر ایک فتنہ بن چکا ہے۔ وہ حیران ہیں کہ آگ میں سے درخت کیسے نکل سکتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ اُس درخت کا پھل شیطان کے سر یعنی کسی سانپ کے پھن کی طرح ہو گا۔ اہل جہنم مجبور ہوں گے کہ اُسے کھا کر اپنے پیٹ بھریں۔ پھر انہیں کھولتا ہوا پانی پینا پڑے گا۔ کھولتے ہوئے پانی سے گھبرا کر بھاگیں گے تو دہکتی ہوئی آگ میں جاگریں گے۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ... اے اللہ! محفوظ فرما ہمیں جہنم کی آگ سے۔ آمین!

### آیات ۶۹ تا ۷۴

### جہنم میں جانے کا سبب... گمراہ باپ دادا کی پیروی

بے شک انھوں نے پایا اپنے باپ دادا کو گمراہ۔	اِنَّهُمْ اَلْفُوْا اَبَاءَهُمْ ضَالِّينَ ﴿٦٩﴾
تو وہ انہی کے نقش قدم پر دوڑائے جا رہے ہیں۔	فَهُمْ عَلٰۤی اٰثَرِهِمْ يَّهْرَعُوْنَ ﴿٧٠﴾
اور یقیناً گمراہ ہوئے اُن سے پہلے اگلے لوگوں میں سے اکثر۔	وَ لَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٧١﴾
اور یقیناً ہم نے بھیجے تھے اُن میں خبردار کرنے والے۔	وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ﴿٧٢﴾
تو دیکھو کیا انجام ہوا خبردار کیے جانے والوں کا۔	فَاَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٧٣﴾
سوائے اللہ کے چنے ہوئے بندوں کے۔	سِوَاِ اللّٰهِ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِيْنَ ﴿٧٤﴾

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ جہنم میں جانے کا ایک سبب گمراہ باپ دادا کی پیروی ہے۔ بد نصیب جہنمیوں نے دنیا میں جان لیا تھا کہ ہمارے باپ دادا کے عقائد اور سرگرمیاں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تعلیمات کے خلاف ہیں۔ اللہ کے رسول اور نیک بندے

انہیں حق کا راستہ دکھاتے رہے لیکن انہوں نے پھر بھی باپ دادا کی پیروی کو ترجیح دی۔ انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ ماضی میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو جھٹلانے والوں کا کتنا برا انجام ہو چکا ہے۔ پھر بھی انہوں نے حق کی پیروی سے انکار کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ دنیا میں برباد ہوئے اور آخرت میں بھی عذاب سے دوچار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق کی راہ کی سمجھ، اس پر چلنے کی توفیق اور استقامت عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۷۵ تا ۸۲

#### سیدنا نوح علیہ السلام کی عظمت

وَلَقَدْ نَادَيْنَا نُوْحًا	اور یقیناً پکارا ہمیں نوح نے
فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُوْنَ ﴿۷۵﴾	تو یقیناً ہم کیا خوب دعائیں قبول کرنے والے ہیں۔
وَنَجَّيْنَاهُ وَآهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۶﴾	اور ہم نے بچالیا انہیں اور ان کے گھر والوں کو ایک بڑی مصیبت سے۔
وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِيْنَ ﴿۷۷﴾	اور ہم نے بنا دیا ان کی اولاد کو ہی باقی رہنے والا۔
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِيْنَ ﴿۷۸﴾	اور ہم نے باقی رکھا ان کے لیے پیچھے آنے والوں میں۔
سَلَّمَ عَلٰی نُوْحٍ فِي الْعَالَمِيْنَ ﴿۷۹﴾	(یہ کہنا) کہ سلام ہو نوح پر تمام جہانوں میں۔
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۰﴾	بے شک اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو۔
اِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۸۱﴾	بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔
ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْآخِرِيْنَ ﴿۸۲﴾	پھر ہم نے غرق کر دیا دوسروں کو۔

یہ آیات سیدنا نوح علیہ السلام کی عظمت اور بلند رتبے کے بیان پر مشتمل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ظالم قوم کے مقابلے میں اُن کی فریاد سنی اور اُنہیں مع اہل ایمان محفوظ و سلامت رکھا۔ پھر بقیہ نسل انسانی اُن ہی کی اولاد سے آگے بڑھی۔ گویا اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ”آدم علیہ السلام ثانی“ کا مقام عطا فرمایا۔ اُن کے حق میں تا قیام قیامت دعائے سلامتی اور تحسین کے کلمات لوگوں کی زبان پر جاری کر دیے۔ اُنہیں صاحب ایمان ہونے اور درجہ احسان پر فائز ہونے کی سند عطا کی۔ اُن کے دشمنوں کو اس طرح برباد کیا کہ وہ رہتی دنیا تک عبرت کا نشان بن گئے۔

### آیات ۸۳ تا ۹۸

### حق گوئی و بت شکنی... شیوہ ابراہیمی

اور بے شک نوح علیہ السلام کی جماعت میں سے تھے یقیناً ابراہیم علیہ السلام بھی۔	وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ﴿۸۳﴾
جب وہ متوجہ ہوئے اپنے رب کی طرف شفاف دل کے ساتھ۔	إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿۸۴﴾
جب انھوں نے کہا اپنے والد اور اپنی قوم سے	إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ
تم لوگ کن کی عبادت کرتے ہو۔	مَاذَا تَعْبُدُونَ ﴿۸۵﴾
کیا گھڑے ہوئے معبود ہیں اللہ کے سوا جنہیں تم چاہتے ہو۔	أَيُّفُكَا إِلَهَةً دُونَ اللَّهِ تُرِيدُونَ ﴿۸۶﴾
تو کیا خیال ہے تمہارا تمام جہانوں کے رب کے بارے میں۔	فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۸۷﴾
پھر انھوں نے دیکھا ایک نگاہ میں ستاروں کو۔	فَنظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ ﴿۸۸﴾
تو کہا بے شک میں بیمار ہوں۔	فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ ﴿۸۹﴾

وقف لازم

پھر لوگ چلے گئے اُن کے پاس سے پیٹھ پھیر کر۔	فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِينَ ﴿٩٠﴾
تو آپ آئے خاموشی سے اُن کے معبودوں کی طرف	فَرَاغَ إِلَىٰ آلِهِتِهِمْ
پھر پوچھا کیا تم کھاتے نہیں ہو	فَقَالَ اَلَا تَأْكُلُوْنَ ﴿٩١﴾
تمہیں کیا ہے، تم بولتے نہیں ہو؟	مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿٩٢﴾
پھر آپ ٹوٹ پڑے اُن پر مارتے ہوئے دائیں ہاتھ سے۔	فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِينِ ﴿٩٣﴾
تو لوگ آئے آپ کی طرف دوڑتے ہوئے۔	فَاقْبَلُوْا اِلَيْهِ يَرْفُوْنَ ﴿٩٤﴾
آپ نے فرمایا کیا تم عبادت کرتے ہو اُن کی جنہیں تم خود تراشتے ہو؟	قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْجِتُوْنَ ﴿٩٥﴾
حالانکہ اللہ نے پیدا کیا ہے تمہیں	وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ
اور اُسے بھی جو تم کرتے ہو۔	وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾
لوگوں نے کہا بناؤ ان کے لیے ایک آتشکدہ	قَالُوا اَبْنُوْا لَهُ بُيُوْتًا
پھر پھینک دو انہیں بھڑکتی ہوئی آگ میں۔	فَالْقُوَّةُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿٩٧﴾
سولوگوں نے چاہی آپ کے خلاف ایک سازش	فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا
تو ہم نے کر دیا انہی کو سب سے نیچا۔	فَجَعَلْنٰهُمْ اِلَاسْفٰلِيْنَ ﴿٩٨﴾

سیدنا ابراہیم علیہ السلام ایک ایسے بت شکن جو اں مرد تھے جنہوں نے اپنے باطن میں خواہشاتِ نفس کے بتوں کو توڑا اور خارج میں پتھر کے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ وہ اپنے رب کی طرف ایک ایسے دل سے متوجہ ہوئے جو نفسانی خواہشات کی سیاہی اور برے اعمال

---



---



---



---



---

کے زنگ سے پاک و شفاف تھا۔ پھر خارج میں بت شکنی کے مشن کا آغاز کیا۔ بت پرستوں کے سامنے حق گوئی و بے باکی کی مثال قائم کی۔ انہیں خود ساختہ معبودوں کی لاچارگی اور معبودِ حقیقی کی اعلیٰ شان کی طرف متوجہ کیا۔ جب بت پرست و عظم و نصیحت سے اصلاح پر آمادہ نہ ہوئے تو بت خانے میں جا کر بتوں کو پاش پاش کر دیا۔ بت پرستوں نے جہالت کی انتہا کر دی اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو دہکتی ہوئی آگ میں جلا دینے کی سازش کی۔ معبودِ حقیقی اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آگ کو گل و گلزار کر دیا اور حق کے دشمنوں کی سازش ناکام کر کے انہیں ذلیل و رسوا کر دیا۔

### آیات ۹۹ تا ۱۰۲

### سکھائے کس نے اسمعیل علیہ السلام کو آدابِ فرزندگی؟

کہا ابراہیم علیہ السلام نے بے شک میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں	وَقَالَ اِنِّي ذَاهِبٌ اِلَىٰ رَبِّي
وہ ضرور راستہ دکھائے گا مجھے۔	سَيَهْدِينِ ﴿۹۹﴾
اے میرے رب! عطا فرما مجھے (اولاد) صالحین میں سے۔	رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۰۰﴾
تو ہم نے بشارت دی انہیں بردبار لڑکے کی۔	فَبَشِّرْنَاهُ بِعُلْمٍ حَلِيمٍ ﴿۱۰۱﴾
پھر جب وہ پہنچا ایسی عمر کو کہ آپ کے ساتھ بھاگ دوڑ کر سکے	فَلَبَّآ بَلَّغَ مَعَهُ السَّعْيَ
آپ نے فرمایا اے میرے بیٹے! بلاشبہ میں دیکھتا ہوں خواب میں	قَالَ يَبْنِي اِنِّي اَرَىٰ فِي الْمَنَامِ
کہ میں ذبح کر رہا ہوں تمہیں	اِنِّي اَذْبَحُكَ

فَأَنْظِرْ مَاذَا تَرَىٰ ط	تو دیکھو تم کیا رائے رکھتے ہو؟
قَالَ يَا بَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ	کہا بیٹے نے اے میرے والد! کر گزریے جو آپ کو حکم دیا جا رہا ہے
سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ ﴿۱۶﴾	آپ پائیں گے مجھے اگر چاہا اللہ نے صبر کرنے والوں میں سے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر شہید کرنے کی کوشش نے ثابت کر دیا کہ اب ان کی قوم سے کسی خیر کی توقع نہیں کی جاسکتی تھی۔ لہذا سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر ہجرت کی اور مختلف مقامات پر جا کر توحید کی دعوت دیتے رہے۔ اسی محنت کے دوران جب بالوں کی سیاہی سفیدی میں بدل گئی، بڑھاپے نے قوتوں کو کمزور کر دیا تو دعا کی کہ اے میرے رب! اس پاکیزہ مشن کو جاری رکھنے کے لیے صالح اولاد کی نعمت عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ دعا قبول فرمائی اور سیدنا اسمعیل علیہ السلام جیسا فرزند عطا فرمایا۔ جب سیدنا اسمعیل علیہ السلام اس قابل ہوئے کہ بوڑھے باپ کے مشن میں ساتھ دے سکیں تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو تاریخ انسانی کے عظیم ترین امتحان سے گزارا۔ انہیں حکم دیا کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کر دو (آپ کی دیگر اولاد بعد میں پیدا ہوئی)۔ اس سے قبل سیدنا ابراہیم علیہ السلام گھر، والدین، اپنی جان، اپنی قوم اور اپنے وطن کی محبت کو اللہ تعالیٰ کی محبت کے سامنے قربان کر چکے تھے۔ البتہ اب جو امتحان تھا وہ بلاشبہ انتہائی مشکل تھا۔ لیکن آفرین ہے سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو ترجیح دی اور بیٹے کو ذبح کرنے پر تیار ہو گئے۔ تحسین ہے سیدنا اسمعیل علیہ السلام کے لیے بھی کہ انھوں نے کم سنی کے عالم میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہونے کو پوری رضا و رغبت سے قبول کر لیا۔

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی  
 سکھائے کس نے اسمعیل کو آدابِ فرزندگی؟

---



---



---



---



---

## آیات ۱۰۳ تا ۱۱۱

### تاریخ انسانی کی عظیم ترین قربانی

پس جب دونوں نے حکم مان لیا	فَلَمَّا أَسْلَمَا
اور آپ نے لٹا دیا بیٹے کو پیشانی کے بل۔	وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ﴿۱۰۳﴾
اور ہم نے پکارا انہیں کہ اے ابراہیم علیہ السلام۔	وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا بُرْهِيمُ ﴿۱۰۴﴾
واقعی تم نے تویح کر دکھایا خواب	قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ؕ
بے شک اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو۔	إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۰۵﴾
بے شک یہی تو یقیناً کھلی آزمائش تھی۔	إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ﴿۱۰۶﴾
اور ہم نے فدیہ دیا اُس لڑکے کا ایک بڑی قربانی کے ساتھ۔	وَفَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ ﴿۱۰۷﴾
اور ہم نے باقی رکھان کے لیے پیچھے آنے والوں میں۔	وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿۱۰۸﴾
(یہ کہنا) کہ سلام ہو ابراہیم علیہ السلام پر۔	سَلَّمَ عَلَيَّ اِبْرَاهِيمَ ﴿۱۰۹﴾
اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو۔	كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۱۰﴾
بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔	إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۱۱﴾

آسمان اور زمین نے ایک عجیب منظر دیکھا کہ ایک بوڑھا باپ اپنے ارمانوں سے مانگے ہوئے بیٹے کو محض اپنے رب کی خوشنودی پر قربان کر دینے کے لیے تیار ہو گیا ہے اور بیٹا بھی گلے پر چھری چلوانے کے لیے راضی ہو گیا۔ پھر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے سیدنا اسمعیل علیہ السلام کو پیشانی کے بل لٹا دیا۔ عین اُس وقت جب وہ اپنے فرزند کے گلے پر چھری پھیرنے لگے، اللہ تعالیٰ نے سیدنا اسمعیل علیہ السلام کا فدیہ، جنت سے ایک مینڈھا بھیج کر ادا فرمایا۔ سیدنا اسمعیل علیہ السلام کی جگہ وہ مینڈھا قربان ہوا اور اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اس آزمائش کو تاریخ انسانی کی عظیم ترین آزمائش قرار دیا اور انعام کے طور پر اُن کا ذکر خیر قیامت تک جاری و ساری فرما دیا۔ اُس نے باپ اور بیٹے کی وفاداری اور جانثاری کے اس واقعے کو ہر سال عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کی عبادت مقرر کر کے رہتی دنیا تک یادگار بنا دیا۔

### آیات ۱۱۲ تا ۱۱۳

### اہمیت نسب کی نہیں کردار کی ہے

وَ بَشَّرْنَاهُ بِإِسْحَاقَ	پھر ہم نے بشارت دی ابراہیم علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام کی
نَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ﴿۱۱۲﴾	جو نبی ہوں گے صالحین میں سے۔
وَبَرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ ط	اور ہم نے برکت نازل کی اُن پر اور اسحاق علیہ السلام پر
وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مَحْسَنٌ	اور اُن کی اولادوں میں کوئی نیکی کرنے والا ہے
وَوَظَلِمَ لِنَفْسِهِ مُبِينٌ ﴿۱۱۳﴾	اور کوئی کھلا ظلم کرنے والا ہے اپنی جان پر۔

ان آیات میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لیے ایک اور بیٹے سیدنا اسحاق علیہ السلام کی ولادت کی بشارت ہے۔ سیدنا اسحاق علیہ السلام بھی اپنے والد اور بڑے بھائی سیدنا اسمعیل علیہ السلام کی طرح انتہائی نیک اور پارہ سادھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن سب کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے فیض یاب

فرمایا۔ البتہ اُن کی اولادوں میں انتہائی نیک بھی تھے اور اپنی جانوں پر کھلا ظلم کرنے والے بھی۔ گویا نیک انسان کی اولاد ہونا، اولاد کے لیے فضیلت کی بنیاد نہیں بلکہ اصل اہمیت ذاتی کردار اور طرزِ عمل کی ہے۔

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو

پھر پسر قابلِ میراثِ پدر کیوں کر ہو

آیات ۱۱۴ تا ۱۲۲

سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا ہارون علیہ السلام پر عنایاتِ ربانی

اور یقیناً ہم نے احسان فرمایا موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام پر۔	وَلَقَدْ مَنَّا عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١١٤﴾
اور ہم نے بچا لیا اُن دونوں کو اور اُن کی قوم کو ایک بڑی مصیبت سے۔	وَنَجَّيْنَاهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكُرْبِ الْعَظِيمِ ﴿١١٥﴾
اور ہم نے مدد کی	وَأَنصَرْنَاهُمْ
تو وہی ہوئے غالب۔	فَكَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ﴿١١٦﴾
اور ہم نے دی اُن دونوں کو بڑی واضح کتاب۔	وَأَتَيْنَاهُمَا الْكِتَابَ الْمُسْتَبِينَ ﴿١١٧﴾
اور ہم نے رہنمائی کی اُن دونوں کی سیدھے راستے کی طرف۔	وَهَدَيْنَاهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ﴿١١٨﴾
اور ہم نے باقی رکھا اُن دونوں کے لیے پیچھے آنے والوں میں۔	وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ﴿١١٩﴾
(یہ کہنا) کہ سلام ہو موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام پر۔	سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١٢٠﴾

بے شک اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو۔	إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۳۱﴾
بے شک وہ دونوں ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔	إِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۲﴾

یہ آیات سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا ہارون علیہ السلام پر اللہ سبحانہ تعالیٰ کی درج ذیل عنایات کا ذکر کر رہی ہیں:

- 1- اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں کو اور اُن کی قوم کو آل فرعون کے شدید ظلم سے نجات دی۔
- 2- اُن کی قوم کو سرخرو کیا اور قوم کے سامنے آل فرعون کو ہلاکت سے دوچار کیا۔
- 3- اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا ہارون علیہ السلام کو تورات جیسی عظیم کتاب عطا فرمائی۔
- 4- اُن دونوں کو سیدھی راہ کی ہدایت نصیب فرمائی۔
- 5- اُن دونوں کو صاحب ایمان اور درجہ احسان پر فائز ہونے کی سند دی۔
- 6- رہتی دنیا تک اُن کے لیے تحسین و سلامتی کے کلمات کو جاری فرمادیا۔

آیات ۱۲۳ تا ۱۳۲

سیدنا الیاس علیہ السلام کا ذکر مبارک

اور بے شک الیاس علیہ السلام یقیناً رسولوں میں سے تھے۔	وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۳۱﴾
جب انھوں نے کہا اپنی قوم سے کیا تم پر ہیزگاری اختیار نہیں کرتے؟	إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۳۲﴾
کیا تم پکارتے ہو بعل (نامی بت) کو	أَتَدْعُونَ بَعْلًا
اور چھوڑ دیتے ہو بہتر پیدا کرنے والے کو۔	وَتَدْرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ﴿۱۳۳﴾

اللہ کو جو تمہارا رب ہے	اللَّهُ رَبُّكُمْ
اور تمہارے پہلے باپ دادا کا رب ہے۔	وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأُولِينَ ﴿۱۲۶﴾
تو انھوں نے جھٹلا دیا آپ کو	فَكَذَّبُوهُ
پھر بے شک وہ یقیناً پکڑ کر حاضر کیے جانے والے ہیں۔	فَأَنَّهُمْ لَمُحَضَّرُونَ ﴿۱۲۷﴾
سوائے اللہ کے چنے ہوئے بندوں کے۔	إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمَخْلُصِينَ ﴿۱۲۸﴾
اور ہم نے باقی رکھا ان کے لیے پیچھے آنے والوں میں۔	وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴿۱۲۹﴾
(یہ کہنا) کہ سلام ہو الیاس علیہ السلام پر۔	سَلِّمْ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿۱۳۰﴾
بے شک اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو۔	إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿۱۳۱﴾
بے شک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھے۔	إِنَّكَ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۳۲﴾

ان آیات میں سیدنا الیاس علیہ السلام کی مدح و تحسین ہے۔ انھوں نے اپنی قوم کو رب حقیقی یعنی اللہ سبحانہ تعالیٰ کی بندگی کرنے کی دعوت دی اور ایک خود ساختہ معبود بعل نامی بت کی پرستش سے منع فرمایا۔ قوم نے ان کی دعوت کو جھٹلایا اور ہلاکت سے دوچار ہوئی۔ سیدنا الیاس علیہ السلام سرخرو ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے محسن ہونے کا اعلان فرمایا اور تاقیام قیامت ان کے لیے کلمات خیر کو لوگوں کی زبانوں پر جاری کر دیا۔

### آیات ۱۳۳ تا ۱۳۸

#### سیدنا لوط علیہ السلام پر اللہ کا احسان

اور بے شک لوط یقیناً رسولوں میں سے تھے۔	وَإِنَّ لُوطًا لِّمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۳۳﴾
---	---

جب ہم نے بچا لیا انہیں اور ان کے سب گھر والوں کو۔	إِذْ نَجَّيْنَاهُ وَآهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿١٣٢﴾
سوائے ایک بڑھیا کے	إِلَّا عَجُوزًا
جو پیچھے رہنے والوں میں تھی۔	فِي الْغَابِرِينَ ﴿١٣٥﴾
پھر ہم نے ہلاک کر دیا دوسروں کو۔	ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿١٣٦﴾
اور بے شک تم یقیناً ان پر سے گزرتے ہو صبح کے وقت۔	وَإِنَّكُمْ لَتَمُرُّونَ عَلَيْهِمْ مُصْبِحِينَ ﴿١٣٧﴾
اور رات کو بھی	وَبِاللَّيْلِ ط
تو کیا تم سمجھتے نہیں ہو؟	أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿١٣٨﴾

ع  
۸

سیدنا لوط علیہ السلام کی دعوت پر ان کی قوم کا کوئی فرد بھی ایمان نہ لایا۔ یہاں تک کہ ان کی بیوی بھی صدقِ دل سے ایمان لانے سے محروم رہی۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا لوط علیہ السلام اور ان کے اہل ایمان گھر والوں کو محفوظ رکھا اور ان کی بیوی سمیت پوری قوم کو بدترین عذاب سے دوچار کیا۔ ان کی تمام بستیوں کو الٹ دیا۔ طویل عرصے تک ان بستیوں کے کھنڈرات نشانِ عبرت بنے رہے۔ مشرکین مکہ شام کے سفر کے دوران ان کھنڈرات کو دیکھتے رہے لیکن افسوس کہ سبق حاصل کرنے سے محروم رہے۔

آیات ۱۳۹ تا ۱۴۸

سیدنا یونس علیہ السلام کے لیے بخشش اور کرم

اور بے شک یونس علیہ السلام رسولوں میں سے تھے۔	وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٣٩﴾
جب وہ بھاگ کر گئے بھری ہوئی کشتی کی طرف۔	إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلِّ الْهَشْحُونَ ﴿١٤٠﴾
پھر وہ شریک ہوئے قرعہ اندازی میں	فَسَاهَمَ

---



---



---



---



---

تو ہو گئے ہارنے والوں میں سے۔	فَكَانَ مِنَ الْهَادِحِضِينَ ﴿۳۱﴾
پھر نکل لیا انہیں مچھلی نے	فَالْتَقَمَهُ الْحَوْتُ
جبکہ وہ خود کو ملامت کر رہے تھے۔	وَهُوَ مُلِيمٌ ﴿۳۲﴾
پھر اگر یہ نہ ہوتا کہ وہ تھے تسبیح کرنے والوں میں سے۔	فَلَوْ لَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ﴿۳۳﴾
تو رہتے اُس کے پیٹ میں اُس دن تک جس میں لوگ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔	لَلْبَيْثِ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ ﴿۳۴﴾
پھر ہم نے ڈال دیا انہیں ایک کھلے میدان میں جبکہ وہ بیمار تھے۔	فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ﴿۳۵﴾
اور ہم نے اگائی اُن پر ایک بیل کدو کی۔	وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَقْطِينٍ ﴿۳۶﴾
اور پھر ہم نے بھیجا انہیں ایک لاکھ کی طرف یا وہ زیادہ ہو رہے تھے۔	وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ﴿۳۷﴾
پس وہ ایمان لے آئے	فَأَمَنُوا
تو ہم نے سامانِ عیش دیا انہیں ایک وقت تک۔	فَتَنَعَّمْهُمْ إِلَىٰ جِينٍ ﴿۳۸﴾

سیدنا یونس علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت آنے سے قبل ہی قوم کو چھوڑ کر ہجرت کر گئے۔ اُس نے انہیں ایک امتحان سے گزارا اور وہ سمندری سفر کے دوران ایک مچھلی کا لقمہ بن گئے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں محفوظ رکھا۔ وہ اپنی کوتاہی پر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے رہے اور اُس کی تسبیح بیان کرتے رہے۔ اُس نے اُن کی فریاد سنی اور مچھلی کو حکم دیا کہ انہیں خشکی پر اُگل دے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی بیل اُن کے قریب اگادی جس نے اُن کے زخمی جسم کو کیڑوں سے محفوظ

کر دیا اور بیل پر لگنے والے پھل نے اُن کے لیے دوا کا کام کیا۔ پھر اُن کی قوم گناہوں سے تائب ہو کر انہیں ڈھونڈتی ہوئی اُن تک آپہنچی اور اُن کی رسالت پر صدقِ دل سے ایمان لے آئی۔ تب اللہ تعالیٰ نے اُس قوم کو ایک مدت تک اپنی نعمتوں اور برکتوں کا انعام عطا فرمایا۔

### آیات ۱۴۹ تا ۱۵۷

#### مشرکین مکہ کا جھوٹا عقیدہ

تو اے نبی ﷺ پوچھیے ان سے کیا آپ ﷺ کے رب کے لیے تو ہوں بیٹیاں	فَاسْتَفْتِهِمُ الرِّبَّكَ الْبَنَاتُ
اور اُن کے لیے ہوں بیٹے؟	وَلَهُمُ الْبَنُونَ ﴿۱۴۹﴾
یا ہم نے پیدا کیا فرشتوں کو مونث	أَمْ خَلَقْنَا الْمَلَائِكَةَ إِنَاثًا
جبکہ وہ حاضر تھے۔	وَهُمْ شَاهِدُونَ ﴿۱۵۰﴾
سن لو! بے شک وہ اپنے جھوٹ ہی سے یقیناً کہتے ہیں۔	أَلَا إِنَّهُمْ مِّنْ أَفْئِدَتِهِمْ لَيَقُولُونَ ﴿۱۵۱﴾
صاحب اولاد ہوا ہے اللہ!	وَلَدَّ اللَّهُ ۗ
اور بے شک وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔	وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿۱۵۲﴾
کیا ترجیح دی اللہ نے بیٹیوں کو بیٹوں پر؟	أَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِينَ ﴿۱۵۳﴾
کیا ہے تمہیں	مَا لَكُمْ فِ
کیسا فیصلہ کر رہے ہو تم؟	كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿۱۵۴﴾

تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟	أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٥٥﴾
کیا تمہارے پاس کوئی واضح دلیل ہے۔	أَمْ لَكُمْ سُلْطَنٌ مُّبِينٌ ﴿٥٦﴾
تو لاؤ اپنی کتاب	فَاتُوا بِكِتَابِكُمْ
اگر تم سچے ہو۔	إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٥٧﴾

مشرکین مکہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ حیرت ہے کہ اپنے ہاں بیٹی پیدا ہو تو اُسے باعثِ شرم سمجھتے اور اسے زندہ دفن کرنے کا جرم کرتے لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف بیٹیاں منسوب کرتے۔ اُن کا یہ عقیدہ سفید جھوٹ ہے جس کے لیے اُن کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ بلاشبہ اس قسم کے گمراہ کن تصورات رکھنا بہت بڑا ظلم اور نا انصافی ہے۔

### آیات ۱۵۸ تا ۱۶۳

### جنات کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں

اور انھوں نے بنادی اللہ اور جنات کے درمیان رشتے داری	وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسَبًا ۗ
حالانکہ یقیناً جان چکے ہیں جنات کہ بے شک وہ ضرور پکڑ کر حاضر کیے جانے والے ہیں۔	وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ﴿٥٨﴾
پاک ہے اللہ اُن باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔	سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُصِفُونَ ﴿٥٩﴾
سوائے اللہ کے چنے ہوئے بندوں کے۔	إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلِصِينَ ﴿٦٠﴾
پس بلاشبہ تم اور وہ جن کی تم عبادت کرتے ہو۔	فَاتَّكُمُ وَمَا تَعْبُدُونَ ﴿٦١﴾
نہیں ہو تم اللہ کے خلاف بہکانے والے۔	مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفِتْنِينَ ﴿٦٢﴾

إِلَّا مَنْ هُوَ صَالٍ الْجَحِيمِ ﴿۱۶۳﴾

مگر اُسی کو جو بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہونا چاہتا ہے۔

مشرکین فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دیتے تھے۔ جب اُن سے پوچھا جاتا کہ فرشتوں کی مائیں کون ہیں تو سردارانِ جنات کی لڑکیوں کو فرشتوں کی ماں قرار دیتے۔ گویا سردارانِ جنات کو اللہ تعالیٰ کا سر قرار دینے کی گستاخی کرتے۔ حالانکہ جنات اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور اُس کے سامنے عاجز و لاچار ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے ان تمام غلط تصورات سے جو مشرکین نے قائم کر رکھے ہیں۔ مشرکین اور اُن کے خود ساختہ معبود کمزور اور بے اختیار ہیں۔ وہ کسی ایک انسان کو بھی گمراہ نہیں کر سکتے۔ گمراہ وہی ہوتے ہیں جو خود ہی خواہشاتِ نفس کی پیروی کر کے دنیا کی عارضی وفانی لذتوں کے طلب گار بنتے ہیں۔

آیات ۱۶۳ تا ۱۶۶

فرشتوں کا اصل مقام

اور (کہتے ہیں فرشتے) نہیں ہے ہم میں سے کوئی مگر اُس کے لیے ایک متعین مقام ہے۔	وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ﴿۱۶۳﴾
اور بے شک ہم یقیناً صف باندھنے والے ہیں۔	وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ﴿۱۶۴﴾
اور بے شک ہم یقیناً تسبیح کرنے والے ہیں۔	وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ﴿۱۶۵﴾

فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں نہیں بلکہ اُس کی فرمانبردار مخلوق ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک کے لیے طے شدہ مقام ہے اور وہ اُس سے آگے نہیں جاسکتا۔ وہ ہر وقت بڑی عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے صفیں باندھ کر کھڑے رہتے ہیں، اُس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور ہر وقت اُس کے حکم کے منتظر رہتے ہیں۔

## آیات ۱۶۷ تا ۱۷۰

### مشرکین مکہ کے لیے وعید

اور بے شک وہ (کافر) یقیناً کہا کرتے تھے۔	وَإِنْ كَانُوا لَيَقُولُونَ ﴿۱۶۷﴾
اگر واقعی ہمارے پاس ہوتی کوئی نصیحت پہلے لوگوں کی۔	لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِنَ الْأَوَّلِينَ ﴿۱۶۸﴾
تو یقیناً ہم ہوتے اللہ کے چنے ہوئے بندوں میں سے۔	لَكُنَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ﴿۱۶۹﴾
تو انھوں نے انکار کیا اس (قرآن) کا	فَكَفَرُوا بِهِ
سو وہ جلد ہی جان لیں گے۔	فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۱۷۰﴾

مشرکین مکہ، نبی اکرم ﷺ کی نبوت کے ظہور سے پہلے دعویٰ کرتے تھے کہ اگر ہماری طرف کوئی رسول بھیجے گئے اور کوئی کتاب نازل کی گئی تو ہم ماضی کی قوموں کی طرح حق کا انکار نہیں کریں گے بلکہ حق کا ساتھ دے کر اللہ تعالیٰ کے خاص بندے بن جائیں گے۔ اب جبکہ ان کی طرف رسول اللہ ﷺ حق لے کر آگئے ہیں تو وہ آپ ﷺ کی رسالت اور تعلیمات کا انکار کر رہے ہیں۔ عنقریب وہ اس روش کے برے انجام کو دیکھ لیں گے۔ خیر! اسی میں ہے کہ وہ اپنی مجرمانہ روش سے باز آجائیں۔

## آیات ۱۷۱ تا ۱۷۳

### اللہ کے رسول ہی غالب رہیں گے

اور یقیناً پہلے طے ہو چکی ہماری بات ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے۔	وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْرُسُلِينَ ﴿۱۷۱﴾
بے شک وہ یقیناً وہی ہیں جن کی مدد کی جائے گی۔	إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ﴿۱۷۲﴾

اور بے شک ہمارا لشکر یقیناً وہی غالب آنے والے ہیں۔

وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ﴿۴۶﴾

ان آیات میں رسولوں سے متعلق اللہ تعالیٰ کی ایک سنت کا بیان ہے۔ جس نبی کو اللہ تعالیٰ نے اتمامِ حجت کے لیے کسی معین قوم کی طرف بھیجا وہ نبی، رسول قرار پائے۔ رسول کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا دستور یہ تھا کہ وہ ہمیشہ قوم کے مقابلے میں غالب رہیں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نمائندے بن کر قوم کے سامنے جاتے تھے اور اللہ کا نمائندہ کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے پوری پوری قوموں کو ہلاک کر دیا لیکن رسول اور ان پر ایمان لانے والے ساتھیوں کو محفوظ رکھا۔

آیات ۱۷۴ تا ۱۷۹

نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

پس اے نبی ﷺ! آپ ﷺ رخ پھیر لیجیے ان (کافروں) سے ایک وقت تک کے لیے۔	فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۱۷۴﴾
اور دیکھتے رہیے انہیں	وَأَبْصُرُهُمْ
پھر وہ بھی جلد دیکھ لیں گے۔	فَسَوْفَ يَبْصُرُونَ ﴿۱۷۵﴾
تو کیا وہ ہمارا عذاب جلدی مانگتے ہیں۔	أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿۱۷۶﴾
پھر جب وہ نازل ہو گا ان کے میدان میں	فَإِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ
تو بری صبح ہو گی ان کی جنہیں خبردار کر دیا گیا ہے۔	فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ﴿۱۷۷﴾
اور رخ پھیر لیجیے ان سے ایک وقت تک کے لیے۔	وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ﴿۱۷۸﴾
اور دیکھتے رہیے	وَأَبْصُرُ

فَسَوْفَ يُبْصَرُونَ ﴿۱۷۹﴾

پھر وہ بھی جلد دیکھ لیں گے۔

ان آیات میں حق کا انکار کرنے والوں اور اُس پر بے بنیاد اعتراضات کرنے والوں کو برے وقت سے خبردار کیا جا رہا ہے۔ وہ وقت کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آفت اچانک اُنہیں آگھیرے گی۔ اُس وقت وہ لرزتے ہوئے اقرار کریں گے کہ ہم نے حق قبول کر لیا۔ لیکن اُس وقت حق کی قبولیت اور اُس کا ساتھ دینے کا وقت گزر چکا ہو گا۔ پھر اُنہیں اُن نعمتوں سے محروم کر دیا جائے گا جو نفسِ انسانی کو مرغوب ہیں۔ اُن کا انجام وہی ہو گا جو اُن مجرموں کا ہوا جو ماضی میں گزرے ہیں۔ افسوس کہ یہ بد نصیب اِن حقائق کے بارے میں بڑے گہرے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔

آیات ۱۸۰ تا ۱۸۲

اللہ تعالیٰ کے لیے تسبیح اور رسولوں کے لیے درود و سلام

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۱۸۰﴾	پاک ہے اے نبی ﷺ! آپ کا رب یعنی عزت والا رب ہے اُن باتوں سے جو کافر بیان کر رہے ہیں۔
وَسَلَّمَ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۸۱﴾	اور سلام ہے رسولوں پر۔
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۸۲﴾	اور کل شکر اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

یہ تین آیات ایک حسین ایمانی کیفیت اور چاشنی لیے ہوئے ہیں۔ اِن میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و حمد کا بیان بھی ہے اور تمام رسولوں کے لیے سلامتی کا ذکر بھی۔ اعلان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اِن تمام باطل تصورات سے پاک ہے جو مشرکین نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ وابستہ کر رکھے ہیں۔ اِن تصورات کے برعکس اللہ تعالیٰ انتہائی بلند شان کا حامل ہے اور تمام جہانوں کا وہ رب حقیقی ہے کہ کل شکر اور ثناء صرف اور صرف اُس کے لیے ہے۔ پھر سلامتی اور رحمت اُن ہستیوں کے لیے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا اور اپنا رسول ہونے کا اعزاز عطا فرمایا۔

## سورة ص

## تزکیہ نفس کے لیے مؤثر یاد دہانی

اس سورہ مبارکہ کی آیات ۱، ۴۹ اور ۸۷ میں قرآن کریم کی اس شان کو بیان کیا گیا کہ یہ تمام جہانوں کے لیے یاد دہانی ہے۔ یہ سورہ مبارکہ اس یاد دہانی کی ایک واضح نظیر ہے۔ اس کے مضامین ایمان کی تقویت اور اعمال کی اصلاح کے لیے انتہائی مؤثر ہیں۔

## ☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۱۶
  - آیات ۱۷ تا ۴۸
  - آیات ۴۹ تا ۷۰
  - آیات ۷۱ تا ۸۸
- نفس پرستوں کے لیے وعید  
واقعاتِ انبیاء... اصلاحِ نفس کی عملی مثالیں  
آخرت میں ثواب اور عذاب  
قصہ آدم علیہ السلام و ابلیس

## آیات ۱ تا ۷

## مشرکین مکہ کا گستاخانہ طرزِ عمل

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ص۔ قسم ہے نصیحت والے قرآن کی۔	ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ ۝۱
بلکہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے غرور اور ضد میں ہیں۔	بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ۝۲
ہم نے ہلاک کیا ان سے پہلے کتنی ہی نسلوں کو	كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ قَرْنٍ
پھر وہ لگے پکارنے	فَنَادُوا

اور نہ رہا تھا اب بچ نکلنے کا وقت۔	وَأَلَّتْ حَيْنَ مَنَاصٍ ۴
اور انھوں نے تعجب کیا کہ آئے اُن کے پاس ایک خبر دار کرنے والے اُنہی میں سے	وَعَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنذِرٌ مِنْهُمْ ۵
اور کہا کافروں نے (گستاخی کرتے ہوئے) یہ جادو گر ہیں، بہت بڑے جھوٹے ہیں۔	وَقَالَ الْكٰفِرُونَ هٰذَا سِحْرٌ كَذٰبٌ ۶
کیا انھوں نے کر دیا سب معبودوں کو ایک ہی معبود؟	اَجَعَلَ الْاِلٰهَةَ الْهٰٓءَا وَاحِدًا ۷
بلاشبہ یہ یقیناً بڑی عجیب بات ہے۔	اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجَابٌ ۵
اور چل دیے سردار اُن میں سے	وَاَنْطَقَ الْمَلَا مِنْهُمْ ۸
(یہ کہتے ہوئے) چلو اور ڈٹے رہو اپنے معبودوں پر	اِنْ اَمْشُوا وَاَصْبِرُوا عَلٰی الْهَيْتِكُمْ ۹
بے شک یہ یقیناً ایسی چیز ہے جس سے کچھ اور ہی چاہا جا رہا ہے۔	اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ ۶
ہم نے نہیں سنی یہ بات آخری مذہب (عیسائیت) میں	مَا سَبَعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۱۰
یہ نہیں ہے مگر گھڑی ہوئی بات۔	اِنَّ هٰذَا اِلَّا اِخْتِلَافٌ ۷

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ قرآن کریم تو ایک موثر یاد دہانی ہے۔ البتہ مشرکین مکہ اس سے ہدایت حاصل نہ کر سکیں گے کیونکہ وہ نفس پرستی کی آخری انتہا پر ہیں۔ اس کا مظہر اُن کا تکبر اور ضد ہے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی بشریت کو اُن کی رسالت کی نفی قرار دے کر اُن پر جادو گر اور جھوٹا ہونے کا بہتان لگا رہے ہیں۔ خدائے واحد کے تصور پر شکوک و شبہات ظاہر کر رہے

ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی نیت اور ارادوں پر بدگمانی کر رہے ہیں۔ اگر وہ باز نہ آئے تو سابقہ سرکش قوموں کی طرح تباہ کر دیے جائیں گے۔ سرکش قومیں تباہی سامنے دیکھ کر توبہ کرتی رہیں لیکن اُس وقت کی توبہ قبول نہیں کی جاتی۔

### آیات ۸ تا ۱۰

### مشرکین مکہ کے گستاخانہ طرزِ عمل کی وجہ

کیا نازل کی گئی ہے انہی پر نصیحت ہمارے درمیان	ءَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا ۝
بلکہ وہ شک میں ہیں میری نصیحت کے بارے میں	بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِي ۝
بلکہ ابھی تک انہوں نے نہیں چکھا میرا عذاب۔	بَلْ لَّمَّا يَدُوقُوا عَذَابَ ۝
کیا ان کے پاس ہیں اے نبی ﷺ! آپ ﷺ کے اُس رب کی رحمت کے خزانے جو زبردست ہے، بہت عطا فرمانے والا۔	اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ۝
کیا ان کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین اور اُس کی جو ان دونوں کے درمیان ہے	اَمْ لَهُمْ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۝
تو انہیں چاہیے کہ چڑھ جائیں اوپر سیڑھیوں میں (آسمان کی طرف)۔	فَلْيَرْتَقُوا فِي الْاَسْبَابِ ۝

مشرکین مکہ کے سردار نبی اکرم ﷺ کی یتیمی اور کمزور معاشی حالت کا مذاق اڑاتے اور اس کی بنیاد پر آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کا انکار کرتے تھے۔ اس گستاخی کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میری رحمت کے خزانے اور آسمان و زمین کی بادشاہت ان مشرکین کے ہاتھ میں ہے کہ وہ فیصلہ کریں کہ نبوت و رسالت پر کس نے فائز ہونا ہے؟ اگر ان کے بس میں ہے

---



---



---



---



---

تو آسمان پر چڑھ کر وحی کی آمد کو روک دیں۔ اصل بات یہ ہے کہ انھوں نے اپنی گستاخیوں کا وبال نہیں چکھا۔ اگر اس وبال کا اُنہیں اندازہ ہو جائے تو پھر وہ اپنے تکبر اور گستاخیوں کو بھول جائیں گے۔

### آیات ۱۱ تا ۱۶

### گستاخانِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے وعیدِ شدید

یہ (مشرکین مکہ کا) ایک لشکر ہے جسے وہاں (بدر میں) شکست دی جائے گی (رسولوں کے دشمن) لشکروں میں سے۔	جُنْدًا مَّا هُنَالِكَ مَهْزُومٌ مِّنَ الْأَحْزَابِ ۝۱۱
جھٹلایا ان سے پہلے قوم نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ
اور قوم عاد نے	وَعَادٌ
اور میخوں والے فرعون نے۔	وَفِرْعَوْنُ ذُو الْأَوْتَادِ ۝۱۲
اور قوم ثمود نے	وَتَمُودٌ
اور قوم لوط عَلَیْہِ السَّلَام نے	وَقَوْمُ لُوطٍ
اور جنگل والوں نے	وَأَصْحَابُ الْعِیْكَۃِ ط
یہ ہیں وہ لشکر (رسولوں کے دشمن)۔	أُولَئِكَ الْأَحْزَابُ ۝۱۳
نہیں تھے یہ سب مگر ہر ایک نے جھٹلایا رسولوں کو تو واقع ہو گیا میرا عذاب۔	إِنْ كُنَّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابٌ ۝۱۴
اور انتظار نہیں کر رہے یہ لوگ مگر ایک ہی چیز کا	وَمَا يَنْظُرُ هُوَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً

مَا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝۱۵	نہیں ہوگا جس میں کوئی وقفہ۔
وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّلْ لَنَا قِطْنَآ	اور انھوں نے کہا اے ہمارے رب! جلدی دے دے ہمیں ہمارا حصہ (عذاب کا)
قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ۝۱۶	حساب کا دن آنے سے پہلے۔

یہ آیات مشرکین مکہ کو خبردار کر رہی ہیں کہ اگر وہ اپنے تکبر، ضد اور گستاخانہ طرزِ عمل سے باز نہ آئے تو ان کا ویسا ہی انجام ہوگا جیسا قوم نوح علیہ السلام، قوم عاد، آل فرعون، قوم ثمود، قوم لوط علیہ السلام اور جنگل والی قوم کا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان پر ایسی آفت بھیجے گا جو ان کی مکمل بربادی تک مسلسل جاری رہے گی۔ افسوس ہے مشرکین کی روش پر کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعید کو بھی مذاق سمجھا اور اڑ کر کہنے لگے کہ ہم قیامت کا انتظار نہیں کر سکتے، ہمارا حساب پہلے ہی چکا دیا جائے۔

### آیات ۱۷ تا ۲۰

### اللہ تعالیٰ کا فضل سیدنا داؤد علیہ السلام پر

إصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ	اے نبی ﷺ! صبر کیجیے اُس پر جو وہ کہہ رہے ہیں
وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ ۚ	اور یاد کیجیے ہمارے بندے داؤد علیہ السلام کو جو قوت والے تھے
إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝۱۷	بے شک وہ بہت رجوع کرنے والے تھے۔
إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ	بے شک ہم نے مسخر کر دیا تھا پہاڑوں کو ان کے ساتھ
يُسَبِّحُنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإشْرَاقِ ۝۱۸	وہ تسبیح کرتے تھے شام اور صبح۔
وَالتَّيْرَ مَحْشُورَةً ۚ	اور (تسبیح کے وقت) جمع کیے گئے پرندوں کو بھی (مسخر کر دیا گیا تھا)

وہ سب کے سب اللہ کی طرف بہت رجوع کرنے والے تھے۔	كُلٌّ لَّهُٓ اَوَابٌ ۱۹
اور ہم نے مستحکم کی اُن کی حکومت	وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ
اور ہم نے دی اُن کو حکمت اور فیصلہ کن بات کرنے کی صلاحیت۔	وَاتَيْنَهُ الْحِكْمَةَ وَفَصَّلَ الْخِطَابِ ۲۰

حضرت داؤد علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے لو لگانے کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں باعزت مقام اور شان و شوکت دی۔ اُن کے حمد باری تعالیٰ کے ترانے اتنے مؤثر اور دل پذیر تھے کہ پہاڑ بھی وجد میں آجاتے اور اڑتے ہوئے پرندے بھی اُن کے ساتھ شریکِ حمد ہو جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایک مستحکم بادشاہت عطا کی، حکمت و دانائی کی خیر کثیر سے نوازا اور واضح، عام فہم اور دو ٹوک گفتگو کرنے کا عمدہ سلیقہ سکھایا۔ اللہ تعالیٰ سے لو لگائے رکھنے اور اُس کے احکامات کے سامنے سر جھکا دینے والوں کا انعام واقعی نہایت شاندار ہوتا ہے۔

## آیات ۲۱ تا ۲۵

### ایک سبق آموز واقعہ

اور اے نبی ﷺ! کیا آئی ہے آپ ﷺ کے پاس خبر جھگڑنے والوں کی	وَهَلْ اَتٰتَكَ نَبُوٓا۟ الْخٰصِمِ ۱
جب وہ داخل ہوئے دیوار پھاند کر عبادت گاہ میں۔	اِذْ تَسُوْرُوْا الْيَحْرٰبَ ۲
جب وہ حاضر ہوئے داؤد علیہ السلام کے سامنے تو داؤد علیہ السلام گھبرا گئے اُن سے	اِذْ دَخَلُوْا عَلٰی دَاوُدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ
انہوں نے کہا مت ڈریے	قَالُوْا لَا تَخَفْ ۳

ہم دو گروہ ہیں جھگڑنے والے، ہم میں سے ایک نے زیادتی کی ہے دوسرے پر	خَصَمِينَ بَغِي بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ
فیصلہ کیجیے ہمارے درمیان حق کے ساتھ	فَاَحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ
اور تاخیر نہ کیجیے	وَلَا تَسْطِطْ
اور رہنمائی کیجیے ہماری سیدھے راستے کی طرف۔	وَاِهْدِنَا اِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ ﴿۳۶﴾
بے شک یہ میرا بھائی ہے	اِنَّ هَذَا اَخِيٌّ
اس کے پاس ننانوے دنییاں ہیں	لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً
اور میرے پاس ایک ہی دنی ہے	وَالِي نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ
تو وہ کہتا ہے میرے حوالے کر دے اُسے بھی	فَقَالَ اَكْفَلْنِيهَا
اور وہ سختی کرتا ہے مجھ سے گفتگو میں۔	وَاعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ﴿۳۷﴾
فرمایا داؤد علیہ السلام نے یقیناً اُس نے ظلم کیا ہے تم پر	قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ
مانگ کر تمہاری دنی اپنی دنیوں میں ملانے کے لیے	سُؤَالَ نَعَجَتِكَ اِلَى نَعَاجِهِ ط
اور بے شک بہت سے شریک یقیناً زیادتی کرتے ہیں اُن میں سے کچھ دوسروں پر	وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخٰطِاِءِ لَيَبْنِي بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ
سوائے اُن کے جو ایمان لائے اور انھوں نے عمل کیے اچھے	اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور کم ہی ہوتے ہیں ایسے لوگ	وَ قَلِيْلٌ مَّا هُمْ ط

اور خیال کیا داؤد علیہ السلام نے کہ بے شک ہم نے آزمایا ہے انہیں	وَظَنَّ دَاوُدُ اَنْبَا فِتْنَتِهٖ
پس انہوں نے بخشش مانگی اپنے رب سے	فَاَسْتَغْفَرَ رَبَّهُ
اور وہ گر پڑے رکوع کرتے ہوئے	وَخَرَّ رَاكِعًا
اور انہوں نے رجوع کیا اللہ کی طرف۔	وَ اَنَابَ <sup>الْحِجَةَ</sup> ۳۹
تو ہم نے بخش دیا انہیں اُس پر	فَعَفَرْنَا لَهُ ذٰلِكَ ط
اور بے شک اُن کے لیے ہمارے پاس یقیناً بڑا مرتبہ اور عمدہ ٹھکانہ ہے۔	وَ اِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَ لِرُفٰی وَ حُسْنِ مَّآبٍ ۴۰

ان آیات میں ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ مفسرین نے اس واقعے کے مختلف پس منظر بیان کیے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ سیدنا داؤد علیہ السلام نے اپنی سرگرمیوں کے لیے دن مخصوص کر لیے تھے۔ ایک روز دربار میں بیٹھ کر امور مملکت چلاتے اور لوگوں کے درمیان تنازعات کا فیصلہ کرتے۔ ایک روز بنی اسرائیل کی رشد و ہدایت کے لیے مخصوص تھا۔ ایک روز اپنے ذاتی کام نمٹاتے اور ایک روز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محو عبادت رہتے۔ ایک ایسے دن جب کہ وہ محو عبادت تھے اُن کے حجرے میں اچانک دو گروہ دیوار پھاند کر داخل ہوئے۔ انہوں نے اپنا باہمی تنازع بیان کیا اور درخواست کی کہ فوری فیصلہ کر دیں ورنہ معاملہ کہیں خون خرابے تک نہ پہنچ جائے۔ سیدنا داؤد علیہ السلام نے فیصلہ تو فرما دیا لیکن انہیں محسوس ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعے کے ذریعے انہیں ایک کوتاہی کا احساس دلایا ہے۔ وہ منصبِ خلافت پر ہیں اور انہیں ہر وقت تنازعات کا عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے کے لیے دستیاب ہونا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ فیصلے میں تاخیر کسی فساد کا سبب بن جائے۔ انہوں نے سجدے میں گر کر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کی اور اُس نے انہیں بخشش کی بشارت بھی دی اور اپنی بارگاہ میں بلند رتبے اور فضیلت کی خوشخبری بھی سنائی۔

## آیت ۲۶

## عدل قائم کرنے کی اہمیت

اے داؤد علیہ السلام! بے شک ہم نے بنایا ہے آپ کو خلیفہ زمین میں	يٰۤاٰدُۡدِ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ
سو آپ فیصلہ کیجیے لوگوں کے درمیان عدل کے ساتھ	فَاَحْكُمۡ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ
اور پیروی نہ کیجیے خواہشات کی	وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى
ورنہ وہ ہٹادیں گی آپ کو اللہ کی راہ سے	فَيُضِلَّكَ عَنۡ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط
بے شک جو لوگ بھٹک جاتے ہیں اللہ کی راہ سے	اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ عَنۡ سَبِيْلِ اللّٰهِ
اُن کے لیے شدید عذاب ہے	لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ
اس لیے کہ انھوں نے بھلا دیا تھا حساب کے دن کو۔	بِمَا نَسُوْا يَوْمَ الْحِسَابِ ع

۲  
ع  
۱۱

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا داؤد علیہ السلام کو آگاہ کیا کہ انہیں خلافت کا منصب عطا کیا گیا ہے۔ اُن کے لیے ایک اہم عبادت اور بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ لوگوں کے درمیان عدل کے ساتھ فیصلہ کریں۔ حق کے مقابلے میں خواہشاتِ نفس کی پیروی نہ کریں۔ شریعت اور حق کو پس پشت ڈال کر خواہشاتِ نفس کی پیروی وہی لوگ کرتے ہیں جو حساب کے دن کو بھلا دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے شدید وعید ہے۔ اس لیے کہ یہ چیز اقامتِ حق کی بنیاد ہے کہ حاکم اور قاضی کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف اور آخرت کی فکر ہو۔ اگر یہ نہیں ہے تو وہ خواہشِ نفس کی پیروی کرے گا۔ اب اچھے سے اچھا قانون ہونے کے باوجود نفس کی شرارت اپنا راستہ بنا لے گی اور اس کی موجودگی میں کوئی بہتر سے بہتر قانون بھی حق اور عدل قائم نہیں کر سکتا۔

## آیات ۲۷ تا ۲۸

نیکی کرنے والے اور برائی کرنے والے برابر نہیں

اور ہم نے نہیں پیدا کیا آسمان کو	وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ
اور زمین کو	وَالْأَرْضَ
اور جو کچھ ان کے درمیان ہے بے مقصد	وَمَا بَيْنَهُمَا بِاطِلَافٍ
یہ گمان ہے ان لوگوں کا جنہوں نے کفر کیا	ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
پھر ہلاکت ہے ان کے لیے جنہوں نے کفر کیا آگ کے (عذاب) سے۔	فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ۗ
کیا ہم بنا دیں گے ان لوگوں کو جو ایمان لائے	اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور جنہوں نے عمل کیے اچھے	وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
ان جیسا جو فساد کرتے ہیں زمین میں؟	كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ
کیا ہم بنا دیں گے پرہیزگاروں کو نافرمانوں جیسا؟	اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفٰجِرِ ۗ

کافر سمجھتے ہیں کہ آسمان و زمین کی تخلیق بے مقصد ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر رہی ہے۔ انسانوں کو بھی یہی حکم ہے کہ اُس کی فرمانبرداری اختیار کریں۔ اب اُس کی فرمانبرداری کرنے والے اور اُس کے نافرمان برابر نہیں ہو سکتے۔ اُس کی شانِ غفاری و رحیمی کو سہارا بنا کر نافرمانی کی روش جاری رکھنا بہت بڑی گمراہی ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے لیکن وہ تہار و جبار و منتقم بھی ہے۔ نیک لوگوں کے لیے اُس کی شانِ غفاری و رحیمی ہے اور نافرمانوں کے لیے وہ تہار و

جبار اور شدید عذاب دینے والا ہے۔ یہ حقیقت جتنی زیادہ افراد کے دلوں میں اترے گی اتنی ہی اُن کی اصلاح ہوگی اور اسی سے معاشرے کا بگاڑ ختم ہوگا۔

## آیت ۲۹

قرآنِ حکیم پر غور و فکر کے دو درجے... تذکر و تدبر

یہ کتاب ہے	کِتَابٌ
اے نبی ﷺ! ہم نے نازل کیا ہے اسے آپ ﷺ کی طرف	أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ
بڑی بابرکت ہے	مُبَارَكٌ
تاکہ وہ غور و فکر کریں اس کی آیات پر	لِيَذَّبَ بَرًّا أَيْتَهُ
اور تاکہ نصیحت حاصل کریں عقل مند۔	وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

اس آیت میں قرآنِ حکیم کو ایک بابرکت کتاب قرار دیا گیا۔ وہ کتاب جس پر غور و فکر سے انسانوں کو برکات حاصل ہوتی ہیں۔ حکم دیا گیا کہ اس مبارک کتاب کی آیات پر غور و فکر کرو۔ البتہ غور و فکر کے دو درجے ہیں۔ ایک ہے تذکر اور دوسرا ہے تدبر۔ کسی مقام پر سرسری غور و فکر کر کے اُس کے پیغام کو سمجھ لینا تذکر ہے۔ البتہ کسی مقام پر گہرا غور و فکر کرنا اور اُس میں پوشیدہ علم و حکمت کے نکات کا فہم حاصل کرنے کی کوشش کرنا تدبر ہے۔ عمل کی اصلاح کے لیے تذکر مفید ہے اور قرآن کی عظمت پر گہرا یقین حاصل کرنے اور اس کتاب کے ذریعے مسائل کا حل تلاش کرنے کے لیے تدبر ضروری ہے۔

---



---



---



---



---

## آیات ۳۰ تا ۳۳ سیدنا سلیمان علیہ السلام کی مدح و تحسین

اور ہم نے عطا فرمائے داؤد علیہ السلام کو سلیمان علیہ السلام	وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ ۝
کیا خوب بندے تھے	نِعْمَ الْعَبْدُ ۝
بے شک وہ بہت رجوع کرنے والے تھے۔	اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝
جب پیش کیے گئے اُن کے سامنے شام کے وقت تیز رفتار عمدہ گھوڑے۔	اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصُّفُفُ الْجِيَادِ ۝
تو انہوں نے کہا کہ میں نے محبوب رکھا اس مال کی محبت کو اپنے رب کے ذکر کی وجہ سے	فَقَالَ اِنِّیْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَن ذِكْرِ رَبِّیْ ۝
یہاں تک کہ چھپ گئے گھوڑے اوٹ میں۔	حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝
(حکم دیا) واپس لاؤ انہیں میرے پاس	رُدُّوْهَا عَلَیَّ ۝
تو لگے ہاتھ پھیرنے پنڈلیوں اور گردنوں پر۔	فَطَفِقَ مَسْحًا بِالْسُوقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝

سیدنا سلیمان علیہ السلام، سیدنا داؤد علیہ السلام کے بیٹے اور جانشین تھے۔ اللہ تعالیٰ کے ایسے خوب بندے تھے کہ اپنے والد کی طرح ہر وقت اللہ تعالیٰ سے لو لگائے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی راہ میں جہاد کا خصوصی جذبہ عطا کیا تھا۔ اُن کے سامنے جنگوں میں استعمال ہونے والے گھوڑے لائے جاتے تو انہیں خوب پیار کرتے اور شفقت سے اُن کی گردنوں اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیرتے۔ اپنے ان جذبات کا اظہار کرتے کہ وہ ان گھوڑوں سے پیار محض اللہ تعالیٰ کی وجہ سے کرتے ہیں۔ انہیں ہر اُس شے سے محبت ہے جو اُس کی راہ میں جہاد کے لیے کام آتی ہے۔

## آیات ۳۲ تا ۴۰

سیدنا سلیمان علیہ السلام کے لیے اللہ کی عطاء بے بہا

اور یقیناً ہم نے آزمایا سلیمان علیہ السلام کو	وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ
اور ہم نے ڈال دیا ان کی کرسی پر ایک جسم	وَالْقَيْنَا عَلٰی كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا
پھر انھوں نے رجوع کیا۔	ثُمَّ اَنَابَ ﴿۳۲﴾
عرض کیا اے میرے رب! بخش دے مجھے	قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ
اور عطا فرما مجھے ایسی بادشاہت جو میسر نہ ہو کسی کو میرے بعد	وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاِحِدٍ مِّنْ بَعْدِيْ ۚ
بے شک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے۔	اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۳﴾
تو ہم نے تابع کر دیا ان کے لیے ہوا کو	فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ
جو چلتی تھی ان کے حکم پر نرمی سے	تَجْرِىْ بِاَمْرِهٖ رُحًا
(اُس طرف) جہاں وہ پہنچنا چاہتے	حَيْثُ اَصَابَ ﴿۳۴﴾
اور شیطانوں کو (بھی تابع کر دیا)	وَالشَّيْطٰنِیْنَ
جو ہر طرح کے معمار اور غوطہ خور تھے۔	كُلَّ بَنٰٓءٍ وَّ عَوَاصِیْ ﴿۳۵﴾
اور کچھ دوسروں کو بھی جو جکڑے ہوئے تھے زنجیروں میں۔	وَ اٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۳۶﴾
(اے سلیمان علیہ السلام!) یہ ہماری عطا ہے	هٰذَا عَطَاؤُنَا

فَاْمُنُّنْ	سو احسان کرو (کسی کو دے کر)
اَوْ اٰمِسْكَ	یارو کے رکھو (اپنے پاس)
بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾	کچھ حساب نہ لیا جائے گا۔
وَ اِنَّ لَهُ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَ حُسْنَ مَّآبٍ ﴿۴۰﴾	اور بے شک اُن کے لیے ہمارے پاس یقیناً بڑا مرتبہ اور عمدہ ٹھکانہ ہے۔

۳  
۱۲

ان آیات کے پس منظر میں مختلف روایات نقل کی گئی ہیں۔ اُن میں سے ایک رائے یہ ہے کہ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ میرے بعد خلافت کا منصب میری اولاد کو عطا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر ظاہر فرما دیا کہ اُن کی اولاد اس منصب کی اہل نہیں ہے۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام نے اولاد کے حوالے سے اپنی خواہش سے رجوع کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایسی بادشاہت عطا فرمادے جیسی کسی اور کو نصیب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام کو ہوا پر اختیار دے دیا گیا۔ وہ اُن کے حکم کے تابع تھی۔ جس رُخ پر چاہتے اور جس رفتار سے چاہتے اُسے چلنے کا حکم دیتے۔ انتہائی طاقتور جنات اُن کے قابو میں تھے جن سے بڑی بڑی تعمیرات کراتے اور سمندروں سے موتی اور خزانے برآمد کراتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے سلیمان علیہ السلام! یہ آپ کے لیے ہماری عطاء بے بہا ہے جس کا کوئی حساب نہ لیا جائے گا۔ جس طرح آپ چاہیں اس سے استفادہ کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سیدنا سلیمان علیہ السلام کا مقام و مرتبہ انتہائی بلند تھا۔

آیات ۴۱ تا ۴۴

سیدنا ایوب علیہ السلام کی آزمائش کا خاتمہ

وَ اذْکُرْ عَبْدَنَا اٰیُوْبَ م	اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! یاد کیجیے ہمارے بندے ایوب علیہ السلام کو
اِذْ نَادٰی رَبَّهُ اِنِّیْ مُسْنِنٌ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ ﴿۴۱﴾	جب انھوں نے پکارا اپنے رب کو کہ مجھے پہنچائی ہے شیطان نے تکلیف اور اذیت۔

وقف لازم

اَزْكُضْ بِرَجْلِكَ ۚ	(حکم دیا ہم نے) اپنا پاؤں (زمین پر) مارو
هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝۳۱	یہ نہانے کے لیے ٹھنڈا پانی ہے اور پینے کے لیے بھی۔
وَوَهَبْنَا لَهَا اَهْلَهَا	اور ہم نے دیے انہیں اُن کے گھر والے
وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ	اور اُن کے برابر اور بھی اُن کے ساتھ
رَحْمَةً مِّنَّا	یہ رحمت ہے ہماری طرف سے
وَذِكْرًا لِّلْاُولٰٓئِی الْاَلْبَابِ ۝۳۲	اور نصیحت ہے عقل مندوں کے لیے۔
وَخُذْ بِیَدِكَ ضِعْفًا	اور لو اپنے ہاتھ میں ایک تنکوں کا جھاڑو
فَاَضْرِبْ بِہُمْ وَلَا تَحْنُطْ ۚ	پھر مارو اس سے اور نہ توڑو قسم
اِنَّا وَجَدْنٰہُ صَابِرًا ۙ	بے شک ہم نے پایا انہیں صبر کرنے والا
نِعْمَ الْعَبْدُ ۙ	کیا خوب بندے تھے
اِنَّہٗٓ اَوَّابٌ ۝۳۳	بے شک وہ بہت رجوع کرنے والے تھے۔

سیدنا ایوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے شدید آزمائش کے ذریعے جانچا۔ اُن کا پورا خاندان سوائے بیوی کے ختم ہو گیا۔ پھر انہیں ایسی جلدی بیماری لگی کہ شدید تکلیف کے باعث کہیں آنے جانے سے بھی معذور ہو گئے۔ انہوں نے ان آزمائشوں پر صبر و رضا کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ اللہ تعالیٰ سے آزمائش کے خاتمے کی دعا کرتے رہے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا سن لی۔ اُن کے قدموں کی ضرب سے پانی کا ایک چشمہ جاری فرمایا جس کے پینے اور اُس سے غسل کرنے میں اُن کے لیے شفا تھی۔ انہیں سابقہ اولاد کے اعتبار سے دو گنی اولاد عطا کی گئی۔ وہ بیماری کے عالم میں ایک موقع پر بیوی سے ناراض ہو کر قسم کھا بیٹھے کہ میں تمہیں ایک سو بیس سو بیس ماروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک سو بیس کو جوڑ کر ایک گٹھا بنا لو اور ایک ہی بار مار کر اپنی قسم کو پورا کر لو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے کیا

خوب بندے تھے۔ کبھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی بھرپور قدر افزائی فرمائی اور اُن پر عنایات کی فراوانی کر دی۔

### آیات ۳۵ تا ۳۸

### انبیاءِ کرام کا ذکرِ مبارک

اور اے نبی ﷺ! یاد کیجیے ہمارے بندوں ابراہیم علیہ السلام اور اسحاق علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام کو	وَ اذْکُرْ عِبْدَنَا اِبْرٰهٖمَ وَاِسْحٰقَ وَاِیْعٰقُوْبَ
جو قوت اور بصیرت والے تھے۔	اُولٰٓئِیْنِیْ وَاَلْبٰصٰرِ ۝۳۵
بے شک ہم نے انہیں چن لیا تھا ایک خاص بات کے لیے	اِنَّا اَخْلَصْنٰهُمُ بِخَالِصَةٍ
یعنی آخرت کے گھر کی یاد کے لیے۔	ذِکْرِیْ الدَّارِ ۝۳۶
اور بلاشبہ وہ ہمارے نزدیک یقیناً چنے ہوئے بہترین لوگوں میں سے تھے۔	وَ اِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفٰیْنَ الْاٰخِیَارِ ۝۳۷
اور یاد کیجیے اسمعیل علیہ السلام اور یسع علیہ السلام اور ذوالکفل علیہ السلام کو	وَ اذْکُرْ اِسْمٰعِیْلَ وَاَلِیْسَعَ وَ ذَا الْکِفْلِ ۝۳۸
وہ سب بہترین لوگوں میں سے تھے۔	وَ کُلٌّ مِّنَ الْاٰخِیَارِ ۝۳۹

ان آیات میں چھ انبیاءِ کرام کا ذکرِ مبارک وارد ہوا۔ ان میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام، سیدنا اسحاق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، سیدنا اسماعیل علیہ السلام، سیدنا یسع علیہ السلام اور سیدنا ذوالکفل علیہ السلام شامل ہیں۔ یہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے نیک بندے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ باطنی بصیرت عطا فرمائی تھی کہ ان کی نگاہ اشیاء کی حقیقت کی طرف تھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان سب کا مقصد حیات اللہ سبحانہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آخرت کی فوز و فلاح کا حصول تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پاکباز ہستیوں کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیات ۴۹ تا ۵۴

## متقیوں کا عمرہ ٹھکانہ... جنت

یہ نصیحت ہے	هَذَا ذِكْرٌ ط
اور بے شک متقیوں کے لیے یقیناً عمرہ ٹھکانہ ہے۔	وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿۴۹﴾
وہ ہمیشہ رہنے والے باغات ہیں	جَنَّاتٍ عَدْنٍ
کھلے ہوں گے اُن کے لیے تمام دروازے۔	مُفْتَحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ ﴿۵۰﴾
وہ ٹیک لگائے بیٹھنے والے ہوں گے اُن میں	مُتَّكِنِينَ فِيهَا
طلب کریں گے اُن میں بہت سے پھل اور مشروبات۔	يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ﴿۵۱﴾
اور اُن کے پاس ہوں گی نیچی نگاہوں والی ہم عمر بیویاں۔	وَعِنْدَهُمْ قَصْرٌ طَّرْفٍ أَوْرَابٍ ﴿۵۲﴾
یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے حساب کے دن کے لیے۔	هَذَا مَا تُوْعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾
بے شک یہ یقیناً ہمارا رزق ہے	إِنَّ هَذَا لِرِزْقِنَا
نہیں ہے اس کے لیے ختم ہونا۔	مَالِهِ مِنْ نَفَادٍ ﴿۵۴﴾

الثالثة

متقی یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے پرہیز کرنے والے ایسے باغات میں ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ جب وہ ان باغات کے قریب پہنچیں گے تو اُس کے دروازے پہلے ہی سے کھلے ہوئے ہوں گے۔ وہاں وہ ٹیک لگا کر مسندوں پر بیٹھیں گے۔ کثرت سے میوے اور مشروبات طلب کریں گے۔ اُن کے پاس نیچی نگاہوں والی، ہم عمر پاکیزہ بیویاں ہوں گی۔ یہ نعمتیں روزِ حساب

عطا ہوں گی اور پھر ہمیشہ باقی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو متقی بننے اور جنت کی لازوال نعمتوں سے فیض یاب ہونے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

### آیات ۵۵ تا ۵۸

#### سرکشوں کا برا ٹھکانہ... جہنم

یہ ہے (پرہیزگاروں کے لیے)	هٰذَا ۱
اور بے شک سرکشوں کے لیے یقیناً برا ٹھکانہ ہے۔	وَ اِنَّ لِلطّٰغِيْنَ لَشَرَّ مٰبٍ ۱۵
یعنی جہنم، وہ داخل ہوں گے جس میں	جَهَنَّمَ ۱۶ يَصْلُوْنَهَا ۱۷
سو وہ بُری آرام گاہ ہے۔	فَبِئْسَ الْبِهَادُ ۱۸
یہ ہے (سرکشوں کے لیے)	هٰذَا ۱۹
پس چاہیے کہ وہ چکھیں اسے	فَلْيَذُوقُوْهُ ۲۰
یعنی کھولتا ہو پانی اور پیپ۔	حَبِيْمٌ ۲۱ وَ غَسَّاقٌ ۲۲
اور کچھ اور اسی شکل کی، طرح طرح کی چیزیں۔	وَ اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۙ اٰزْوَاجٌ ۲۳

نافرمانوں اور سرکشوں کا ٹھکانہ بھڑکتی ہوئی آگ کی صورت میں ہو گا۔ وہاں انہیں کھولتا ہو پانی اور زخموں سے بہنے والا خون اور پیپ پنی پڑے گی۔ ان کی مزید تواضع بھی ایسی ہی غلیظ اشیاء سے ہو گی۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ... اے اللہ ہمیں محفوظ فرما جہنم کے عذاب سے۔ آمین!

## آیات ۵۹ تا ۶۴

## اولاد کی بری تربیت کا برا انجام

ہذا فَوْجٌ مُّقْتَضِمٌ مَّعَكُمْ ۚ	(کہیں گے جہنمی) یہ ایک گروہ ہے جو گھسنے والا ہے تم میں
لَا مَرْجَبًا بِهِمْ ۗ	نہیں کوئی خوش آمدید ان کے لیے
إِنَّهُمْ صَالُوا النَّارِ ۖ	بے شک وہ داخل ہونے والے ہیں آگ میں۔
قَالُوا بَلْ أَنْتُمْ قٰف	وہ کہیں گے بلکہ تم
لَا مَرْجَبًا بِكُمْ ۗ	نہ ہو خوش آمدید تمہارے لیے
أَنْتُمْ قَدْ مُتُّوهُ لِنَا ۚ	تم نے ہی آگے کیا اس عذاب کو ہمارے لیے
فَبُئْسَ الْقَرَارُ ۖ	سو وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔
قَالُوا رَبَّنَا	وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب!
مَنْ قَدَّمَ لَنَا هَذَا	جس نے آگے کیا ہمارے لیے اس عذاب کو
فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۖ	پس بڑھا دے اس کا عذاب دو گنا آگ میں۔
وَقَالُوا مَا لَنَا	اور وہ کہیں گے کیا ہے ہمیں!
لَا نَرَى رِجَالًا	ہم نہیں دیکھتے ان آدمیوں کو
كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْأَشْرَارِ ۗ	ہم شمار کیا کرتے تھے جنہیں برے لوگوں میں۔

اَتَّخَذُوْهُمْ سَخِرِيًّا	کیا ہم نے بنائے رکھا انہیں مذاق
اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمْ الْاَبْصَارُ ﴿۳۳﴾	یا پھر گئی ہیں اُن سے ہماری آنکھیں۔
اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ	بیشک یہ حق ہے
تَخٰصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۳۴﴾	یعنی باہم جھگڑنا جہنم والوں کا۔

جہنم میں پہلے گمراہ والدین ڈالے جائیں گے اور پھر اُن کی گمراہ اولادیں۔ جب اولاد کو جہنم میں داخل کیا جائے گا تو والدین اُنہیں لعن طعن کریں گے کہ جہنم میں پہلے ہی انتہائی گھٹن اور تنگی ہے اور تم بھی گھسے چلے آرہے ہو۔ اولاد اُنہیں بد عادے گی کہ تمہارے لیے کوئی کشادگی نہ ہو۔ تم نے ہمیں گمراہ کن عقائد سکھائے، ہماری بری تربیت کی اور ہمیں اس بربادی تک پہنچایا۔ پھر اولاد اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گی کہ ہمارے اِن والدین کو بڑھتا چڑھتا عذاب دے جنھوں نے ہمیں غلط راستوں پر چلا کر بربادی و تباہی کے مقام تک پہنچایا ہے۔ پھر اہل جہنم حیران ہوں گے کہ ہم دنیا میں جن لوگوں کو برا اور گمراہ سمجھتے تھے وہ تو جہنم میں نہیں ہیں۔ یہ اشارہ ہے اُن نیک لوگوں کی طرف جو گمراہوں کو حق کی طرف بلاتے تھے اور گمراہ اُن کا مذاق اڑاتے تھے۔ نیک لوگ جنت میں نعمتوں سے لطف اندوز ہوں گے اور گمراہ لوگ جہنم میں نہ صرف عذاب میں گرفتار ہوں گے بلکہ باہم جھگڑ بھی رہے ہوں گے۔

### آیات ۶۵ تا ۷۰

#### بندگی کی بلند ترین شان ... عاجزی و در ماندگی کا اعتراف

قُلْ اِنَّمَا اَنَا مُنْذِرٌ ﴿۳۵﴾	اے نبی! فرمائیے بے شک میں تو ہوں ہی خبردار کرنے والا
وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۶﴾	اور نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے، سب پر غالب۔
رَبُّ السَّمٰوٰتِ	جو رب ہے آسمانوں کا

---



---



---



---



---

اور زمین کا	وَالْأَرْضِ
اور اُس کا جو ان دونوں کے درمیان ہے	وَمَا بَيْنَهُمَا
بہت زبردست ہے، بہت بخشنے والا۔	الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ﴿۲۱﴾
فرمائیے وہ ایک بہت بڑی خبر ہے۔	قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ﴿۲۲﴾
تم اُس سے رُخ پھرنے والے ہو۔	أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿۲۳﴾
نہیں ہے میرے پاس کچھ علم عالی قدر فرشتوں کا	مَا كَانَ لِي مِنْ عِلْمٍ بِاللَّيْلِ إِذَا أَعْلَى
جب وہ باہم جھگڑتے ہیں۔	إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿۲۴﴾
نہیں وحی کی جاتی میری طرف مگر یہ کہ میں تو صرف	إِنْ يُوحَىٰ إِلَيَّ إِلَّا أَنبَأًا نَّذِيرًا مُّبِينًا ﴿۲۵﴾
صاف صاف خبر دار کرنے والا ہوں۔	

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ اعلان کر دیں کہ معبود حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ وہی تمام آسمانوں اور زمین کا مالک و خالق ہے۔ انتہائی زبردست ہے لیکن درگزر فرمانے والا۔ میں تو صرف نوع انسانی کو اس عظیم خبر سے خبردار کرنے والا ہوں کہ تمام انسانوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور انہیں اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ افسوس کہ انسانوں کی اکثریت اس عظیم خبر پر یقین نہیں کر رہی۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس عظیم خبر کا ظہور کب ہوگا؟ میں تو یہ بھی نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے اُس کے فیصلوں کی حکمت کے بارے میں باہم کس طرح اور کس نوعیت کا اختلاف کرتے ہیں۔ مجھے تو یہ بات وحی کے ذریعے بتادی گئی ہے کہ میں لوگوں کو قیامت کے روز ہونے والے حساب کتاب کے حوالے سے مسلسل آگاہ کرتا رہوں۔ اللہ کے حبیب ﷺ نے تو اپنی ذمے داری پوری فرمادی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم آپ ﷺ کی اطاعت کے ذریعے روز قیامت سرخرو ہونے کی بھرپور کوشش کریں۔ آمین!

## آیات ۱ تا ۷

## عظمتِ انسان

اے نبی ﷺ! جب فرمایا آپ ﷺ کے رب نے فرشتوں سے	اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ
بے شک میں پیدا کرنے والا ہوں ایک انسان گارے سے۔	اِنِّیْ خَلَقْتُ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ﴿۱﴾
تو جب میں ٹھیک کر لوں اُسے	فَاِذَا سَوَّیْتُهُ
اور میں پھونک دوں اُس میں اپنی روح سے	وَ نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ
تو تم گر پڑنا اُس کے لیے سجدہ کرتے ہوئے۔	فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدٰیْنَ ﴿۲﴾
تو سجدے میں گر پڑے فرشتے سب کے سب۔	فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّہُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳﴾
سوائے ابلیس کے	اِلَّا اِبْلِیْسَ ط
اُس نے تکبر کیا	اِسْتَكْبَرَ
اور ہو گیا کافروں میں سے۔	وَ كَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ﴿۴﴾

ان آیات سے قصہ آدم علیہ السلام و ابلیس کے بیان کا آغاز ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو آگاہ کیا کہ میں ایک انسان مٹی کے گارے سے بنا رہا ہوں۔ جب میں اُس میں اپنی روح ڈال دوں تو تم اُس کے سامنے سجدے میں گر جانا۔ گویا انسان کی عظمت کا سبب اُس کا خاکی وجود نہیں بلکہ اُس میں موجود روحِ ربانی ہے۔ جیسے ہی اللہ تعالیٰ نے انسان یعنی سیدنا آدم علیہ السلام کے خاکی وجود میں اپنی روح ڈالی، تمام کے تمام فرشتے اُن کے سامنے سجدے میں گر گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی عظمت کے سبب روح کی تسکین کا اہتمام

کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ روح کی تسکین ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اُس کی پر خلوص بندگی سے۔ یہ انتہائی دشوار ہے، بقول اقبال۔

اس پیکرِ خاکی میں اک شے ہے سو وہ تیری

میرے لیے مشکل ہے اُس شے کی نگہبانی

اللہ تعالیٰ ہمیں روح کی نگہبانی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ نے سجدے کا حکم فرشتوں کے ساتھ ساتھ ایک جن ابلیس کو بھی دیا تھا۔ اُس نے تکبر کی وجہ سے سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے ایک حکم کے انکار نے اُس بد نصیب کو کافر و ملعون بنا دیا۔

### آیات ۷۵ تا ۷۸

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دونوں ہاتھوں سے بنایا

پوچھا اللہ نے اے ابلیس!	قَالَ يَا بَلِيسُ
کس چیز نے روکا تجھے کہ تو سجدہ کرے اُس کے لیے جسے میں نے بنایا اپنے دونوں ہاتھوں سے	مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيدَيَّ ط
کیا تو نے تکبر کیا	اَسْتَكْبَرْتَ
یا تو ہو گیا ہے سرکشوں میں سے۔	اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ⑤
کہا ابلیس نے میں بہتر ہوں آدم علیہ السلام سے	قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِنْهُ ط
تو نے پیدا کیا مجھے آگ سے	خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ
اور تو نے پیدا کیا اُسے گارے سے۔	وَ خَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ⑥

فَرَمَا يَٰلِٰهٖ اَللّٰهُ نَظَرْتُوْا نَظْرًا مِّنْ هٰذَا	قَالَ فَاخْرِجْ مِنْهَا
پس بے شک تو مردود ہے۔	وَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿۴۷﴾
اور بے شک تجھ پر میری لعنت ہے	وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي
بدلے کے دن تک۔	إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ﴿۴۸﴾

یہ آیات بیان کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا۔ دراصل اس کائنات میں اللہ تعالیٰ کے دو عالم جاری و ساری ہیں۔ ایک عالم امر جس میں وقت کا عنصر نہیں، اللہ تعالیٰ کسی شے کے لیے کہتا ہے کُنْ (ہو جا) اور فَيَكُونُ (وہ ہو جاتی ہے)۔ اس کے برعکس دوسرا عالم خلق ہے جس میں ہر شے وقت کے ساتھ ساتھ اپنے عروج پر پہنچتی ہے۔ انسان کے روحانی وجود یعنی روحِ ربانی کا تعلق عالمِ امر سے ہے اور اُس کے خاکی وجود کا تعلق عالمِ خلق سے ہے۔ گویا انسان کی تخلیق میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دو عالم جمع کر دیے ہیں۔ بقولِ مرزا عبد القادر بیدل۔

ہر دو عالم خاک شد، تابست نقش آدمی

اے بہارِ نیستی از قدرِ خود ہشیار باش

جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے دریافت کیا کہ تم نے عظمتوں کے حامل انسان کو سجدہ کیوں نہ کیا تو اُس نے جواز پیش کیا کہ میں انسان سے بہتر ہوں۔ میری تخلیق آگ جیسی لطیف شے سے ہوئی ہے اور انسان کو خاک جیسے کثیف مادے سے بنایا گیا ہے۔ ابلیس ظاہر پرست تھا۔ اُس نے انسان کے خاکی وجود ہی کو سامنے رکھا اور اُس کے روحانی وجود کو نظر انداز کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو اپنی قربت سے محروم کر دیا۔ اُس کے مردود ہونے کا فیصلہ فرمایا اور اُسے قیامت تک لعنت یعنی اپنی رحمت سے محرومی کی وعید سنائی۔

## آیات ۷۹ تا ۸۵

### ابلیس کے ناپاک عزائم

کہا ابلیس نے اے میرے رب! پھر مہلت دے مجھے اُس دن تک کہ جب وہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔	قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ ﴿٧٩﴾
فرمایا اللہ نے پھر بے شک تو ہے مہلت دیے جانے والوں میں سے۔	قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿٨٠﴾
مقرر وقت کے دن تک۔	إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ﴿٨١﴾
کہا ابلیس نے پس قسم ہے تیری عزت کی!	قَالَ فَبِعِزَّتِكَ
میں ضرور گمراہ کروں گا انہیں سب کے سب کو۔	لَأُعْوِبَنَّهُمْ أَجْعِلِينَ ﴿٨٢﴾
سوائے تیرے ایسے بندوں کے جو ان میں سے چنے ہوئے ہیں۔	إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمْ الْمُخَاصِينَ ﴿٨٣﴾
فرمایا اللہ نے پھر حق یہ ہے	قَالَ فَالْحَقُّ
اور میں حق ہی کہتا ہوں۔	وَالْحَقُّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾
میں ضرور بھر دوں گا جہنم کو تجھ سے	لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ
اور ان سے جو پیروی کریں گے تیری ان سب کے سب سے۔	وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْعِلِينَ ﴿٨٥﴾

ابلیس نے اللہ سبحانہ تعالیٰ سے قیامت تک کے لیے زندہ رہنے کی مہلت مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے ایک معین دن تک مہلت عطا کی۔ اُس نے قسم کھائی کہ وہ ہر انسان کو گمراہ کرے گا اور اُس کے وار سے صرف اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہی محفوظ رہ سکیں گے۔ جو اب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں جہنم کو ابلیس اور اُس کے تمام پیروکاروں سے بھر دوں گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ابلیس اور اُس کے ٹولے کی شرارتوں سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۸۶ تا ۸۸

### قرآن اور صاحبِ قرآن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت

اے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! فرمائیے میں نہیں مانگتا تم سے اس (تبلیغِ قرآن) پر کوئی اجر	قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ
اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں۔	وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿۸۶﴾
نہیں ہے یہ قرآن مگر نصیحت تمام جہان والوں کے لیے۔	إِنَّهُ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ﴿۸۷﴾
اور تم ضرور جان لو گے اس کی خبر کچھ عرصے بعد۔	وَلَتَعْلَمَنَّ نَبَأَ بَعْدِ حِينٍ ﴿۸۸﴾

ان آیات میں قرآن حکیم اور صاحبِ قرآن حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت کا بیان ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مخاطبین کو آگاہ فرمایا کہ میں بالکل ایک بے غرض انسان ہوں اور اپنے ذاتی مفاد کے لیے قرآن کی تبلیغ نہیں کر رہا۔ میں ہرگز کوئی بناوٹی یا مصنوعی رنگ اختیار کرنے والا نہیں ہوں۔ میرا ظاہر اور باطن ایک ہے اور میری خلوت اور جلوت یکساں ہے۔ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام اور تمام انسانوں کے لیے کائنات اور زندگی کے اصل حقائق کی یاد دہانی کرانے والا ہے۔ یہ خبر دے رہا ہے کہ پوری کائنات اور تمام انسان آخر کار فنا ہو جائیں گے۔ البتہ انسانوں کو دوبارہ اٹھایا جائے گا اور انہیں اپنے ایک ایک عمل کی جو ابد ہی کرنی ہوگی۔ عنقریب تمام انسانوں کو قرآن کی اس خبر کی حقانیت معلوم ہو جائے گی۔

## سورة الزمر

اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں توحیدِ عملی کے اس پہلو کا بیان نمایاں ہے کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کی جائے اور اطاعت کو اُس کے لیے بالکل خالص کر لیا جائے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۸ تا ۸
  - آیات ۳ تا ۹
  - آیات ۳۸ تا ۵۲
  - آیات ۵۳ تا ۶۳
  - آیات ۶۴ تا ۷۷
  - آیات ۶۸ تا ۷۵
- توحیدِ باری تعالیٰ  
اچھا اور برا کردار  
مشرکین کے باطل نظریات کا رد  
اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹنے کا بیان  
باطل کے ساتھ سمجھوتے کی زوردار نفی  
احوالِ قیامت

## آیات ۳ تا ۳

اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو خالص اطاعت کے ساتھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نازل کیا جانا ہے اس کتاب کا اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔	تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ①
اے نبی ﷺ! بے شک ہم نے نازل کی ہے آپ ﷺ کی طرف یہ کتاب حق کے ساتھ	اِنَّا اَنْزَلْنٰ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

پس عبادت کیجیے اللہ کی خالص کرنے والے ہو کر اُس کے لیے اطاعت کو۔	فَاعْبُدِ اللَّهَ مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۝ ط
سن لو! اللہ ہی کے لیے ہے خالص اطاعت	اَلَا لِلَّهِ الدِّينُ الْخَالِصُ ۝ ط
اور وہ لوگ جنہوں نے بنا رکھے ہیں اُس کے سوا حمایتی	وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ اَوْلِيَاءَ ۝ م
(کہتے ہیں) ہم عبادت نہیں کرتے ان کی مگر اس لیے کہ وہ قریب کر دیں ہمیں اللہ کے، درجے میں	مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۝ ط
بے شک اللہ فیصلہ فرمائے گا اُن کے درمیان	اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ۝
اُس بارے میں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں	فِي مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ ط
بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا اُسے جو جھوٹا، ناشکر۔	اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفّٰرٌ ۝ ط

ان آیات میں توحیدِ عملی کا بیان ہے۔ توحید کی دو قسمیں ہیں، توحیدِ نظری اور توحیدِ عملی۔ توحیدِ نظری یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ذات، صفات اور حقوق کے اعتبار سے یکتا مانا جائے اور کسی کو بھی اُس کے ساتھ شریک نہ کیا جائے۔ توحیدِ عملی یہ ہے کہ زندگی کے جملہ معاملات میں عبادت یعنی ذوق و شوق سے اُس کی اطاعت کی جائے۔ کسی اور کی اطاعت اُس کی نافرمانی کا باعث نہ بنے۔ اُسے ایسی خالص اطاعت ہی مطلوب ہے۔ اب جو لوگ اُس کے سوا کسی اور کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کا جواز یہ پیش کرتے ہیں کہ اس سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہوگی وہ جھوٹے ہیں اور ناشکرے ہیں۔ نعمتیں اللہ تعالیٰ کی استعمال کرتے ہیں اور اطاعت کسی اور کی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے جھوٹوں اور ناشکروں کو ہدایت نہیں دے گا۔

## آیت ۴

کیوں اللہ تعالیٰ کی اولاد نہیں؟

اگر چاہتا اللہ کہ بنا لے کسی کو بیٹا	لَوْ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتَّخِذَ وَلَدًا
یقیناً جن لیتا ان میں سے جنہیں پیدا کرتا ہے جسے چاہتا	لَا صُطْفَىٰ مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۝
وہ پاک ہے	سُبْحٰنَهُ ۝ ط
وہی اللہ ہے اکیلا، سب پر غالب۔	هُوَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ ۴

وہ لوگ جھوٹے ہیں جو انبیاء یا فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی اولاد قرار دیتے ہیں۔ اس لیے کہ:

1. اللہ تعالیٰ ہر کمزوری سے پاک ہے۔ جو شخص بوڑھا اور فنا ہونے والا ہو، وہی اس کا محتاج ہوتا ہے کہ اس کے ہاں اولاد ہو جو بڑھاپے میں اُس کا سہارا اور پھر اُس کی نسل کے باقی رہنے کا ذریعہ بنے۔
2. اللہ تعالیٰ خالق ہے اور ہر شے اُس کی مخلوق ہے۔ والد اپنی اولاد کا خالق نہیں ہوتا، بلکہ محض اُس کی پیدائش کا ذریعہ ہوتا ہے۔
3. اللہ تعالیٰ اکیلا اپنی ذات میں واحد ہے، وہ کسی جنس کا فرد نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ اولاد لازماً ہم جنس ہو کرتی ہے۔
4. اللہ تعالیٰ قہار ہے یعنی ہر شے پر غالب ہے، کوئی اُس کا رشتہ دار نہیں جس کے بارے میں یہ کہا جاسکے کہ وہ اُس کا لاڈلا ہے اور اُس کی گرفت سے آزاد ہے۔

## آیات ۵ تا ۶

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ تخلیق کے مظاہر

اللہ نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ	خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۝
--	---

---



---



---



---



---

وہ لپیٹ دیتا ہے رات کو دن پر	يُكْوِرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ
اور لپیٹ دیتا ہے دن کو رات پر	وَيُكْوِرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ
اور اُس نے کام میں لگا دیا سورج اور چاند کو	وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط
ہر ایک حرکت کر رہا ہے ایک مقررہ وقت کے لیے	كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ط
سن لو! وہی بہت زبردست ہے، بہت بخشنے والا۔	الَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝
اُس نے پیدا کیا تمہیں ایک جان سے	خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ
پھر بنایا اُس سے اُس کا جوڑا	ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا
اور نازل کیے تمہارے لیے چوپایوں میں سے آٹھ جوڑے (نروادہ)	وَانزَلَ لَكُمْ مِنَ الْأَنْعَامِ ثَمَنِيَّةً أَزْوَاجًا ط
وہ بناتا ہے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں	يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ
ایک شکل کے بعد دوسری شکل دیتے ہوئے	خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ
تین اندھیروں میں	فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ط
وہ اللہ تمہارا رب ہے	ذِكْرُ اللَّهِ رَبُّكُمْ
اُسی کی بادشاہی ہے	لَهُ الْمُلْكُ ط
نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے	لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ج
پھر کہاں سے تم پھیرے جاتے ہو۔	فَأَنِّي تُصْرَفُونَ ۝

اللہ تعالیٰ بہت بڑا خالق ہے۔ اُس کی تخلیق کے درج ذیل شاہکار ان آیات میں بیان کیے گئے :

1. آسمان اور زمین جو کہ ایک مقصد کے تحت بنائے گئے ہیں۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اور اُس کے احکامات کے مطابق اپنی جملہ صفات کا اظہار کرتے ہیں۔ انسانوں کو بھی یہی روش اختیار کرنی چاہیے۔
  2. رات اور دن کا نظام جو بڑی باقاعدگی سے جاری رہتا ہے۔
  3. سورج اور چاند جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک طے شدہ مدت تک گردش کرتے رہیں گے۔
  4. تمام انسان جنہیں ایک ہی نفس یعنی سیدنا آدم علیہ السلام سے پیدا کیا گیا اور سیدنا آدم علیہ السلام کا جوڑا یعنی اماں حوا علیہا السلام کو بھی اُن کی نوع ہی سے بنایا گیا۔
  5. اُن جانوروں کے آٹھ جوڑے پیدا کیے جن کا گوشت حلال ہے۔ ان جوڑوں میں بکر اور بکری، مینڈھا اور بھیڑ، بیل اور گائے اور اونٹ اور اونٹنی شامل ہیں۔
  6. رحم مادر میں ہر بچے کی تخلیق تین پردوں کے اندر کی جاتی ہے۔ ایک پردہ وہ جھلی ہے جس میں بچہ موجود ہوتا ہے، اُس کے اوپر رحم مادر ہے اور اُس کے اوپر ماں کا پیٹ ہے۔
- بلاشبہ ہمارا معبودِ حقیقی اور پروردگار اللہ تعالیٰ ہی ہے جو مذکورہ بالا مظاہر قدرت کا خالق ہے۔ کل اختیار اُس کے پاس ہے۔ وہ شرک کرنے والوں کو فوری سزا دینے پر قادر ہے لیکن وہ درگزر کرتا ہے اور اصلاح کے لیے مہلت دیتا ہے۔

## آیات ۷ تا ۸

### انسانوں کی ناشکری

اگر تم ناشکری کرو تو بے شک اللہ بے نیاز ہے تم سے	إِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۗ
اور وہ پسند نہیں کرتا اپنے بندوں کے لیے ناشکری	وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۗ
اور اگر تم شکر کرو تو وہ پسند کرے گا اسے تمہارے لیے	وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ

اور نہ اٹھائے گی کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسری جان کا بوجھ	وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۝۱۰
پھر تمہارے رب ہی کی طرف ہے تمہارا لوٹنا	ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ مَرْجِعُكُمْ
پس وہ تمہیں بتا دے گا جو کچھ تم کرتے رہے ہو	فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۱۱
بے شک وہ خوب جاننے والا ہے سینوں کی باتوں کو۔	إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝۱۲
اور جب پہنچتی ہے انسان کو کوئی تکلیف	وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ
وہ پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع کرتے ہوئے اُس کی طرف	دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ
پھر جب وہ عطا کرتا ہے اُسے کوئی نعمت اپنی طرف سے	ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ
وہ بھول جاتا ہے اُس تکلیف کو، وہ پکار رہا تھا جس کے لیے اس سے پہلے	نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ
اور بنا لیتا ہے اللہ کے لیے شریک تاکہ گمراہ کرے اللہ کے راستے سے	وَجَعَلَ لِلَّهِ أَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِهِ ۝۱۳
اے نبی ﷺ! فرمائیے فائدہ اٹھا لو اپنی ناشکری کا تھوڑا سا	قُلْ تَسْبَعُ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۝۱۴
بے شک تم آگ والوں میں سے ہو۔	إِنَّكَ مِنَ أَصْحَابِ النَّارِ ۝۱۵

بندوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں۔ اگر بندے اللہ تعالیٰ کا شکر کریں تو وہ بہت خوش ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اگر بندے ناشکری کریں تو اُس کی قدرت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ البتہ روزِ قیامت جب وہ اُس کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو کوئی اُنہیں ناشکری کی سزا سے بچانہ سکے گا۔ تب وہ اُنہیں بتا دے گا کہ وہ دنیا میں کیا طرزِ عمل اختیار کر کے آئے ہیں۔ انسان کا معاملہ

عجیب ہے۔ جب تکلیف پہنچتی ہے تو گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتا ہے۔ البتہ جب اللہ تعالیٰ اُس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے تو وہ اُس احسان کو کسی اور کی طرف منسوب کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کو پکارنے لگتا ہے۔ اس روش سے دوسرے لوگ بھی گمراہ ہوتے ہیں۔ ایسے احسان فراموشوں کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔

## آیت ۹

## علم کی فضیلت

اَمَّنْ هُوَ قَانِثٌ اِنَاءَ اَيِّلٍ	(کیا ناشکرا بہتر ہے) یا وہ شخص جو فرمانبرداری کرنے والا ہے رات کی گھڑیوں میں
سَاجِدًا وَّ قَائِمًا	سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے
يَحْذَرُ الْآخِرَةَ	ڈرتا ہے آخرت سے
وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ط	اور امید رکھتا ہے اپنے رب کی رحمت کی؟
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ	اے نبی ﷺ! فرمائیے کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں
وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ط	اور وہ جو نہیں جانتے؟
۱۵ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ ۝۹	بے شک نصیحت تو قبول کرتے ہیں عقل مند۔

اس مقام پر آگاہ کر دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں علم رکھنے والے اور علم نہ رکھنے والے برابر نہیں ہیں۔ جو لوگ علم رکھتے ہیں وہ درجے میں کہیں آگے ہیں۔ علم سے مراد اصل میں تو علم ہدایت ہے جو انسان کو سیدھی راہ کی رہنمائی اور اللہ تعالیٰ کے شکر کی توفیق عطا کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں دین اسلام ایسے جدید علوم سیکھنے کی بھی ترغیب دیتا ہے جس سے اسلام اور مسلمانوں کی شان و شوکت اور قوت مزید واضح ہو اور ہم اس کائنات میں موجود مظاہر قدرت کو دریافت کر سکیں اور اُن کی تسخیر کر کے نوع انسانی کے لیے اُنہیں مفید بنا سکیں۔ علم ہدایت اور تسخیر

کائنات سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی زیادہ انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا۔ اُس کی بندگی میں آگے بڑھے گا اور راتوں کو اُس کے حضور طویل سجدے اور قیام کی سعادت حاصل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا علم نافع عطا فرمائے جو ہماری سیرت اور کردار کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق پاکیزہ کر دے۔ آمین!

### آیت ۱۰

### تقویٰ کے ثمرات

اے نبی ﷺ! فرمائیے اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو!	قُلْ يٰعِبَادِ اللّٰهِ اٰمِنُوْا
بچو اپنے رب (کی نافرمانی) سے	اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۗ
اُن کے لیے جنھوں نے نیکی کی اس دنیا میں بڑی بھلائی ہے	لِّلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ
اور اللہ کی زمین وسیع ہے	وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَّاسِعَةٌ ۗ
بے شک دیا جائے گا صبر کرنے والوں ہی کو اُن کا اجر بغیر کسی حساب کے۔	اِنَّهَا يَوْفَى الصّٰبِرِيْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۱۰

اس آیت میں اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے یعنی اُس کی نافرمانی سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ تقویٰ کے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ کی قربت کا اعلیٰ مقام یعنی درجہ احسان حاصل ہوتا ہے۔ پھر ایسے صابرین تو اللہ تعالیٰ کے خاص مقربین میں سے ہیں جو تقویٰ پر قائم رہنے کے لیے ہجرت کریں۔ ان مقربین کے لیے دنیا میں بھی نعمتیں اور سعادتیں ہیں اور آخرت میں تو انہیں بے حساب اجر سے نوازا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیات ۱۱ تا ۱۴

## اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کرنے کا تاکید حکم

اے نبی ﷺ! فرمائیے بے شک مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں عبادت کروں اللہ کی	قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ
خالص کرنے والا ہو کر اُس کے لیے اطاعت کو۔	مُخْلِصًا لَهُ الدِّينَ ۝۱۱
اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ہو جاؤں سب سے پہلا فرمانبردار۔	وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ۝۱۲
فرمائیے بے شک میں ڈرتا ہوں	قُلْ إِنِّي أَخَافُ
اگر میں نافرمانی کروں اپنے رب کی	إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي
ایک بڑے دن کے عذاب سے۔	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝۱۳
فرمائیے اللہ ہی کی میں عبادت کرتا ہوں	قُلْ اللَّهُ أَعْبُدُ
خالص کرنے والا ہو کر اُس کے لیے اپنی اطاعت کو۔	مُخْلِصًا لَهُ دِينِي ۝۱۴

یہ آیات نبی اکرم ﷺ کو تلقین کر رہی ہیں کہ وہ اعلان کر دیں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کروں مکمل اطاعت کے ساتھ، اور سب سے پہلے اُس کا فرمانبردار ہونے کی مثال قائم کروں۔ اگر میں نے ایسا نہ کیا تو اندیشہ ہے کہ ایک بڑے دن کا عذاب مجھے گرفت میں لے لے گا۔ اللہ تعالیٰ کی جزوی اطاعت پر ملنے والے عذاب کا اگر اللہ تعالیٰ کے مقربین کو بھی اندیشہ ہے تو پھر ہم جیسے گناہ گاروں کا کیا حال ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی کُلی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیات ۱۶ تا ۱۵

## گھر والوں کی تربیت نہ کرنے کا انجام

فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُونِهِ ۗ	تو تم عبادت کرو جس کی چاہو اُس کے سوا
قُلْ إِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ	اے نبی ﷺ! فرمائیے بے شک اصل میں خسارے میں جانے والے تو وہ ہیں جنہوں نے خسارے میں ڈالا اپنے آپ کو
وَ اٰهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ	اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن
اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرٰنُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾	سن لو! یہی ہے کھلا خسارہ۔
لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ	اُن کے لیے اُن کے اوپر ساتبان ہوں گے آگ کے
وَ مِّنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۗ	اور اُن کے نیچے بھی ساتبان ہوں گے (آگ کے)
ذٰلِكَ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادًا ۗ	یہ ہے وہ ڈراتا ہے اللہ جس سے اپنے بندوں کو
يُعْبَدُ فَاتَّقُوْنَ ﴿۱۶﴾	اے میرے بندو! پس تم بچو میری نافرمانی سے۔

ان آیات میں بندوں کو خبردار کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا راستہ نہ صرف تمہیں بلکہ تمہارے گھر والوں کو بھی جہنم میں لے جائے گا۔ گھر والوں کی دینی تربیت نہ کر کے تم انہیں سب سے بڑے خسارے سے دوچار کر دو گے۔ ایسا خسارہ جس کی کوئی تلافی نہیں۔ ان بد نصیبوں کو اب اُس جہنم میں جلنا ہو گا جہاں اُن کے اوپر بھی آگ کے سائے ہوں گے اور نیچے بھی۔ یہ ہولناک جہنم ہے جس سے اللہ تعالیٰ بندوں کو ڈرا رہا ہے۔ خدا کے لیے ڈرو اور زندگی کے جملہ معاملات میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کر کے خود کو ہمیشہ ہمیش کی بربادی سے بچالو۔

## آیات ۱۷ تا ۲۰

## اچھا اور برا کردار

اور وہ لوگ جو بچتے رہے طاغوت سے	وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ
کہ اُس کی عبادت کریں	أَنْ يُعْبُدُوهَا
اور انھوں نے رجوع کیا اللہ کی طرف	وَانَابُوا إِلَى اللَّهِ
اُن کے لیے خوشخبری ہے	لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ
سو، اے نبی ﷺ! بشارت دیجیے میرے ان بندوں کو۔	فَبَشِّرْ عِبَادِ ۙ
وہ جو توجہ سے سنتے ہیں کلام	الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ
پھر پیروی کرتے ہیں اُس میں سے سب سے اچھی بات کی	فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۗ
یہی وہ لوگ ہیں کہ ہدایت دی انہیں اللہ نے	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ
اور یہی لوگ عقل مند ہیں۔	وَأُولَٰئِكَ هُمُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۙ
تو کیا وہ شخص کہ ثابت ہو گئی جس پر عذاب کی بات	أَفَبِنَّ حَقِّ عَلَيْهِ كَلِمَةَ الْعَذَابِ ۗ
تو کیا آپ بچائیں گے اُسے جو آگ میں ہے؟	أَفَأَنْتَ تُنقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ۚ
لیکن وہ لوگ جو بچتے ہیں اپنے رب کی نافرمانی سے	لَكِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
اُن کے لیے ہیں بالاخانے جن کے اوپر خوب بنائے گئے ہیں بالاخانے	لَهُمْ عُرْفٌ مِّنْ فَوْقِهَا عُرْفٌ مَّبْنِيَةٌ ۗ

تَجْرِبِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ <sup>ط</sup>	بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں
وَعَدَا اللَّهُ <sup>ط</sup>	اللہ کا وعدہ ہے
لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْبِعَادَ <sup>٢٠</sup>	خلاف نہیں کرتا اللہ وعدے کے۔

یہ آیات دو کرداروں کا نقشہ کھینچ رہی ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ کردار ہے۔ اس کردار کے حاملین اللہ تعالیٰ کے باغیوں کے خلاف اعلانِ بغاوت کرتے ہیں۔ اُس کی بندگی کے لیے سرگرم رہتے ہیں۔ پوری توجہ سے اُس کی ہدایات سنتے ہیں۔ پھر پورے ذوق و شوق کے ساتھ اُن ہدایات پر عمل کرتے ہیں۔ رخصت کے بجائے عزیمت کا پہلو اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو ہدایت پر ہیں اور اُن کے لیے جنت کے بالاخانے تیار کیے گئے ہیں جہاں اُنہیں ہر نعمت فراہم کی جائے گی۔ اس کے برعکس دوسرا کردار ہے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہے۔ یہ کردار رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے باغی اور نافرمان ہیں۔ اُن کے لیے عذاب طے ہو چکا ہے۔ اُنہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کوئی نہ بچا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس باغیانہ روش سے محفوظ فرمائے اور وہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اُسے پسند ہے۔ آمین!

### آیت ۲۱

انسان کی زندگی کھیتی کی مانند ہے

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً	کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے نازل فرمایا آسمان سے پانی
فَسَلَّكَهُ يَنْبُوعًا فِي الْأَرْضِ	پھر چلایا اُسے چشموں کی صورت زمین میں
ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زُرْعًا مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ	پھر وہ نکالتا ہے اُس کے ساتھ کھیتی، مختلف ہوتے ہیں جس کے رنگ

پھر وہ پک کر تیار ہو جاتی ہے	ثُمَّ يَهَيِّجُ
پھر تم دیکھتے ہو اُسے زرد پڑی ہوئی	فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا
پھر وہ بنا دیتا ہے اُسے چورا	ثُمَّ يَجْعَلُهُ حَطَّامًا
بے شک اس میں یقیناً نصیحت ہے عقل مندوں کے لیے۔	إِنَّ فِي ذَلِكَ لَذِكْرًا لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۳۹﴾

اللہ تعالیٰ آسمان سے بارش برساتا ہے اور اس پانی کو چشموں کی صورت میں زمین میں بہا دیتا ہے۔ پھر اُس پانی سے کھیتی برآمد ہوتی ہے جو رفتہ رفتہ اپنے عروج کو پہنچتی ہے۔ پھر اُس پر زوال آتا ہے اور وہ زرد پڑ جاتی ہے۔ آخر کار چورا چورا ہو کر زمین میں بکھر جاتی ہے۔ یہی معاملہ ہماری زندگی کا ہے۔ بارش کی طرح روح آسمان سے آتی ہے اور ہمارے خاکی وجود کے ساتھ مل کر ہمارے وجود کی تکمیل کرتی ہے۔ پھر کھیتی کی طرح ہم بھی اپنے عروج یعنی جوانی کو پہنچتے ہیں۔ پھر رفتہ رفتہ بڑھاپا آتا ہے اور آخر کار مر کر مٹی میں مل جاتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ کھیتی کا کوئی حساب کتاب نہیں جبکہ ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے اور اپنے اعمال کی جو ابد ہی کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُس محاسبہ اُخروی کے لیے تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیت ۲۲

### نورِ ہدایت کیا ہے؟

تو کیا وہ شخص، کھول دیا ہو اللہ نے جس کا سینہ اسلام کے لیے	أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ
پس وہ ایک نور پر ہوا اپنے رب کی طرف سے (ایک سخت دل کافر کی طرح ہو سکتا ہے)؟	فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِّن رَّبِّهِ ۗ

---



---



---



---



---

پس ہلاکت ہے اُن کے لیے، سخت ہیں جن کے دل اللہ کی یاد کی طرف سے	فَوَيْلٌ لِلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ط
یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔	اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۲۱

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کا سینہ اسلام یعنی اپنی فرمانبرداری کے لیے کھول دیتا ہے۔ ان بندوں کو اُس کے ہر حکم میں ایک خیر، حکمت اور سکون محسوس ہوتا ہے۔ کسی ناجائز فائدے کو چھوڑنے پر وہ افسوس نہیں کرتا اور حق کی راہ میں پہنچنے والے ہر نقصان کو وہ خندہ پیشانی سے برداشت کرتا ہے۔ یہ ہے وہ نور ہدایت جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ نعمت عطا فرمائے۔ آمین! اس کے برعکس جس بد نصیب کو اللہ تعالیٰ کے احکامات ایک بوجھ محسوس ہوں، اُس کا دل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے محرومی کی وجہ سے سیاہ اور سخت ہو چکا ہو تو ایسے ہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس محرومی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

## آیت ۲۳

### عظمتِ قرآن

اللہ نے نازل فرمایا ہے بہترین کلام	اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ
ایسی کتاب جس کے مضامین ملتے جلتے بار بار دہرائے جانے والے ہیں	كِتٰبًا مُّتَشٰبِهًا مَّثٰنِي
لرز جاتی ہیں اس سے کھالیں اُن لوگوں کی جو ڈرتے ہیں اپنے رب سے	تَقشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ج
پھر نرم پڑ جاتی ہیں اُن کی کھالیں اور اُن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف	ثُمَّ تَلِيْنٌ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ط

یہ اللہ کی ہدایت ہے	ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ
وہ ہدایت دیتا ہے اس سے جسے چاہتا ہے	يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاءُ ط
اور جسے گمراہ کر دے اللہ تو نہیں ہے اُسے کوئی ہدایت دینے والا۔	وَمَنْ يُضِلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝۲۳

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی صورت میں نہایت حسین کلام نازل فرمایا ہے۔ اس کے مضامین اول تا آخر ملتے جلتے ہیں اور بار بار دہرائے بھی جاتے ہیں تاکہ غور کرنے والے اچھی طرح سے اُن کا فہم حاصل کر سکیں۔ اس حسین کلام کی ظاہری اور معنوی تاثیر ایسی ہے کہ اُسے سن کر خوفِ خدا رکھنے والوں کے روگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اُن کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف اور اُن کے جسم اُس کی اطاعت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ واقعی یہی ہے اللہ تعالیٰ کی ہدایت، وہ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ البتہ جس بد نصیب کو اللہ تعالیٰ ہی ہدایت نہ دے، اُسے اور کوئی بھی ہدایت نہیں دے سکتا۔

### آیات ۲۴ تا ۲۶

### گمراہوں کا بدترین انجام

تو کیا وہ شخص جو بچے گا اپنے چہرے کے ساتھ بدترین عذاب سے قیامت کے دن (وہ جنتی جیسا ہو سکتا ہے)؟	اَفَمَنْ يَتَّبِعِيْ بِوَجْهِهٖ سُوْءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط
اور کہا جائے گا ظالموں سے چکھو جو تم کمایا کرتے تھے	وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ ذُوْا مِمَّا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝۲۴
جھٹلایا تھا انھوں نے بھی جو ان سے پہلے تھے	كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
تو آیا ان پر عذاب وہاں سے جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔	فَاَتَتْهُمْ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۲۵

فَاذْقَهُمْ اللّٰهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ	تو چکھایا اللہ نے انہیں رسوائی کا مزہ دنیا کی زندگی میں
وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ اَكْبَرُ ۗ	اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ بڑا ہے
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿۳۶﴾	کاش کہ وہ جان لیتے۔

جو بد نصیب اللہ تعالیٰ کے کلام پر غور و فکر کر کے ہدایت حاصل نہیں کرتے وہ بدترین تباہی کی طرف جارہے ہیں۔ روزِ قیامت بدترین عذاب اُن کے چہروں پر مسلط ہو گا اور وہ چہرے کو عذاب سے بچانہ سکیں گے۔ دنیا میں انسان کوئی مصیبت آنے پر پہلے چہرے ہی کو بچاتا ہے لیکن وہاں مجرمین کی بے بسی کا یہ حال ہو گا کہ سب سے پہلے اُن کا چہرہ ہی عذاب کا نشانہ بنے گا۔ ان ظالموں کی حسرت میں اضافے کے لیے بار بار کہا جائے گا کہ اپنے کرتوتوں کا مزہ چکھو۔ ماضی میں بھی کئی قوموں نے یہ روش اختیار کی۔ اُن پر وہاں سے عذاب آیا جہاں سے اُنہیں گمان تک نہ تھا۔ البتہ آخرت کا عذاب زیادہ رسوا کن اور بڑا ہو گا۔ کاش لوگ ماضی کی قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کریں اور آخرت کے بڑے عذاب سے بچنے کی کوشش کریں۔

### آیات ۲۷ تا ۲۸

### اللہ کا بہت بڑا انعام... عربی قرآن

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ	اور یقیناً ہم نے بیان کی ہے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿۳۷﴾	تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔
قُرْآنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِي عِوَجٍ	یہ عربی زبان والا قرآن جس میں کوئی ٹیڑھی بات نہیں
لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿۳۸﴾	تاکہ وہ (اللہ کی نافرمانی سے) بچیں۔

---



---



---



---



---

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنی تعلیمات کی وضاحت کے لیے طرح طرح کی مثالیں بیان فرمائی ہیں تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ پھر قرآن کریم کو زبانِ عربی میں نازل فرمایا۔ ایسی زبان جو زبانِ زندہ ہے اور اُسے سیکھنا اور سمجھنا بڑی آسانی کے ساتھ ممکن ہے۔ پھر اس قرآن میں ہر بات سیدھی اور دو اور دو چار کی طرح ہے۔ بلاشبہ قرآن پڑھ کر اور اُس کے مضامین پر غور کر کے ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی، دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی کتاب کو سمجھ سمجھ کر پڑھنے اور اُس سے ہدایت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۲۹

#### توحید کا تصور ایک بہت بڑی نعمت

بیان فرمایا اللہ نے مثال کے طور پر ایک غلام جس میں حصہ دار ہیں باہم لڑنے والے کئی آقا	ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَكِّسُونَ
اور ایک اور غلام جو پورا ایک ہی آقا کا ہے	وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ ط
کیا دونوں برابر ہیں مثال میں؟	هَلْ يَسْتَوِينَ مَثَلًا ط
کل شکر اللہ کے لیے ہے	الْحَمْدُ لِلَّهِ ط
بلکہ اُن میں سے اکثر نہیں جانتے۔	بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۲۹﴾

اس آیت میں عقیدہ توحید کی نعمت کو ایک مثال کے ذریعے واضح کیا گیا ہے۔ اگر ایک غلام کے کئی آقا ہوں۔ پھر وہ باہم لڑتے بھی ہوں تو ایسے غلام کی زندگی انتہائی مشکلات کا شکار ہوگی۔ اگر ایک آقا کو راضی کرے گا تو دوسرا ناراض ہو جائے گا۔ اس کے برعکس جس غلام کا صرف ایک ہی آقا ہو گا وہ بڑے سکون میں ہوگا۔ اسی طرح صرف ایک اللہ کی بندگی انسان کو دوسروں کے خوف یا دوسروں کی چاپلوسی سے بچا کر نہ صرف سکون بلکہ باوقار زندگی عطا کرتی ہے۔

بقول علامہ اقبال۔

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے

ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات

افسوس! مشرکین ایک آقا کی غلامی اور بہت سے آقاؤں کی غلامی کا فرق تو خوب سمجھ لیتے ہیں مگر جب انہیں ایک اللہ کی بندگی اور بہت سے معبودوں کی بندگی کا فرق سمجھانے کی کوشش کی جاتی ہے تو نادان بن جاتے ہیں۔

آیات ۳۰ تا ۳۱

مخالفین کے ساتھ کشمکش عارضی ہے

اے نبی ﷺ! بے شک آپ ﷺ وفات پانے والے ہیں	اِنَّكَ مَيِّتٌ
اور بے شک وہ بھی مرنے والے ہیں۔	وَ اِنَّهُمْ مَّيِّتُونَ ﴿۳۰﴾
پھر بے شک تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے۔	ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴿۳۱﴾

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کا مضمون بیان ہوا۔ آپ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آج مشرکین آپ ﷺ سے جھگڑ رہے ہیں اور آپ ﷺ کی توہین کر رہے ہیں لیکن یہ کشمکش عارضی ہے۔ عنقریب مشرکین بھی فنا ہو کر مٹ جائیں گے اور آپ ﷺ بھی دنیا سے رخصت ہو کر رفیق اعلیٰ سے جا ملیں گے۔ تب روز قیامت اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک جھگڑا ہو گا۔ مجرمین اپنے جرائم سے انکار کریں گے یا دوسروں پر اپنے جرائم کی ذمہ داری ڈالیں گے لیکن یہ سب ان کے کام نہ آئے گا۔ وہ اپنے جرائم کی سزا پا کر رہیں گے۔

## آیات ۳۲ تا ۳۵

## دو کردار اور اُن کا انجام

پھر کون ہے زیادہ ظالم اُس سے جس نے جھوٹ بولا اللہ پر	فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ
اور جھٹلایا سچائی کو جب وہ آئی اُس کے پاس	وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ ۗ
کیا نہیں ہے جہنم میں ٹھکانہ کافروں کے لیے؟	أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۝۳۲
اور جو لایا سچائی	وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ
اور اُس نے تصدیق کی اُس کی	وَصَدَّقَ بِهِ
یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔	أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۝۳۳
اُن کے لیے ہے جو وہ چاہیں گے اپنے رب کے پاس	لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ
یہ بدلہ ہے نیک لوگوں کا۔	ذَٰلِكَ جَزَاءُ الْبِحْسِنِ ۝۳۴
تاکہ دور کر دے اللہ اُن سے بدترین اعمال کو جو انہوں نے کیے	لِيُكَفِّرَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي عَمِلُوا
اور بدلے میں دے انہیں اُن کا اجر اُن بہترین اعمال کے مطابق جو وہ کرتے رہے۔	وَيَجْزِيَهُمْ أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۳۵

یہ آیات انسانوں کے دو کردار اور پھر ہر کردار کا انجام بیان کر رہی ہیں۔ پہلا کردار اُس بد نصیب انسان کا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھوٹ منسوب کرتا ہے اور سچی بات کو جھٹلاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے اور

دعوتِ توحید کو جھٹلا دیتا ہے۔ ایسا شخص سب سے بڑا ظالم ہے اور اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اس کے برعکس وہ انسان ہے جو ہمیشہ حق بیان کرتا ہے اور جب بھی اُس کے سامنے حق آئے اُسے نہ صرف قبول کرتا ہے بلکہ اُس کا ساتھ دیتا ہے۔ ایسے سعادت مند ہی متقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی پاکیزہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اللہ تعالیٰ ایمان رکھنے کے انعام میں اُن کے چھوٹے ہی نہیں بڑے گناہ بھی معاف فرمادے گا اور حق کا ساتھ دینے کا اجر اُن کے بہترین اعمال کی مناسبت سے عطا فرمائے گا۔ انہیں ہر وہ نعمت فراہم کی جائے گی جس کی وہ خواہش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا حسین انجام عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۳۶ تا ۳۷

## کیا اللہ تعالیٰ بندے کے لیے کافی نہیں؟

کیا نہیں ہے اللہ کافی اپنے بندے کے لیے؟	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدًا ۝ ط
اور وہ ڈراتے ہیں آپ کو اُن سے جو اللہ کے سوا ہیں	وَيَخَوُّونَكَ بِالَّذِينَ مِنْ دُونِهِ ۝ ط
اور جسے گمراہ کر دے اللہ تو نہیں ہے اُسے کوئی ہدایت دینے والا	وَمَنْ يُضِلِّ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝ ج
اور جسے ہدایت دے اللہ تعالیٰ تو نہیں ہے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا	وَمَنْ يَهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُّضِلٍّ ۝ ط
کیا نہیں ہے اللہ زبردست، انتقام لینے والا؟	اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيزٍ ذِي انْتِقَامٍ ۝ ۳۷

مشرکین اُن لوگوں کو جو صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معبود مانتے ہیں، اپنے خود ساختہ معبودوں کی ناراضگی سے ڈراتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معبود مانتا ہے وہ کسی سے بھی نہیں ڈرتا کیوں کہ وہ یقین رکھتا ہے کہ وہی ہے جس کے اختیار میں جملہ مخلوقات کا نفع و نقصان ہے۔ مولانا محمد علی جوہر نے کیا خوب کہا ہے۔

کیا ڈر ہے جو ہو ساری خدائی بھی مخالف

کافی ہے اگر ایک خدا میرے لیے ہے

---



---



---



---



---

جسے اللہ تعالیٰ توحید کی ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس بدنصیب کی گمراہی پر اللہ تعالیٰ کا حتمی فیصلہ ہو جائے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا بے شک اللہ تعالیٰ زبردست اور انتقام لینے والا ہے۔

### آیات ۳۸ تا ۴۰

خود ساختہ معبود بے اختیار اور لاچار ہیں

اور یقیناً اگر آپ ﷺ پوچھیں اُن سے کہ کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو؟	وَلَيْنُ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ط
وہ ضرور کہیں گے اللہ نے	
فرمائیے تو کیا تم نے دیکھا ہے اُن ہستیوں کو جنہیں تم پکارتے ہو اللہ کے سوا	قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
اگر ارادہ کرے اللہ میرے بارے میں کسی نقصان کا	إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ
کیا وہ ہٹانے والی ہیں اُس کے نقصان کو	هَلْ هُنَّ كَشَفَتْ ضُرَّهُ
یا ارادہ فرمائے اللہ میرے بارے میں رحمت کا	أَوْ أَرَادَنِيَ بِرَحْمَةٍ
کیا وہ روکنے والی ہیں اللہ کی رحمت کو	هَلْ هُنَّ مُمْسِكَتُ رَحْمَتِهِ ط
فرمائیے کافی ہے میرے لیے اللہ	قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ط
اُس پر ہی بھروسہ کرتے ہیں بھروسہ کرنے والے۔	عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۳۸
فرمائیے اے میری قوم! تم عمل کیے جاؤ! اپنی جگہ پر	قُلْ يَقَوْمِ اعْبُدُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ
بے شک میں بھی عمل کر رہا ہوں	إِنِّي عَامِلٌ ج

پس عنقریب تم جان لو گے۔	فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾
کون ہے کہ آتا ہے اُس پر ایسا عذاب جو رسوا کر دے گا اُسے	مَنْ يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ
اور اترے گا اُس پر دائمی عذاب۔	وَيَجِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ ﴿۴۰﴾

مشرکین یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ پوری کائنات کا خالق اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ان آیات میں انہیں آگاہ کیا گیا کہ اگر انسان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی آفت نازل ہو تو کوئی خود ساختہ معبود اُس کی مدد نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنی رحمت سے نواز دے تو اُس کی رحمت کو کوئی روک نہیں سکتا۔ دانش مندی یہ ہے کہ اُسی پر بھروسہ کیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ آپ ﷺ مشرکین کو حق کی دعوت دیتے رہیں۔ اگر وہ قبول نہ کریں تو انہیں چیلنج دیں کہ تم جو کچھ کر سکتے ہو کر لو۔ بہت جلد دیکھ لو گے کہ کس پر رسوا کن اور ہمیشہ طاری رہنے والا عذاب نازل ہوتا ہے۔

### آیت ۴۱

داعی کی ذمہ داری حق پہنچانا ہے، منوانا نہیں

بے شک ہم نے اے نبی ﷺ آپ پر نازل کی ہے کتاب لوگوں کے لیے حق کے ساتھ	إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ
پھر جو ہدایت قبول کرتا ہے تو اپنے ہی بھلے کے لیے	فَمَنْ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ ۚ
اور جو گمراہ ہوتا ہے	وَمَنْ ضَلَّ
تو بے شک وہ گمراہ ہوتا ہے اپنی ہی تباہی کے لیے	فَأَنبَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ
اور نہیں ہیں آپ ﷺ اُن پر نگران۔	وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ﴿۴۱﴾

بَع

اس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو اُن کی ذمہ داری سے آگاہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن پر قرآن حکیم کی صورت میں حق نازل کر دیا ہے۔ اُن کی ذمہ داری ہے کہ یہ حق لوگوں تک پہنچادیں۔ اب لوگوں کا اختیار ہے کہ حق قبول کر کے ابدی نعمتیں حاصل کریں یا حق کا انکار کر کے ابدی عذاب سے دوچار ہوں۔ لوگوں سے حق منوانا نبی اکرم ﷺ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ اس آیت میں داعی کے لیے ایک اہم ہدایت ہے۔ اپنی ذمہ داری کی حد اگر سامنے نہ رہے تو داعی بہت بڑی گمراہی کا شکار ہو سکتا ہے۔ وہ اپنی دعوت منوانے کے لیے لوگوں کی خواہش کے مطابق حق میں ترمیم کر دیتا ہے یا حق کے بعض اجزاء کو چھپاتا ہے۔ حق میں تحریف یا اُس کا چھپانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بڑا جرم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق کا داعی بننے اور بلا کمی و بیشی حق کی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۴۲

زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے

اللہ پورا پورا لے لیتا ہے جانوں کو اُن کی موت کے وقت	اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا
اور اُن (جانوں) کو جنہیں موت نہیں آئی ہے اُن کی نیند کی حالت میں	وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا
پھر روک لیتا ہے اُسے، فیصلہ فرما دیا اُس نے جس کی موت کا	فِيئْسَكَ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ
اور بھیج دیتا ہے دوسری کو ایک مقررہ مدت کے لیے	وَيُرْسِلُ الْآخِرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ
بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں اُن کے لیے جو غورو فکر کریں۔	إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۴۲﴾

اللہ تعالیٰ ہر انسان کو نیند کی صورت میں ایک موت سے دوچار کر دیتا ہے۔ جس کی زندگی کے دن پورے ہو چکے ہوں اُسے حقیقی موت دے دیتا ہے اور جس کی مہلتِ عمر باقی ہو اُسے عارضی موت یعنی نیند سے بیدار کر دیتا ہے۔ گویا انسان مکمل طور پر اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے۔ وہ یہ ضمانت نہیں رکھتا کہ رات کو جب وہ سوئے گا تو صبح لازماً زندہ ہی اٹھے گا۔ کسی کو بھی یہ معلوم نہیں کہ ایک گھڑی بھر میں اُس پر کیا آفت آسکتی ہے۔ اگلا لمحہ اُس پر زندگی کا لمحہ ہوگا یا موت کا۔ جو انسان اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں بے بس ہے وہ کیسا سخت نادان ہے اگر اُسی سے غافل یا اُس کا نافرمان ہو۔ اس آیت کے مضمون کی روشنی میں ایک ایمان افروز دعا ہے جو نبی اکرم ﷺ رات کو سونے سے قبل مانگا کرتے تھے:

بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرَسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

”اے میرے رب! میں آپ کے نام کے ساتھ اپنا پہلو بستر پر لگا رہا ہوں اور آپ کے نام کے ساتھ ہی اٹھوں گا۔ اگر نیند کے دوران آپ نے میری جان قبض کر لی تو اس پر رحم فرمائیے گا۔ اور اگر آپ نے مجھے دوبارہ زندہ کر دیا تو میری اسی طرح سے حفاظت فرمائیے گا جیسی آپ اپنے نیک بندوں کی (آفات، فتنوں اور نافرمانیوں سے) حفاظت فرماتے ہیں۔“ (بخاری و مسلم)

### آیات ۴۳ تا ۴۴

شفاعت اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے

امْرَأَتُ خَدِيجَةَ وَامْرَأَتُ دُونَ اللَّهِ شَفَعَاءُ ط	کیا انھوں نے بنا لیے ہیں اللہ کے سوا سفارشی
قُلْ أَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿۴۳﴾	اے نبی ﷺ! فرمائیے بھلا اگرچہ وہ نہ اختیار رکھتے ہوں کچھ اور نہ سمجھتے ہوں۔
قُلْ لِلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ط	فرمائیے اللہ ہی کے اختیار میں ہے شفاعت ساری کی ساری
لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط	اُسی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی
ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۴۴﴾	پھر اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

ہر دور میں مشرکین یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اُن کے خود ساختہ معبود روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے ہاں اُن کے حق میں شفاعت کریں گے اور انہیں جہنم سے بچا کر جنت میں لے جائیں گے۔ ان آیات میں واضح کیا گیا کہ شفاعت کا مکمل اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اُس کے سوا دیگر معبود بے اختیار ہیں۔ تمام انسان اُس کی بارگاہ میں پیش ہوں گے۔ وہ جس نیک بندے کو چاہے گا شفاعت کی اجازت دے گا۔ شفاعت کس کے حق میں کی جائے، یہ فیصلہ بھی وہی فرمائے گا۔

### آیات ۴۵ تا ۴۶

اعمال کی جو ابد ہی سے بچنے کے لیے شرک کا سہارا

وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ	اور جب ذکر کیا جاتا ہے اللہ کا اُس کی توحید کے ساتھ
أَشْبَهَاتٌ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۗ	تنگ پڑتے ہیں دل اُن کے جو ایمان نہیں رکھتے آخرت پر
وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ	اور جب ذکر کیا جاتا ہے اُن کا جو اللہ کے سوا ہیں
إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿۳۵﴾	تو اُسی وقت وہ بہت ہی خوش ہو جاتے ہیں۔
قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ	اے نبی ﷺ! دعا کیجیے اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے!
عَلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	اے ہر پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے!
أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ	آپ ہی فیصلہ فرمائیں گے اپنے بندوں کے درمیان
فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۳۶﴾	اُس بات میں جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔

جو لوگ نہیں چاہتے کہ آخرت میں اُن سے اُن کے اعمال کی باز پرس ہو، ایسے ہی لوگ من گھڑت معبودوں کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرتے ہیں اور اُن کی شفاعت کے ذریعے حساب کتاب سے بچنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ توحیدِ خالص کی دعوت سے اختلاف

کرتے ہیں اور جھوٹے معبودوں کی تعریف و تحسین سے خوش ہوتے ہیں۔ گویا اُن کو اصل محبت اللہ تعالیٰ سے نہیں بلکہ دیگر معبودوں سے ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے احسانات کی ناشکری کرنے والے یہ لوگ حق ماننے کو تیار ہی نہ ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ ہی سے فریاد کی جاسکتی ہے کہ وہ فیصلہ فرمادے کہ کون حق پر ہے اور کون گمراہی سے دوچار ہے؟

### آیات ۷ تا ۳۸

### روزِ قیامت کوئی فدیہ سزا سے نہ بچا سکے گا

اور اگر واقعی اُن لوگوں کے لیے کہ جنہوں نے ظلم کیا ہے	وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا
وہ ہو جو زمین میں ہے سب کا سب	مَا فِي الْأَرْضِ جَبِيعًا
اور اُس کی مانند اور بھی ہو اُس کے ساتھ	وَمِثْلَهُ مَعَهُ
وہ یقیناً فدیے میں دیں گے اُسے عذاب کی سختی سے بچنے کے لیے روزِ قیامت	لَا فِتْدَ وَابِهِ مِنْ سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اور ظاہر ہو جائے گا اُن کے لیے اللہ کی طرف سے	وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ
وہ جس کا انہوں نے گمان بھی نہ کیا تھا۔	مَا لَمْ يَكُونُوا يُحْتَسِبُونَ ﴿۲۵﴾
اور ظاہر ہو جائیں گی اُن کے لیے وہ برائیاں جو انہوں نے کمائی تھیں	وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا
اور گھیر لے گا انہیں وہ (عذاب) جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔	وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۳۸﴾

روزِ قیامت مشرکین چاہیں گے کہ ہر ممکن شے بطورِ فدیہ دے کر خود کو عذاب سے بچالیں لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ اُن کے تمام جرائم سامنے آجائیں گے۔ عذاب بھی ایسا بدتر ہوگا جس کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شرک اور روزِ قیامت کی رسوائی و بربادی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۳۹ تا ۵۲

#### اللہ کا احسان اور انسان کی ناشکری

اور جب پہنچتی ہے انسان کو کوئی تکلیف وہ پکارتا ہے ہمیں	فَاذْأَمَسَ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۝
پھر جب ہم عطا کرتے ہیں اُسے کوئی نعمت اپنی طرف سے	ثُمَّ إِذَا خَوْلْنَهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۝
تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو مجھے (اپنے) ہنر کی وجہ سے ملی ہے	قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۝
نہیں! بلکہ یہ آزمائش ہے	بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ ۝
اور لیکن اُن میں سے اکثر نہیں جانتے۔	وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝
یقیناً کہی تھی یہی بات اُن لوگوں نے بھی جو ان سے پہلے تھے	قَدْ قَالُوا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۝
تو کام نہ آیا اُن کے جو وہ کمایا کرتے تھے۔	فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝
تو آپڑیں اُن پر برائیاں اُن اعمال کی جو انھوں نے کمائے تھے	فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۝
اور وہ لوگ جو ظلم کر رہے ہیں ان میں سے	وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِن هَؤُلَاءِ ۝
جلد ہی آپڑیں گی اُن پر برائیاں اُن اعمال کی جو وہ کما رہے ہیں	سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا ۝

اور وہ نہیں ہیں بے بس کرنے والے (اللہ کو)۔	وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ﴿۵۱﴾
کیا انھوں نے نہیں جانا	أَوْ لَمْ يَعْلَمُوا
بے شک اللہ کشادہ کرتا ہے روزی جس کے لیے چاہتا ہے	إِنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ
اور تنگ کرتا ہے (جس کے لیے چاہے)	وَيَقْدِرُ ۖ
بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہے اُن کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔	إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۵۲﴾

۵۲

انسان جب تکلیف سے دوچار ہوتا ہے تو گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کو مدد کے لیے پکارتا ہے۔ جب وہ تکلیف دور کر دیتا ہے اور اپنی نعمت سے نوازتا ہے تو وہ اس نعمت کے حصول کو اپنی صلاحیت اور تدبیر کا نتیجہ قرار دے کر اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتا ہے۔ ماضی میں انسانوں کی یہ روش رہی اور انہیں اس کی سزا ملی۔ جو لوگ آج بھی ناشکری کر رہے ہیں اگر باز نہ آئے تو عذاب کا سامنا کریں گے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ اللہ ہی ہے جو بندوں کا رزق وسیع کرتا ہے اور جب چاہے اُس میں کمی کر دیتا ہے۔ یہ دونوں صورتیں آزمائش کی ہیں، آزمائش میں کامیاب ہونے کے لیے درست روش یہ ہے کہ نہ صرف تکلیف میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جائے بلکہ نعمت اور راحت عطا ہونے پر بھی اُس کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر حال میں اپنی یاد اور اپنے احکامات کا پاس کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۵۳

## قرآن حکیم کی سب سے زیادہ امید افزا آیت

اے نبی ﷺ! بتا دیجیے اے میرے وہ بند و جنھوں نے زیادتی کی ہے اپنی جانوں پر	قُلْ يُعْبَادِي الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ
--	---

---



---



---



---



---

ما یوس نہ ہو اللہ کی رحمت سے	لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ط
بے شک اللہ بخش دیتا ہے گناہ سب کے سب	إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ط
بے شک وہی ہے بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا۔	إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۵۳﴾

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت گناہ گاروں کے لیے قرآن کی سب آیتوں سے زیادہ امید افزا ہے۔ (معارف القرآن از مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ) اس آیت میں بشارت دی گئی کہ کثرت سے گناہ کرنے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ وہ اگر سچی توبہ کر لیں تو اللہ تعالیٰ اپنی شانِ غفاری و رحیمی کے طفیل ان کے تمام گناہ معاف فرمادے گا بقولِ اقبال

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیے

قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے

آیات ۵۴ تا ۵۵

عذاب آنے سے پہلے سچی توبہ کر لو

اور پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف	وَ اٰیْبُواْ اِلٰی رَبِّكُمْ
اور فرمانبرداری کرو اُس کی	وَ اَسْلِمُوْا لَہٗ
اس سے پہلے کہ آجائے تم پر عذاب	مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاتِیْکُمُ الْعَذَابُ
پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔	ثُمَّ لَا تَنْصُرُوْنَ ﴿۵۴﴾
اور پیروی کرو سب سے اچھی بات کی جو نازل کی گئی ہے تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے	وَ اتَّبِعُوْا اَحْسَنَ مَا اُنزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَبِّکُمْ
اس سے پہلے کہ آجائے تم پر عذاب اچانک	مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاتِیْکُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً

وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۵۵﴾

اور تم اُس کا گمان بھی نہ کرتے ہو۔

یہ آیات گناہ گاروں کو تلقین کر رہی ہیں کہ وہ اچانک عذاب آنے سے پہلے سچی توبہ کر لیں۔ سچی توبہ سے مراد یہ ہے کہ:

1. گناہوں پر واقعی ندامت ہو۔
2. اللہ تعالیٰ سے گناہوں کو چھوڑنے کا وعدہ کیا جائے۔
3. گناہوں کو بالفعل چھوڑ کر توبہ کی سچائی ثابت کی جائے۔
4. اگر کسی کا حق مارا ہے تو لوٹا دیا جائے یا اُس سے معاف کر لیا جائے۔
5. اگر کسی کے ساتھ زیادتی کی ہے تو اُس سے معافی حاصل کی جائے۔
6. آئندہ زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق بسر کرنے کا پکارا راہ کیا جائے۔
7. اللہ تعالیٰ کے احکام پر انتہائی خوبصورتی اور ذوق و شوق سے عمل کی کوشش کی جائے۔

### آیات ۵۶ تا ۵۹

### توبہ نہ کرنے والوں کی حسرت

ان تَقُولَ نَفْسٌ يُحَسِّرُنِي عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ فِي جَنبِ اللَّهِ	(ایسا نہ ہو) کہ کوئی شخص کہے ہائے حسرت ہے اُس پر جو میں نے کوتاہی کی اللہ کی جناب میں
وَإِنْ كُنْتُ لِمِنَ السَّخِرِينَ ﴿۵۶﴾	اور بے شک میں تو تھا یقیناً نہی مذاق کرنے والوں میں سے۔
أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي	یا کہے اگر واقعی اللہ نے ہدایت دی ہوتی مجھے
لَكُنْتُ مِنَ الْمُنْتَقِينَ ﴿۵۷﴾	یقیناً میں ہوتا پرہیزگاروں میں سے
أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ	یا کہے جب وہ دیکھے عذاب

کاش کہ ہو جائے میرے لیے ایک بار لوٹنا	لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً
تو میں ہو جاؤں گانیک لوگوں میں سے۔	فَاكُونُ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۵۸﴾
کیوں نہیں...!	بَلَىٰ
یقیناً آئی تھیں تیرے پاس میری آیات	قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي
پھر تو نے جھٹلایا انہیں اور تکبر کیا	فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ
اور تو تھا انکار کرنے والوں میں سے۔	وَ كُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿۵۹﴾

جب ان بد نصیبوں پر جو گناہوں سے توبہ نہیں کرتے اچانک عذاب آتا ہے تو وہ اپنے گناہوں پر حسرت کرتے ہوئے افسوس کرتے ہیں کہ ہم نے عذابوں کی وعیدوں کو سنجیدگی سے نہیں سنا اور انہیں سنی ان سنی کر دیا۔ کاش اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم متقی بن جاتے۔ اگر وہ اب ہمیں مہلت دے تو ہم اس قدر نیک ہو جائیں گے کہ محسنین کے درجے پر پہنچ جائیں گے۔ افسوس! عذاب آنے کے بعد کوئی حسرت اور فریاد انسان کے کام نہ آئے گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہارے پاس میرے احکام آئے تھے لیکن تم نے انہیں جھٹلایا یا عملی طور پر پس پشت ڈال دیا۔ گویا عملی اعتبار سے تم نے بھی وہی روش اختیار کی جو کافروں نے کر رکھی تھی۔ لہذا آج کسی رعایت کی توقع نہ رکھو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے احکامات پر عمل اور موت کی گھڑی آنے سے پہلے پہلے گناہوں پر سچی توبہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۶۰ تا ۶۱

روزِ قیامت اچھا اور برا انجام

اور روزِ قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنہوں نے جھوٹ منسوب کیا اللہ کے ساتھ	وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ
---	--

---



---



---



---



---

وَجُوهَهُمْ مُّسْوَدَةٌ	اُن کے چہرے سیاہ ہوں گے
اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝۱۰	کیا نہیں ہے جہنم میں ٹھکانہ تکبر کرنے والوں کے لیے؟
وَيُبْجِى اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَقَازَتِهِمْ ۙ	اور بچالے گا اللہ انہیں جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اُن کے کامیاب ہونے کی وجہ سے
لَا يَسْسُهُمُ السُّوْءُ	نہیں پہنچے گی انہیں کوئی تکلیف
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۱۱	اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔

روزِ قیامت ایسے لوگوں کے چہرے سیاہ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھوٹ منسوب کرتے ہیں یعنی کسی کو اُس کا شریک قرار دیتے ہیں یا اُس کی صرف شانِ رحیمی کا ذکر کر کے اور اسی پر بھروسہ کر کے گناہوں پر کار بند رہتے ہیں۔ اُس کے احکام کی یوں ڈھٹائی کے ساتھ نافرمانی دراصل سرکشی اور تکبر ہے۔ تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کرنے والوں کو ہر طرح کے عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا۔ وہ ہمیشہ ہمیش کی راحت میں ہوں گے اور انہیں کوئی غم لاحق نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہی انجام عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۶۲ تا ۶۳

اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہر مشکل سے نکال دیتا ہے

اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۙ	اللہ ہی بنانے والا ہے ہر چیز کا
وَ هُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيْلٌ ۝۱۲	اور وہی ہر چیز کا کارساز ہے۔
لَهُ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ	اسی کے پاس ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں
وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِآيٰتِ اللّٰهِ	اور جنہوں نے انکار کیا اللہ کی آیات کا

عُولِيكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ﴿٢٤﴾

وہی لوگ خسارے میں جانے والے ہیں۔

شیطان انسان کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ اگر گناہوں پر توبہ کر لی تو مالی دشواریوں کا سامنا ہو گا۔ بعض لوگ ناراض ہو جائیں گے جس سے مشکلات پیدا ہوں گی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو تسلی دی کہ میں تمہارا خالق ہوں، تمہاری تمام ضرورتوں کا نگران اور پورا کرنے والا ہوں۔ آسمان اور زمین کے تمام خزانے میرے اختیار میں ہیں۔ مجھ پر بھروسہ کر کے گناہوں سے توبہ کرنے والوں کو میں مایوس نہیں کرتا۔ ان کے لیے میں ہر مشکل سے نکلنے کی راہ پیدا کر دیتا ہوں۔ جو بد نصیب اللہ تعالیٰ کی مذکورہ بالا بشارتوں پر ایمان نہیں رکھتے وہی درحقیقت خسارے میں جانے والے ہیں۔

آیات ۶۴ تا ۶۶

باطل کے ساتھ سمجھوتے کی زور دار نفی

اے نبی ﷺ! فرمائیے کیا غیر اللہ کے بارے میں تم حکم دیتے ہو مجھے کہ میں عبادت کروں ان کی اے جاہلو!	قُلْ اَفَغَيْرِ اللّٰهِ تَاْمُرُوْنَۙ اَعْبُدُ اِيَّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٢٥﴾
حالانکہ یقیناً وحی کیا جا چکا ہے آپ ﷺ کی طرف	وَلَقَدْ اَوْحٰى اِلَيْكَ
اور ان کی طرف جو آپ ﷺ سے پہلے تھے	وَ اِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ؕ
بلاشبہہ اگر بالفرض آپ ﷺ نے شرک کیا	لَئِنْ اَشْرَكَتَ
تو ضرور ضائع ہو جائے گا آپ ﷺ کا عمل	لَيَجْبُطَنَّ عَمَلَكَ
اور آپ ﷺ ضرور ہو جائیں گے خسارہ پانے والوں میں سے۔	وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٢٥﴾
بلکہ اللہ ہی کی پھر عبادت کیجیے	بَلِ اللّٰهُ فَاَعْبُدْ
اور ہو جائیے شکر ادا کرنے والوں میں سے۔	وَ كُنْ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٢٦﴾

سردارانِ قریش کی دور کے آخر میں نبی اکرم ﷺ پر دباؤ ڈال رہے تھے کہ وہ ان کے ساتھ سمجھوتہ کر لیں۔ اس سمجھوتے کے تحت ایک معین عرصے تک نبی اکرم ﷺ مشرکین کے ساتھ مل کر ان کے معبودوں کی عبادت کریں۔ پھر اتنے ہی عرصہ مشرکین صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے۔ ان آیات میں بڑی سختی کے ساتھ سمجھوتے کی اس پیشکش کو مسترد کر دیا گیا۔

باطل دوئی پسند ہے ، حق لاشریک ہے

شرکت میانہ حق و باطل نہ کر قبول

مشرکین کو آگاہ کیا گیا کہ شرک کی نحوست تمام نیک کاموں کے اجر کو برباد کر دیتی ہے۔ اگر کسی نبی نے بھی بالفرض شرک کیا تو اُس کی تمام نیکیاں ضائع ہو جائیں گی۔ گویا نبی کی طرف سے شرک کرنے کا امکان ہی نہیں۔ تمام انبیا کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہے کہ وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کریں اور اُس کے شکر گزار بن کر رہیں۔ انبیا اُسی کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور اُس کے باغیوں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں کرتے۔

آیات ۶۷ تا ۷۰

قیامت کے مناظر

اور انھوں نے قدر نہیں کی اللہ کی، جیسا کہ حق تھا اُس کی قدر کرنے کا	وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ
حالانکہ زمین پوری کی پوری اُس کی مٹھی میں ہوگی روزِ قیامت	وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اور تمام آسمان لپٹے ہوئے ہوں گے اُس کے دائیں ہاتھ میں	وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ۗ

پاک ہے وہ اور بلند و برتر ہے اُن سے جنہیں وہ شریک بناتے ہیں۔	سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۷﴾
اور پھونکا جائے گا صور میں	وَأُنْفِخَ فِي الصُّورِ
تو مر جائیں گے وہ سب جو آسمانوں میں ہیں	فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
اور وہ سب جو زمین میں ہیں	وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
سوائے اُس کے جس کے لیے چاہے اللہ	اِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ ۗ
پھر پھونکا جائے گا صور میں دوسری بار	ثُمَّ نُفِخْ فِيْهِ اٰخَرٰى
پھر اچانک وہ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے۔	فَاِذَا هُمْ قِيٰمٌ يَّنظُرُوْنَ ﴿۲۸﴾
اور روشن ہو جائے گی زمین اپنے رب کے نور سے	وَأَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا
اور رکھ دیا جائے گا (ہر اک کے سامنے) نامہ اعمال	وَوُضِعَ الْكِتٰبُ
اور لائے جائیں گے انبیا اور گواہ	وَجِئَتْ اِلَآئِ بِالنَّبِيّٰنِ وَالشُّهَدَآءِ
اور فیصلہ کر دیا جائے گا اُن کے درمیان حق کے ساتھ	وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ
اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔	وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾
اور پورا پورا دیا جائے گا (بدلہ) ہر شخص کو اُس کا جو اُس نے عمل کیا	وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ
اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے اُسے جو وہ کر رہے ہیں۔	وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۰﴾

ان آیات میں قیامت کے کئی مناظر کا بیان ہے :

1. روزِ قیامت پوری زمین اللہ تعالیٰ کی مٹھی میں ہوں گی اور تمام آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ بلاشبہ ہم اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی کا اندازہ کر ہی نہیں سکتے۔ وہ ہر شرک سے پاک اور بلند و بالا ہے۔
2. روزِ قیامت جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو جملہ مخلوقات موت سے دوچار ہو جائیں گی، سوائے اُن کے جنہیں اللہ تعالیٰ زندہ رکھے گا۔
3. جب دوسری بار صور میں پھونک ماری جائے گی تو تمام کے تمام انسان زندہ ہو کر میدانِ حشر میں حاضر ہوں گے۔
4. اللہ تعالیٰ آسمانوں سے زمین پر نزول فرمائیں گے تاکہ انسانوں کا حساب لیں۔ نزول باری تعالیٰ سے زمین پر ایسا نورِ ربانی پھیلے گا کہ وہ جگمگا اٹھے گی۔
5. تمام انسانوں کے ہاتھوں میں اُن کے نامہ اعمال دیے جائیں گے۔
6. انبیاء اور دیگر گواہ انسانوں کے اعمال پر گواہی کے لیے لائے جائیں گے۔
7. ہر انسان کے انجام کا اُس کے اعمال کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا اور کسی کے ساتھ کوئی نا انصافی نہیں کی جائے گی۔

### آیات ۷۱ تا ۷۲

### کافروں کی جہنم کی طرف روانگی

اور ہانکے جائیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے جہنم کی طرف گروہ در گروہ	وَسَيُقَ الْذِّينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا
یہاں تک کہ جب وہ آئیں گے جہنم کے پاس	حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا
کھولے جائیں گے اُس کے دروازے	فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا
اور کہیں گے اُن سے جہنم پر مامور فرشتے	وَقَالَ لَهُمْ خُزْنُهَا

کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے	أَلَمْ يَأْتِكُمْ رَسُولٌ مِّنْكُمْ
وہ تلاوت کرتے تھے تم پر تمہارے رب کی آیات	يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ
اور خبردار کرتے تھے تمہیں اس دن کی ملاقات سے	وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا
وہ کہیں گے کیوں نہیں! اور لیکن ثابت ہو گئی عذاب کی بات کافروں پر۔	قَالُوا بَلَىٰ وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٤٥﴾
کہا جائے گا داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں	قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ
ہمیشہ رہنے والے ہوں گے اُس میں	خَالِدِينَ فِيهَا
پس برا ہے تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ۔	فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٤٦﴾

کافروں کو گروہوں کی صورت میں جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ جب بھی کوئی گروہ جہنم کے پاس پہنچے گا تو اُس کے دروازے کھولے جائیں گے۔ جہنم پر مامور فرشتے اُن سے پوچھیں گے کہ کیا اللہ کے رسولوں نے تمہیں احکاماتِ الہی نہیں سنائے تھے؟ کیا تمہیں روزِ قیامت کے برے انجام سے خبردار نہیں کیا گیا تھا؟ جہنم کی طرف آنے والے اقرار کریں گے کہ ہم تک حق پہنچ چکا تھا لیکن ہم نے جان بوجھ کر حق سے گریز کیا۔ اب ان بد نصیبوں کو جہنم میں داخل کر دیا جائے گا۔ بلاشبہ سرکشوں کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ... ”اے اللہ محفوظ فرما ہمیں جہنم کے عذاب سے“۔ آمین!

آیات ۴۳ تا ۴۷

متقیوں کی جنت کی طرف آمد

اور لے جائے جائیں گے وہ لوگ جنہوں نے پرہیزگاری	وَسَيُقَىٰ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَىٰ الْجَنَّةِ زُمَرًا
اختیار کی اپنے رب کی جنت کی طرف گروہ در گروہ	

یہاں تک کہ جب وہ آئیں گے جنت کے پاس	حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا
اور کھول دیے گئے ہوں گے اُس کے دروازے	وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا
اور کہیں گے اُن سے جنت پر مامور فرشتے سلام ہو تم پر، تم پاکیزہ رہے	وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ
پس داخل ہو جاؤ جنت میں ہمیشہ رہنے والے ہو کر۔	فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ﴿۴۷﴾
اور وہ کہیں گے کل شکر اللہ کے لیے ہے کہ جس نے سچا کر دیا ہم سے اپنا وعدہ	وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ
اور وارث بنا دیا ہمیں جنت کی زمین کا	وَأَوْثَقَنَا الْأَرْضَ
ہم رہیں جنت میں جہاں ہم چاہیں	نَتَّبَعُوا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ﴿۴۸﴾
پس کیا ہی عمدہ بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا۔	فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَمِلِينَ ﴿۴۹﴾

متقی یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے والے، گروہوں کی صورت میں جنت کی طرف لائے جائیں گے۔ جب وہ جنت کے قریب پہنچیں گے تو اُس کے دروازے پہلے ہی سے کھلے ہوئے ہوں گے۔ جنت پر مامور فرشتے انہیں مبارک باد دیں گے، اُن کی تحسین کریں گے اور ہمیشہ ہمیش کے لیے جنت کی نعمتوں سے سرفراز ہونے کی بشارت دیں گے۔ اہل جنت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے کہ اُس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور جنت کی وسیع و عریض سرزمین کا وارث بنایا۔ بلاشبہ عمل کرنے والوں کا نہایت خوب بدلہ ہے

جنت تری پنہاں ہے ترے خونِ جگر میں

اے پیکرِ گلِ کوششِ پیہم کی جزا دیکھ

آئیے ہم بھی اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کریں:

---



---



---



---



---

وَأَدْخَلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزًا عَقَّارِيًّا أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ

”اور ہمیں داخل فرماجت میں نیک لوگوں کے ساتھ، اے بہت زبردست ہستی! اے بہت بخشنے والی ہستی! اے سب سے بڑھ

کر رحم فرمانے والی ہستی!“۔

آیت ۷۵

فرشتوں کے درمیان اختلافات کا فیصلہ

اور تم دیکھو گے فرشتوں کو گھیرا ڈالے ہوئے عرش کے گرد	وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ
وہ تسبیح کر رہے ہوں گے اپنے رب کی حمد کے ساتھ	يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ
اور فیصلہ کر دیا جائے گا ان کے درمیان حق کے ساتھ	وَقُضِيَ بَيْنَهُم بِالْحَقِّ
اور کہا جائے گا کل شکر اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔	وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٧٥﴾

فرشتے اللہ تعالیٰ کی باشعور مخلوق ہیں۔ وہ مختلف معاملات کے حوالے سے اپنی اپنی آراء رکھتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کوئی حکم نازل فرماتا ہے تو وہ باہم اُس حکم کی حکمت اور نتائج کے حوالے سے اختلاف رائے رکھتے ہیں۔ روزِ قیامت جب اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کے بارے میں فیصلہ فرمادے گا اور وہ جنت یا جہنم میں چلے جائیں گے، تب اللہ تعالیٰ ان کے درمیان اختلاف رائے کا بھی فیصلہ سنادے گا۔ تمام فرشتے مل کر کہیں گے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ... ”کل شکر اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔“

## سورة المؤمن

صرف اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرنے کا بیان

یہ سورہ مبارکہ توحیدِ عملی کے اس پہلو کو اجاگر کر رہی ہے کہ ہمیں اپنی اطاعت کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرتے ہوئے صرف اور صرف اسی سے دعا کرنی چاہیے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۶ تا ۱۱ عظمت و جلالِ باری تعالیٰ
- آیات ۷ تا ۹ فرشتوں کی اہل ایمان کے لیے خوش کن دعا
- آیات ۱۰ تا ۲۲ مضامینِ عبرت و موعظت
- آیات ۲۳ تا ۴۶ آلِ فرعون کی سرکشی اور انجام
- آیات ۷ تا ۵۰ اہلِ جہنم کی فریاد
- آیات ۵۱ تا ۸۵ اللہ تعالیٰ کے احسانات اور بندوں کی ناشکری

آیات ۱ تا ۳

دعا اللہ تعالیٰ ہی سے مانگنی چاہیے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ح۔ میم۔	حَمِّ
نازل کیا جانا ہے اس کتاب کا اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے، سب کچھ جاننے والا۔	تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۱﴾

وہ بخشے والا ہے گناہ	غَافِرِ الدَّنْبِ
قبول فرمانے والا ہے توبہ	وَاقْبَلِ التَّوْبِ
دینے والا ہے بہت سخت سزا	شَدِيدِ الْعِقَابِ
ہے بڑے فضل والا	ذِي الطَّوْلِ ط
نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے	لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ط
اُسی کی طرف لوٹنا ہے۔	إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ٢

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی ایسی شان بیان ہوئی ہے جو اس بات کی مظہر ہے کہ دعا صرف اُسی سے مانگنی چاہیے۔ بیان کیا گیا کہ قرآن حکیم اُس شان والے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نازل فرمایا جو:

1. زبردست ہے یعنی جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ گویا ہر دعا پوری کر سکتا ہے۔
2. سب کچھ جاننے والا ہے۔ اُسے علم ہے کہ کس بندے کی کیا حاجت ہے اور اُس کی حاجت روی کن اسباب سے کی جاسکتی ہے۔
3. گناہوں کو معاف کرنے والا اور توبہ کو قبول کرنے والا ہے۔ بڑے بڑے گناہ کرنے والوں کو بھی مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ وہ سچے دل سے توبہ کر کے اُس سے بخشش مانگیں، وہ ضرور نظر کرم فرمائے گا۔
4. شدید سزا دینے والا ہے یعنی مظلوموں کی فریاد رسی کرتے ہوئے ظالموں کو عبرت تک عذاب دے سکتا ہے۔
5. بڑی وسعت والا ہے یعنی جو چاہے اور جتنا چاہے عطا کر سکتا ہے۔
6. بلاشبہ مذکورہ بالا صفات والی ہستی ہی معبودِ حقیقی ہے اور بالآخر اُسی کے سامنے حاضر ہونا ہے۔

---



---



---



---



---

## آیات ۶ تا ۱۲ کافروں کا برا انجام ہے

جھگڑا نہیں کرتے اللہ کی آیات میں مگر وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا	مَا يَجَادِلُ فِي آيَاتِ اللَّهِ إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا
تو اے نبی ﷺ! دھوکہ میں نہ ڈال دے آپ ﷺ کو اُن کی چلت پھرت شہروں میں۔	فَلَا يَغْرُرُكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ①
جھٹلایا تھا ان سے پہلے قوم نوح علیہم السلام نے	كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ
اور کئی اور جماعتوں نے بھی اُن کے بعد	وَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ ②
اور ارادہ کیا ہر امت نے اپنے رسول کے بارے میں کہ وہ پکڑ لیں اُن کو	وَهَمَّتْ كُلُّ أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ
اور انہوں نے جھگڑا کیا باطل کے ساتھ	وَجَادَلُوا بِالبَّاطِلِ
تاکہ وہ کمزور کر دیں اس کے ذریعے حق کو	لِيُذْهِبُوا بِهِ الْحَقَّ
تو میں نے پکڑ لیا نہیں	فَأَخَذْتُهُمْ ③
پھر کیسی تھی میری سزا؟	فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ④
اور اسی طرح ثابت ہو گئی آپ ﷺ کے رب کی بات اُن لوگوں پر جنہوں نے کفر کیا	وَ كَذَلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا
کہ وہی آگ والے ہیں۔	أَنَّهُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ⑤

اللہ تعالیٰ کی آیات اور اُن میں بیان ہونے والی تعلیمات کا انکار وہی لوگ کرتے ہیں جنہوں نے کفر پر ہٹ دھرمی اختیار کر رکھی ہے، و بد نیت ہیں، حق کو سمجھنا نہیں بلکہ اُسے نیچا دکھانا چاہتے ہیں۔ یہی روش قوم نوح علیہ السلام اور کئی سابقہ قوموں کی تھی۔ انہوں نے رسولوں پر دست درازی کی جسارت کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاکت سے دوچار کیا۔ اسی طرح جو لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن حکیم کی تعلیمات کے انکار پر ڈٹے رہیں گے اُن کا بھی برا انجام ہوگا۔ دنیا میں اُن کی وقتی شان و شوکت محض چار دن کی چاندنی ہے، اس کے بعد ان کے لیے نہ ختم ہونے والی اذیت ناک اندھیری رات ہے۔

### آیات ۷ تا ۹

### فرشتوں کی اہل ایمان کے لیے خوش کن دعا

اور وہ فرشتے جو اٹھائے ہوئے ہیں عرش کو	الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ
اور جو اُس کے ارد گرد ہیں	وَمَنْ حَوْلَهُ
وہ تسبیح کرتے ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ	يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
اور وہ ایمان رکھتے ہیں اُس پر	وَيُؤْمِنُونَ بِهِ
اور بخشش مانگتے ہیں اُن کے لیے جو ایمان لائے	وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا
(عرض کرتے ہیں) اے ہمارے رب! تو گھیرے ہوئے ہے ہر شے کو رحمت اور علم سے	رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا
پس بخش دے انہیں جنہوں نے توبہ کی	فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا
اور پیروی کی تیرے راستے کی	وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ

اور بچا نہیں بھڑکتی ہوئی آگ کے عذاب سے۔	وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝
اے ہمارے رب! داخل فرما نہیں اُن رہنے والے باغات میں جن کا تو نے وعدہ کیا ہے اُن سے	رَبَّنَا وَادْخُلْهُمْ جَنَّاتٍ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ
اور انہیں بھی جو نیک ہوئے اُن کے باپ دادا میں سے	وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ
اور اُن کی بیویوں میں سے	وَأَزْوَاجِهِمْ
اور اُن کی اولادوں میں سے	وَذُرِّيَّتِهِمْ ط
بے شک تو ہی ہے زبردست، کمالِ حکمت والا۔	إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝
اور بچا نہیں برائیوں سے	وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ط
اور جسے تو بچالے برائیوں (کے انجام) سے اُس دن	وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ
تو واقعی تو نے رحم کیا اُس پر	فَقَدْ رَحِمْتَهُ ط
اور یہی تو ہے شاندار کامیابی۔	وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

یہ آیات بشارت دے رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے مقربین یعنی اُس کا عرش اٹھانے والے اور عرش کے گرد طواف کرنے والے فرشتے اُس کی تسبیح و حمد کرتے ہوئے اُن اہل ایمان کے لیے بخشش طلب کرتے رہتے ہیں جو گناہوں پر توبہ کرتے اور سیدھے راستے کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتے ہیں کہ نہ صرف ان مومن بندوں کو بلکہ اُن کے اہل ایمان باپ دادا، اولاد اور بیویوں کو جنت کی نعمت عطا کی جائے۔ انہیں ہر طرح کی سختیوں اور عذاب سے بچا لیا جائے۔ بلاشبہ جو خوش نصیب اُس روز کے شر سے محفوظ رہا اُس پر تو اللہ تعالیٰ نے خوب کرم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی فرشتوں کی دعاؤں کا مصداق بنائے اور اپنے سایہٴ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین!

## آیات ۱۰ تا ۱۲

## اہل جہنم کی عبرتناک بیزاری

بے شک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
انہیں پکار کر کہا جائے گا یقیناً اللہ کی بیزاری زیادہ بڑی تھی تمہاری اپنے آپ سے بیزاری سے	يُنَادُونَ لِمَقْتِ اللَّهِ أَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ
جب تمہیں بلایا جاتا تھا ایمان کی طرف	إِذ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ
تو تم انکار کرتے تھے۔	فَتَكْفُرُونَ ﴿۱۰﴾
وہ کہیں گے اے ہمارے رب! تو نے موت دی ہمیں دوبار	قَالُوا رَبَّنَا أَمَتْنَا اثْنَتَيْنِ
اور تو نے زندہ کیا ہمیں دوبار	وَ أَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ
ہم اعتراف کرتے ہیں اپنے گناہوں کا	فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا
تو کیا (جہنم سے) نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟	فَهَلْ إِلَى خُرُوجٍ مِّنْ سَبِيلٍ ﴿۱۱﴾
(کہا جائے گا) یہ اس لیے کہ جب بلایا جاتا تھا اللہ کی طرف اُس کی توحید کے ساتھ تو تم انکار کرتے تھے	ذَلِكُمْ بِأَنَّكُمْ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۚ
اور اگر شرک کیا جاتا اُس کے ساتھ تو تم ایمان لے آتے تھے	وَإِنْ يُشْرِكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۗ
پس اب فیصلہ اللہ کے اختیار میں ہے جو بہت بلند، بہت بڑا ہے۔	فَالْحُكْمُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ﴿۱۲﴾

اہل جہنم عذاب کی شدت سے برے حال میں ہوں گے۔ بیزار ہو کر خود کو کوس رہے ہوں گے کہ انہوں نے دنیا کی وقتی لذتوں کے بدلے خود کو کتنے بڑے عذاب کا مستحق بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں آج جو بیزاری ہو رہی ہے، مجھے اس سے زیادہ ناراضگی ہوتی تھی جب تم دنیا میں ایمان کی دعوت کو جھٹلاتے تھے۔ جہنمی عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب! آپ نے ہماری روحوں کو بنایا اور عہدِ الست لینے کے بعد انہیں ایک موت سے گزارا۔ پھر انہیں زندہ کر کے جسم کے ساتھ دنیا میں بھیجا۔ پھر ایک موت سے دوچار کیا۔ پھر دوبارہ زندہ کیا۔ اسی طرح ہمیں ایک بار پھر دنیا میں بھیج دیجیے تاکہ ہم اپنے گناہوں کی تلافی کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہرگز نہیں۔ دنیا میں تم نے توحید کی خالص دعوت کو ٹھکرا دیا اور ایسے نظریات کو قبول کیا جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ دیگر معبودوں کو بھی شریک قرار دیا گیا تھا۔ اب اپنے شرک کے جرم کا مزہ چکھو۔ آج کوئی تمہارا من گھڑت معبود تمہاری مدد کو نہیں آرہا ہے اور فیصلے کا کل اختیار اُس اللہ کے پاس ہے جو بلند و بالا اور سب سے بڑا ہے۔

### آیات ۱۳ تا ۱۵

### اللہ تعالیٰ ہی سے دعا کرو

وہی ہے اللہ جو دکھاتا ہے تمہیں اپنی نشانیاں	هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ
اور نازل کرتا ہے تمہارے لیے آسمان سے رزق	وَيُنزِلُ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ رِزْقًا
اور نصیحت حاصل نہیں کرتا مگر وہ جو رجوع کرتا ہے۔	وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ ﴿۱۳﴾
پس دعا کرو اللہ ہی سے	فَادْعُوا اللَّهَ
خالص کرنے والے ہو کر اُس کے لیے اطاعت کو	مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ
اگرچہ ناپسند کریں کافر۔	وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ﴿۱۴﴾
اللہ بلند درجوں والا ہے	رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ

دُو الْعَرْشِ ۛ	عرش کا مالک ہے
يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ	اتارتا ہے وحی اپنے حکم سے جس پر چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے
لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٥﴾	تاکہ وہ خبردار کرے ملاقات کے دن سے۔

ان آیات میں تلقین کی گئی کہ تم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو خواہ کافروں کو کتنا ہی برا محسوس ہو۔ البتہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری سنے تو تم بھی اُس کی سنو یعنی اُس کی مکمل اطاعت کرو۔ وہ تمہیں مسلسل اپنی نشانیاں دکھاتا رہتا ہے اور آسمان سے بارش نازل فرماتا ہے جس سے تمہارے لیے رزق پیدا ہوتا ہے۔ بارش کے ساتھ ساتھ اُس نے اپنے چنے ہوئے محبوب بندوں پر آسمان سے وحی کی صورت میں روحانی رزق بھی اتارا ہے۔ یہ وحی تمہیں خبردار کر رہی ہے کہ موت کے بعد تم دوبارہ زندہ ہو گے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اعمال کی جو ابدی کے لیے حاضر ہو گے۔

### آیات ۱۶ تا ۱۷

#### روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری

يَوْمَ هُمْ بَرْزَوْنَ ۛ	جس دن وہ صاف ظاہر ہوں گے
لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۗ ط	نہیں چھپی ہوگی اللہ پر اُن کی کوئی چیز
لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۗ ط	(پوچھا جائے گا) کس کی ہے بادشاہی آج؟
لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٦﴾	اللہ ہی کی جو اکیلا ہے، سب پر غالب۔
الْيَوْمَ تُجْزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ۗ ط	آج کے دن بدلہ دیا جائے گا ہر شخص کو اُس کا جو اُس نے کمایا

کوئی ظلم نہ ہو گا آج کے دن	لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۝
بے شک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔	إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝

روزِ قیامت ہر انسان کو اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش کیا جائے گا، اُس کا کوئی بھی عمل اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہ رہے گا۔ اب انسانوں سے پوچھا جائے گا کہ آج بادشاہی کس کی ہے؟ وہ سب گردنیں جھکائے خاموش کھڑے ہوں گے۔ جو اب دیا جائے گا کہ بادشاہی اُس اللہ کی ہے جو اکیلا ہے اور پوری طرح سے حاوی ہے۔ پھر ہر انسان کو اُس کے عمل کے مطابق بدلہ دیا جائے گا۔ کسی کے ساتھ کوئی نا انصافی نہیں کی جائے گی۔ بے شک یہ معاملہ بہت جلد ہونے والا ہے۔ اَللّٰهُمَّ حَاسِبِنَا حِسَابًا يَّسِيرًا۔ ”اے اللہ! حساب فرما ہمارا آسان حساب!“۔ آمین!

### آیات ۱۸ تا ۲۰

#### آخرت کا ہلا دینے والا منظر

اور اے نبی ﷺ! خبردار کہجیے انہیں قریب آنے والے دن سے	وَ اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاِزْفَةِ
جب دل گلوں کے پاس غم سے بھرے ہوئے ہوں گے	اِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَظِيمٍ ۝
نہیں ہو گا ظالموں کے لیے کوئی دوست اور نہ ہی ایسا سفارشی جس کی بات مانی جائے۔	مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ ۝
اللہ جانتا ہے نگاہوں کی خیانت کو	يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ
اور اُسے بھی جو سینے چھپاتے ہیں۔	وَمَا تَخْفَى الصُّدُورُ ۝
اور اللہ فیصلہ فرمائے گا حق کے ساتھ	وَاللَّهُ يَقْضِي بِالْحَقِّ ۝
اور جنہیں وہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا	وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ

وہ فیصلہ نہیں کرتے کسی بھی چیز کا	لَا يَقْضُونَ بِشَيْءٍ ؕ
بے شک اللہ ہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔	۱۰۰ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيْرُ ۝

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ لوگوں کو اُس دن سے خبردار کریں جو جلد ہی آنے والا ہے۔ اُس روز گھبراہٹ کا یہ عالم ہو گا کہ دلوں کی دھڑکن انتہائی تیز ہوگی۔ دل اچھل اچھل کر حلق تک پہنچ رہے ہوں گے اور خوف کے مارے کانپ رہے ہوں گے۔ ظلم کرنے والوں کی مدد کے لیے نہ کوئی دوست ہو گا اور نہ ہی کوئی سفارشی۔ اللہ تعالیٰ اُن کے ہر عمل سے واقف ہے لہذا وہ اُن کے بارے میں برحق فیصلہ فرمادے گا۔ اللہ تعالیٰ تو یہاں تک جانتا ہے کہ سینوں میں کیا نیت اور ارادے ہیں اور نگاہیں کیا کیا خیانت و بد نظری کرتی ہیں؟ لوگوں کے خود ساختہ معبود لاجار و بے بس ہیں لہذا وہ کسی انسان کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔

### آیات ۲۱ تا ۲۲

### تاریخ سے عبرت

اور کیا وہ نہیں چلے پھرے زمین میں	اَوْ لَمْ يَسِيرُوا فِي الْاَرْضِ
پس دیکھتے کہ کیسا ہوا انجام اُن لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے	فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ
وہ تو تھے زیادہ سخت قوت میں	كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً
اور یادگاروں کے لحاظ سے زمین میں	وَ اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ
تو پکڑ لیا انھیں اللہ نے اُن کے گناہوں کی وجہ سے	فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ
اور نہیں تھا کوئی انھیں اللہ سے بچانے والا۔	وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝

یہ اس لیے کہ لاتے رہے اُن کے پاس اُن کے رسول واضح دلائل	ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَاْتِيَهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ
تو انھوں نے کفر کیا	فَكَفَرُوْا
پھر پکڑ لیا انھیں اللہ نے	فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ
بے شک وہ نہایت طاقتور، سخت عذاب دینے والا ہے۔	اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۳﴾

ماضی میں کئی ایسی قومیں گزری ہیں جو قوت و وسائل میں انتہائی طاقتور اور شان و شوکت میں کہیں زیادہ نمایاں تھیں۔ بد قسمتی سے وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمان اور باغی تھیں۔ رسولوں نے واضح دلائل اور پوری دل سوزی کے ساتھ اُن کی اصلاح کی کوشش کی لیکن انھوں نے سرکشی اور تکبر کی راہ اختیار کی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں تباہ و برباد کر دیا اور کوئی انہیں اُس کی پکڑ سے بچانہ سکا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ماضی سے عبرت حاصل کرنے اور نیک لوگوں کی راہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۲۳ تا ۲۵

### آل فرعون کی سرکشی

اور یقیناً ہم نے بھیجا موسیٰ علیہ السلام کو اپنی نشانیوں اور واضح دلیل کے ساتھ۔	وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوسٰى بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾
فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ هٰمٰنَ وَ قَارُوْنَ
تو انھوں نے کہا (گستاخی کرتے ہوئے) یہ جادو گر ہیں، بہت بڑے جھوٹے ہیں۔	فَقَالُوْا سِحْرٌ كٰذِبٌ ﴿۲۴﴾
پس جب موسیٰ علیہ السلام لائے اُن کے پاس حق ہماری طرف سے	فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا

تو انھوں نے کہا قتل کرو ان لوگوں کے بیٹوں کو جو ایمان لائے ہیں ان کے ساتھ	قَالُوا اقْتُلُوا أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
اور زندہ رہنے دو ان کی عورتوں کو	وَأَسْتَجِبُوا نِسَاءَهُمْ ط
اور نہیں تھی کافروں کی چال مگر بے اثر۔	وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِي ضَلٰلٍ ۝۲۵

اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو واضح معجزات کے ساتھ فرعون، ہامان اور قارون کی طرف بھیجا۔ ان ظالموں نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پیش کردہ معجزات کو جادو قرار دے دیا۔ خود بھی گمراہ ہوئے اور اپنی قوم کو بھی گمراہ کیا۔ سرکشی کی اس انتہا کو پہنچے کہ بنی اسرائیل کے ہر پیدائشی والے بچے کو قتل کرنے کا ظالمانہ فیصلہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان ظالموں کی تمام سازشوں کو ناکامی اور ذلت سے دوچار کیا اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو سرخرو فرمایا۔

### آیات ۲۶ تا ۲۷

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو شہید کرنے کا ناپاک منصوبہ

اور کہا فرعون نے چھوڑو مجھے میں قتل کر دوں موسیٰ کو اور وہ پکار لے اپنے رب کو	وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي أَقْتُلْ مُوسَىٰ وَلْيَدْعُ رَبَّهُ ط
بے شک میں ڈرتا ہوں کہ وہ بدل دے گا تمہارے دین کو	اِنَّيْۤ اَخَافُ اَنْ يُبَدِّلَ دِيْنَكُمْ
یہ کہ پھیلا دے گا زمین میں فساد۔	اَوْ اَنْ يُظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝۲۶
فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے بے شک میں نے پناہ لی ہے اپنے رب اور تمہارے رب کی	وَقَالَ مُوسَىٰ اِنِّيْ عُدْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ
ہر اس تکبر کرنے والے سے	مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ

ع ۸  
لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝

جو ایمان نہیں رکھتا حساب کے دن پر۔

فرعون نے اپنے سرداروں کے سامنے اس خدشے کا اظہار کیا کہ اگر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو مہلت دی گئی تو وہ اپنی دعوت اور معجزات کے ذریعے لوگوں کو ہم نوا بنالیں گے۔ جوں ہی ان کے پاس ایک مؤثر افرادی قوت جمع ہوگی وہ ہمارے خلاف اعلانِ بغاوت کر دیں گے اور زوردار تحریک چلا کر ہمارے نظام کو نیست و نابود کر دیں گے۔ تم سب میرے اس فیصلہ کو قبول کر لو کہ ہم سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے خلاف آخری اقدام کے طور پر انہیں شہید کر دیں۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرعون جیسے متکبر اور سرکش انسان کے خلاف جو روزِ قیامت کے حساب پر یقین نہیں رکھتا تھا، اللہ تعالیٰ سے مدد کی التجا کی۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی جس کی تفصیل اگلی آیات میں بیان ہوئی ہے۔

آیات ۲۸ تا ۲۹

مومن آلِ فرعون کا ایمان افروز کلمہ حق

اور کہا ایک مرد مومن نے فرعونوں میں سے	وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ
جو چھپاتا تھا اپنا ایمان	يَكْتُمُ إِيمَانَهُ
کیا تم قتل کرتے ہو ایک شخص کو	أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا
کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے	أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ
حالانکہ یقیناً وہ لایا ہے تمہارے پاس واضح دلائل تمہارے رب کی طرف سے	وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ
اگر وہ جھوٹا ہے	وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا
تو اسی پر ہے اُس کا جھوٹ	فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۚ

اور اگر وہ ہے سچا	وَإِنْ يَكُ صَادِقًا
تو آئے گا تم پر اُس میں سے کچھ جس سے وہ ڈراتا ہے تمہیں	يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۗ
بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا اُس کو جو حد سے گزرنے والا، بہت بڑا جھوٹا ہے۔	إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾
اے میری قوم! تمہارے لیے ہے بادشاہی آج کے دن	يَقُومَ لَكُمْ الْمُلْكُ الْيَوْمَ
غلبہ پانے والے ہوزمین میں	ظَهْرَيْنَ فِي الْأَرْضِ ۗ
تو کون ہماری مدد کرے گا اللہ کی آفت کے مقابلے میں اگر وہ آگئی ہم پر	فَمَنْ يَنْصُرُنَا مِنْ بَأْسِ اللَّهِ إِنْ جَاءَنَا ۗ
کہا فرعون نے میں تمہیں نہیں دکھا رہا مگر وہ جو میں خود دیکھ رہا ہوں	قَالَ فِرْعَوْنُ مَا أُرِيكُمْ إِلَّا مَا أَرَى
اور میں رہنمائی نہیں کر رہا تمہاری مگر بھلائی کے راستے کی طرف۔	وَمَا أَهْدِيكُمْ إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾

ایک ایسے مرحلے پر جبکہ فرعون نے اپنے دربار میں سیدنا موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ کو شہید کرنے کا ناپاک منصوبہ پیش کیا، فرعون کی قوم کے ایک مرد مومن نے فرعون کے خلاف ایمان افروز کلمہ حق کہہ کر جہاد کا اعلان کر دیا۔ یہ مرد مومن پہلے ہی ایمان لا چکا تھا لیکن فرعون کے ڈر سے اس کا اظہار نہیں کر رہا تھا۔ اُس نے بھرے دربار میں فرعون سے پوچھا کہ کیا تم ایسے انسان کو شہید کرنا چاہتے ہو جو اللہ تعالیٰ ہی کو رب مانتا ہے؟ پھر وہ تمہارے پاس واضح معجزات بھی لے کر آیا ہے۔ اگر اُس کا رسالت کا دعویٰ جھوٹا ہے تو اُسے خود ہی اُس کی سزا ملے گی۔ اس کے برعکس اگر وہ سچا رسول ہے تو پھر اُس کی بات کو جھٹلانے کا وبال ہم پر آ کر رہے گا۔ آج

ہمارے پاس حکومت و اختیار ہے لیکن کیا ہم اس کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ سکتے ہیں؟ فرعون نے جواب میں کہا کہ میں تم سب کا خیر خواہ ہوں۔ میں اپنی بصیرت کی بنیاد پر دیکھ رہا ہوں کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعوت ہمارے مفادات اور پورے نظام کو تباہ کر دے گی۔ ہمارے لیے کامیابی کا راستہ یہی ہے کہ ہم جلد از جلد سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے خلاف فیصلہ کن اقدام کر گزریں۔

### آیات ۳۰ تا ۳۵

### مومن آل فرعون کی لرزادینے والی تشبیہ

وَقَالَ الَّذِي آمَنَ	اور کہا اُس نے جو ایمان لایا تھا
يَقَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِثْلَ يَوْمِ الْأَحْزَابِ ﴿٣٠﴾	اے میری قوم! بے شک میں ڈرتا ہوں تم پر ویسا دن آنے سے جیسا دن آیا تھا (گزشتہ سرکش) جماعتوں پر۔
مِثْلَ دَابِ قَوْمِ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ	جیسا کہ حال ہوا قوم نوح علیہ السلام اور قوم عاد اور قوم ثمود کا
وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ط	اور اُن کا جو آئے ان کے بعد
وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظَلَمًا لِلْعِبَادِ ﴿٣١﴾	اور اللہ نہیں چاہتا ظلم کرنا بندوں پر۔
وَيَقَوْمِ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿٣٢﴾	اور اے میری قوم! بے شک میں ڈرتا ہوں تم پر ایک دوسرے کو پکارنے کے دن سے۔
يَوْمَ تَوَلَّوْنَ مُدْبِرِينَ ء	جس روز تم بھاگو گے پیٹھ پھیرتے ہوئے
مَا لَكُمْ مِّنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ ء	نہیں ہوگا تمہارے لیے اللہ سے کوئی بچانے والا
وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾	اور جسے گمراہ کر دے اللہ تو نہیں ہے اُسے کوئی ہدایت دینے والا۔

اور یقیناً لائے تھے تمہارے پاس یوسف علیہ السلام اس سے پہلے واضح تعلیمات	وَلَقَدْ جَاءَكُمْ يُوسُفُ مِنْ قَبْلِ الْبَيِّنَاتِ
تو تم برابر شک میں رہے اُس کے بارے میں جو وہ لائے تھے تمہارے پاس	فَمَا زِلْتُمْ فِي شَكٍّ مِمَّا جَاءَكُمْ بِهِ <sup>ط</sup>
یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گئے	حَتَّىٰ إِذَا هَلَكَ
تم نے کہا نہیں بھیجے گا اللہ اُن کے بعد کوئی رسول	قُلْتُمْ لَنْ يَبْعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ رَسُولًا <sup>ط</sup>
اسی طرح سے گمراہ کرتا ہے اللہ اُسے جو حد سے بڑھنے والا، شک کرنے والا ہے۔	كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابٌ <sup>ط</sup>
یہ وہ لوگ ہیں جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیات میں	الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ
بغیر کسی دلیل کے جو آئی ہو اُن کے پاس	بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اٰتٰهُمْ <sup>ط</sup>
بڑی ہے یہ بات بیزار کرنے کے حوالے سے اللہ اور اُن کے نزدیک جو ایمان لائے	كَبْرًا مَّقْتَضِيَةً اِلٰهًا وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اسی طرح مہر کر دیتا ہے اللہ ہر تکبر کرنے والے، سرکش انسان کے دل پر۔	كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبٍ مُّتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ <sup>ط</sup>

مؤمن آل فرعون نے فرعون کے جواب کو رد کرتے ہوئے قوم کو خبردار کیا کہ:

1. مجھے اندیشہ ہے کہ اگر تم نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو جھٹلایا تو تمہارا وہی عبرتناک انجام ہو گا جیسا قوم نوح علیہ السلام،

قوم عاد، قوم ثمود اور بعد کی سرکش اقوام کا ہوا تھا۔

2. مجھے ڈر ہے کہ تم پر ایک روز اچانک عذاب آئے گا۔ تم فریادیں کرتے ہوئے بھاگو گے لیکن کوئی تمہیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے نہیں بچا سکے گا۔
3. اس سے قبل سیدنا یوسف علیہ السلام نے بھی تمہاری اصلاح کی کوشش کی لیکن تم اُن کی دعوت کے بارے میں شکوک و شبہات کا اظہار کرتے رہے۔ اُن کی وفات کے بعد تم نے سمجھا کہ اب کوئی رسول نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ شک میں پڑنے والے سرکشوں کو یوں ہی گمراہ کرتا ہے۔
4. جو لوگ تکبر اور سرکشی کی وجہ سے اللہ کے رسولوں کی دعوت کو جھٹلاتے اور اُس پر اعتراضات کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اُن کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے اور وہ ہدایت کے حصول سے بالکل ہی محروم ہو جاتے ہیں۔

### آیات ۳۶ تا ۳۷

### حق سے توجہ ہٹانے کے لیے فرعون کی سازش

اور کہا فرعون نے اے ہامان ...! بناؤ میرے لیے ایک اونچا محل	وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا هَٰؤُلَاءِ مَنْ لِي بِصِرْحَاءِ
تاکہ میں پہنچوں راستوں پر۔	لَعَلِّي أَبْدِءُ الْأَسْبَابَ ﴿٣٦﴾
آسمان کے راستوں پر	أَسْبَابَ السَّمَوَاتِ
پھر میں جھانک کر دیکھوں موسیٰ علیہ السلام کے معبود کو	فَأَطَاعَ إِلَىٰ إِلَٰهِ مُوسَىٰ
اور بے شک میں واقعی خیال کرتا ہوں اُسے جھوٹا	وَإِنِّي لَأَكْظُمُهُ كَاذِبًا
اور اسی طرح خوشنما کر دیا گیا فرعون کے لیے اُس کے عمل کی برائی کو	وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَّا لِفِرْعَوْنَ سُوءَ عَمَلِهِ

اور وہ روک دیا گیا سیدھے راستے سے	وَصَدَّ عَنِ السَّبِيلِ ۝
اور نہیں تھی فرعون کی چال مگر تباہی میں۔	وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ إِلَّا فِي تَبَابٍ ۝

فرعون نے مومن آل فرعون کے ایمان افروز بیان اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعوتِ حق سے توجہ کو ہٹانے کے لیے ایک سازش کی۔ اُس نے اپنے وزیر خاص ہامان کو حکم دیا کہ فوری طور پر بہت سی اینٹیں تیار کرو اور اُن سے میرے لیے ایک اونچا محل بناؤ۔ میں اُس پر چڑھ کر آسمان تک پہنچوں گا۔ زمین پر مجھے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا معبود نظر نہیں آیا۔ اب میں آسمان میں جا کر اُسے تلاش کروں گا۔ میں تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو جھوٹا گمان کرتا ہوں۔ یوں محل کی تیاری کے لیے ایک بہت بڑا تعمیراتی کام شروع ہو گیا اور لوگوں کی توجہ اُس کی طرف مرکوز ہو گئی۔ فرعون اپنی سازش کی کامیابی پر خوش ہوا۔ لیکن آخر کار اُس کی سازش مٹی کا گھر و ندامت ثابت ہوئی اور وہ تباہی و بربادی کے برے انجام سے دوچار ہو کر رہا۔

### آیات ۳۸ تا ۴۰

### مومن آل فرعون کا رقت آمیز وعظ

اور کہا اُس نے جو ایمان لایا تھا	وَقَالَ الَّذِي آمَنَ
اے میری قوم! پیروی کرو میری	يُقَوْمِ اتَّبِعُونِ
میں بتاؤں گا تمہیں بھلائی کا راستہ۔	أَهْدِكُمْ سَبِيلَ الرَّشَادِ ۝
اے میری قوم! بے شک دنیا کی یہ زندگی ہے ہی وقتی فائدے کا سامان	يُقَوْمِ إِنَّمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ
اور بے شک آخرت ہی ہے رہنے کا گھر۔	وَإِنَّ الْآخِرَةَ لَهِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝
جس نے کی برائی	مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً

فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا ۚ	پس اُسے بدلہ نہیں دیا جائے گا مگر اُس جیسا
وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثَىٰ	اور جس نے عمل کیا اچھا خواہ وہ مرد ہو یا عورت
وَهُوَ مُؤْمِنٌ	اور وہ ہو مومن
فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ	پس یہی لوگ داخل ہوں گے جنت میں
يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝۴۰	انہیں رزق دیا جائے گا وہاں بے حساب۔

مومن آل فرعون نے قوم کو آگاہ کیا کہ تمہارا خیر خواہ فرعون نہیں، میں ہوں۔ میں تمہیں بھلائی کی راہ دکھاتا ہوں۔ دنیا کی زندگی عارضی اور یہاں کی لذتیں وقتی ہیں۔ آخرت کی نعمتیں بہتر اور دائمی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا اُسے آخرت میں اپنے کیے کی سزا ملے گی۔ اس کے برعکس جو اُس کی فرمانبرداری کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور اُس کے اعمال میں اخلاص بھی ہو تو اُسے جنت میں بغیر کسی حساب کے نعمتوں سے نوازا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت کی دائمی اور لامحدود نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۴۱ تا ۴۵

#### آل فرعون کا بندہ مومن کے خلاف جارحانہ رویہ

وَيَقُولُ مَا لِيَ اَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجْوٰۤی	اور (کہا مردِ مومن نے) اے میری قوم! کیا ہے مجھے، میں بلاتا ہوں تمہیں نجات کی طرف
وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ ۝۴۱	اور تم بلاتے ہو مجھے آگ کی طرف۔
تَدْعُونَنِي لِاَ كْفَرٍ بِاللّٰهِ	تم بلاتے ہو مجھے کہ میں انکار کروں اللہ کا

اور شریک ٹھہراؤں اُس کے ساتھ	وَ اُشْرِكَ بِهٖ
نہیں ہے میرے پاس جس کے لیے کوئی علم	مَا لَيْسَ لِي بِهٖ عِلْمٌ
جبکہ میں تمہیں بلاتا ہوں اُس کی طرف جو بہت زبردست، بہت بخشنے والا ہے۔	وَ اَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۳۲﴾
کوئی شک نہیں کہ تم بلاتے ہو مجھے جس کی طرف نہیں ہے اُس کا بلانا برحق دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں	لَا جَرَمَ اَنْتُمْ تَدْعُوْنَ نَبِيَّ اِلَيْهٖ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِى الدُّنْيَا وَلَا فِى الْاٰخِرَةِ
اور بے شک ہمارا لوٹنا ہے اللہ کی طرف	وَ اَنْ مَّرَدَّنَا اِلَى اللّٰهِ
اور بے شک حد سے گزرنے والے ہی آگ والے ہیں۔	وَ اَنْ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحَابُ النَّارِ ﴿۳۳﴾
پس عنقریب تم یاد کرو گے جو میں کہہ رہا ہوں تم سے	فَسَتَذْكُرُوْنَ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ ط
اور میں سپرد کرتا ہوں اپنا معاملہ اللہ کے	وَ اُقُوْضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ ط
بے شک اللہ بندوں کو خوب دیکھنے والا ہے۔	اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ ﴿۳۴﴾
پھر بچا لیا اُسے اللہ نے اُن برائیوں سے جن کی سازش فرعونوں نے کی	فَوَقَّهٗ اللّٰهُ سَيِّئَاتِ مَا مَكَرُوْا
اور گھیر لیا فرعونوں کو برے عذاب نے۔	وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْءُ الْعَذَابِ ﴿۳۵﴾

بندہ مومن کی دعوت حق کے جواب میں آل فرعون نے اُس پر پھر سے کفر اور شرک کی راہ اختیار کرنے کے لیے دباؤ ڈالا۔ اس رویے پر بندہ مومن نے فرمایا کہ اے میری قوم کے لوگو! میں تمہیں کامیابی کی راہ دکھا رہا ہوں اور تم مجھے جہنم میں لے جانا چاہتے ہو۔ تم مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر اور شرک کرنے کی ایسی دعوت دے رہے ہو جس کا کوئی جواز نہیں، جبکہ میں تمہیں زبردست

اللہ کی پکڑ سے بچنے اور اُس کی رحمت و بخشش کے سائے میں آنے کے لیے بلا رہا ہوں۔ بلاشبہ شرک اور کفر کے تصورات کی کوئی بنیاد نہیں۔ ہم سب نے آخر کار اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ جو لوگ حد سے گزرنے والے ہیں، وہ انہیں جہنم کی آگ میں داخل کرنے کا حکم دے گا۔ ایک وقت آئے گا کہ تم میری یہ نصیحتیں یاد کرو گے۔ میں اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں۔ وہی تمہارے شر سے میری حفاظت فرمائے گا۔ فرعونوں نے بندہ مومن کے خلاف خفیہ سازشیں کیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے فرعونوں کے شر سے محفوظ رکھا اور ایک برے عذاب کے ذریعے فرعونوں کو ہلاکت سے دوچار کر دیا۔

### آیت ۴۶

#### عذابِ قبر کی طرف اشارہ

آگ ہے پیش کیے جاتے ہیں فرعونی جس پر صبح اور شام	النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۚ
اور جس روز قائم ہوگی قیامت	وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ ۗ
(کہا جائے گا) داخل کرو فرعونوں کو شدید ترین عذاب میں۔	أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ۗ ﴿۴۶﴾

اس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ آلِ فرعون کو ہلاکت کے بعد اب صبح و شام دوزخ کی آگ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ روزِ قیامت انہیں سخت ترین عذاب میں جھونک دیا جائے گا۔ اس آیت سے اشارہ ملتا ہے کہ برے لوگوں کو عالمِ برزخ میں بھی عذاب دیا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (بخاری)

”تم میں سے جو شخص بھی مرتا ہے اُسے صبح و شام اُس کی آخری قیام گاہ دکھائی جاتی رہتی ہے، خواہ وہ جنتی ہو یا دوزخی۔ اُس سے کہا جاتا ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں تو اُس وقت جائے گا جب اللہ تجھے قیامت کے روز دوبارہ اٹھا کر اپنے حضور بلائے گا۔“

## آیات ۷ تا ۵۰

### اہل جہنم کی فریاد

اور جب جہنمی ایک دوسرے سے جھگڑیں گے آگ میں	وَإِذْ يَتَحَاوُونَ فِي النَّارِ
تو کہیں گے وہ جو کمزور تھے	فَيَقُولُ الضُّعْفَاءُ
اُن سے جو بڑے بنتے تھے (دنیا میں)	لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا
بے شک ہم تھے تمہارے پیچھے چلنے والے	إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا
تو کیا تم دور کر سکتے ہو ہم سے اللہ کے عذاب میں سے کچھ بھی؟	فَهَلْ أَنْتُمْ مُّغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۷﴾
کہیں گے وہ جو بڑے بنے تھے بے شک ہم سب اس میں ہیں	قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا ﴿۸﴾
بے شک اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے بندوں کے درمیان۔	إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۸﴾
اور کہیں گے وہ لوگ جو آگ میں ہوں گے جہنم پر مامور فرشتوں سے	وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ
دعا کرو اپنے رب سے	ادْعُوا رَبَّكُمْ
وہ ہلکا کر دے ہم سے ایک ہی دن کچھ عذاب۔	يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۹﴾
جواب دیں گے فرشتے	قَالُوا

اور لَمَّا تَأْتِيَكُمُ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ط	کیا نہیں لایا کرتے تھے تمہارے پاس تمہارے رسول واضح دلائل
قَالُوا بَلَىٰ ط	کہیں گے جہنمی کیوں نہیں!
قَالُوا فَاذْعُوا ج	کہیں گے فرشتے پھر پکارو
وَمَا دَعَا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِي ضَلٰلٍ ۝۵	اور نہیں ہوگی کافروں کی پکار مگر بے اثر۔

جہنم میں داخل ہونے والے تمام لوگ اپنے سرداروں اور پیشواؤں سے کہیں گے کہ ہم دنیا میں تمہیں بڑا سمجھتے تھے اور تمہاری پیروی کرتے تھے، کیا تم ہمارے عذاب میں کچھ کمی کر سکتے ہو؟ سردار کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے عذاب کا فیصلہ کر چکا ہے، اب ہم کچھ نہیں کر سکتے، ہمیں اس مصیبت کو جھیلنا ہے۔ پھر تمام جہنمی، جہنم پر مامور فرشتوں سے درخواست کریں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں کہ جہنمیوں کے عذاب میں ایک روز کمی کر دی جائے۔ فرشتے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس رسول واضح تعلیمات کے ساتھ نہیں آتے رہے تھے؟ وہ کہیں گے کہ رسول آئے تھے لیکن ہم نے انہیں جھٹلا دیا۔ فرشتے کہیں گے تو پھر عذاب کا مزہ چکھتے رہو۔ گویا جہنمیوں کی کسی فریاد کا نتیجہ نہیں نکلے گا۔

### آیات ۵۵ تا ۵۵

#### اللہ تعالیٰ اہل حق کی ضرور مدد فرمائے گا

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	بے شک ہم ضرور مدد کریں گے اپنے رسولوں کی اور ان کی جو ایمان لائے دنیا کی زندگی میں
وَيَوْمَ يَقُومُ الْاَشْهَادُ ۝۵	اور اُس روز بھی جب کھڑے ہوں گے گواہ۔
يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِيْنَ مَعٰذِرَتُهُمْ	اُس روز فائدہ نہیں دے گی ظالموں کو ان کی معذرت

وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ	اور اُن کے لیے ہے لعنت
وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾	اور اُن کے لیے ہے برا گھر۔
وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَى	اور یقیناً ہم نے دی موسیٰ <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> کو ہدایت
وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ ﴿۵۳﴾	اور وارث بنایا بنی اسرائیل کو کتاب کا۔
هُدًى وَذِكْرًا لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿۵۴﴾	وہ ہدایت اور نصیحت تھی عقلمندوں کے لیے۔
فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ	پس اے نبی <small>صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ</small> ! صبر کیجیے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے
وَاسْتَغْفِرْ لِدُنْيِكَ	اور بخشش مانگیے اپنی کوتاہی کی
وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ﴿۵۵﴾	اور تسبیح کیجیے اپنے رب کی حمد کے ساتھ شام اور صبح۔

ان آیات میں بشارت دی گئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں اور دیگر سچے مومن بندوں کی دنیا اور آخرت میں ضرور مدد فرمائے گا۔ خاص طور پر آخرت میں یہ مدد انتہائی اہم ہوگی کیونکہ اُس روز ظلم اور زیادتی کرنے والوں کی کوئی معذرت قبول نہ ہوگی اور نہ ہی وہ کسی بھی طور پر لعنت اور برے انجام سے بچ سکیں گے۔ ماضی میں حسن طرح اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ، بنی اسرائیل اور مومن آلِ فرعون کی مدد کی اسی طرح وہ نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مخلص امتیوں کی بھی مدد فرمائے گا۔ نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو بشارت دی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ بالکل برحق ہے۔ آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی جدوجہد کامیابی کی منزل تک پہنچ کر رہے گی۔ البتہ اس جدوجہد کے دوران اگر اللہ تعالیٰ کے معیارِ مطلوب کے مطابق کوئی عمل نہ ہو سکا تو اُس کے لیے اُس سے بخشش طلب کیجیے اور صبح و شام اُس کی حمد و ثنا اور تسبیح کرتے رہیے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر مشکلات میں مومنوں کا سہارا اور ثابت قدمی کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہِ حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور حق کے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد فرمائے۔ آمین!

## آیات ۵۶ تا ۵۷

### حق کے دشمنوں کے لیے وعید

بے شک وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیات میں	إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ
بغیر کسی دلیل کے جو آئی ہو ان کے پاس	بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ ۙ
نہیں ہے ان کے سینوں میں مگر ایک بڑائی	إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ
وہ نہیں ہیں پہنچنے والے اُس بڑائی تک	مَا هُمْ بِبَالِغِيهِ ۚ
پس اے نبی ﷺ! پناہ طلب کیجیے اللہ کی	فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۗ
بے شک وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔	إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿۵۶﴾
یقیناً آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا زیادہ بڑا ہے لوگوں کے	لَخَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ
پیدا کرنے سے	
اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔	وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۵۷﴾

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ حق کے دشمن اللہ تعالیٰ کے احکامات پر جو اعتراضات کر رہے ہیں وہ بالکل ہی بے بنیاد ہیں۔ حقیقت میں ان کا تکبر ہے جو انہیں حق کے سامنے سر جھکانے سے روک رہا ہے۔ وہ خود کو بڑا سمجھ رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کر دے گا۔ نبی اکرم ﷺ کے توسط سے اہل ایمان کو نصیحت کی گئی کہ وہ دشمنانِ حق کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کریں۔ جس طرح فرعون کی دھمکیوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ کر موسیٰ علیہ السلام بے فکر ہو گئے تھے، اسی طرح سردارانِ قریش کی دھمکیوں اور سازشوں کے مقابلے میں تم بھی اُس کی پناہ لے لو اور پھر بے فکر ہو کر حق کی دعوت دیتے رہو۔ جو اللہ اتنی

بڑی کائنات بنا سکتا ہے، اُس کے لیے ایک معمولی جسامت کے انسان کو دوبارہ زندہ کرنا ہرگز مشکل نہیں۔ اللہ تعالیٰ حق کے دشمنوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اور انہیں اُن کے جرائم کی بھرپور سزا دے گا۔

### آیات ۵۸ تا ۵۹

اللہ تعالیٰ کے باغی اور اُس کے وفادار برابر نہیں ہیں

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے عمل کیے اچھے اور نہ ہی بدکار (برابر ہوتے ہیں)	وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۗ
بہت کم تم نصیحت حاصل کرتے ہو۔	قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ﴿۵۸﴾
بے شک قیامت ضرور آنے والی ہے	إِنَّ السَّاعَةَ لَأْتِيَةٌ ۗ
نہیں کوئی شک اس میں	لَا رَيْبَ فِيهَا ۗ
اور لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔	وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۵۹﴾

جس طرح اندھے اور دیکھنے والے برابر نہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ کے باغی اور اُس کے وفادار برابر نہیں۔ دنیا میں یہ فرق ظاہر ہونے ہو، آخرت میں ضرور ظاہر ہوگا۔ اُس روز حق کے دشمن ذلیل اور رسوا ہوں گے اور حق کا ساتھ دینے والے سرخرو ہوں گے۔ اس حقیقت کو ظاہر کرنے کے لیے قیامت ضرور آکر رہے گی خواہ لوگوں کی اکثریت اُس پر ایمان لانے سے انکار ہی کرتی رہے۔ مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ ان آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”آخرت ہونی چاہیے، عقل اور انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ہو، اور اس کا ہونا نہیں بلکہ نہ ہونا خلاف عقل و انصاف ہے۔ آخر کوئی معقول آدمی اس بات کو کیسے درست مان سکتا ہے کہ جو لوگ دنیا میں اندھوں کی طرح جیتے ہیں اور اپنے برے اخلاق و اعمال سے

اللہ کی زمین کو فساد سے بھر دیتے ہیں وہ اپنی اس غلط روش کا کوئی برا انجام نہ دیکھیں؟ اور اسی طرح وہ لوگ بھی جو دنیا میں آنکھیں کھول کر چلتے ہیں اور ایمان لا کر نیک عمل کرتے ہیں اپنی اس اچھی کارکردگی کا کوئی اچھا نتیجہ دیکھنے سے محروم رہ جائیں؟ یہ بات اگر صریحاً خلاف عقل و انصاف ہے تو پھر یقیناً انکارِ آخرت کا عقیدہ بھی عقل و انصاف کے خلاف ہی ہونا چاہیے، کیونکہ آخرت نہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ نیک و بد دونوں آخر کار مر کر مٹی ہو جائیں اور ایک ہی انجام سے دوچار ہوں۔ اس صورت میں صرف عقل و انصاف ہی کا خون نہیں ہوتا بلکہ اخلاق کی بھی جڑ کٹ جاتی ہے۔ اس لیے کہ اگر نیکی اور بدی کا انجام یکساں ہے تو پھر بد بڑا عقل مند ہے کہ مرنے سے پہلے اپنے دل کے سارے ارمان نکال گیا اور نیک سخت بے وقوف ہے کہ خواہ مخواہ اپنے اوپر طرح طرح کی اخلاقی پابندیاں عائد کیے رہا۔“

## آیت ۶۰

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ مجھے ہی پکارو

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي	اور فرمایا تمہارے رب نے پکارو مجھے
أَسْتَجِبْ لَكُمْ ط	میں دعا قبول کروں گا تمہاری
إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي	بے شک وہ لوگ جو تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے
سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَخِيرِينَ ۝۶۰	عنقریب وہ داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ مجھ ہی سے دعا کرو۔ ساتھ ہی بشارت دی کہ میں تمہاری دعا کو ضرور قبول کروں گا۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں

راہ دکھلائیں کسے، راہرو منزل ہی نہیں

جو سرکش تکبر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو نہیں پکارتے، وہ اُن کے غرور کو خاک میں ملا دے گا اور اُنہیں ذلیل کر کے جہنم میں داخل کر دے گا۔ ہمارے لیے کتنی بڑی نعمت ہے کہ کل اختیار رکھنے والی ہستی ہمیں حکم دے رہی ہے کہ جو مانگنا ہے مجھ سے مانگو۔ اُس سے جتنا مانگا جائے گا وہ اتنا ہی خوش ہوتا ہے۔ کس قدر محرومی کا مقام ہے کہ ہم اُس سے نہ مانگیں یا اُسے چھوڑ کر بے اختیار ہستیوں سے مانگیں اور اُس کے ساتھ اُنہیں شریک کر کے ایک واضح ظلم کا ارتکاب کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت عطا فرمائے، ہر طرح کے شرک سے محفوظ فرمائے اور اپنی ذات سے مسلسل مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۶۱ تا ۶۵

دعا اسی سے مانگو جو محسن حقیقی ہے

اللہ وہ ہے جس نے بنائی تمہارے لیے رات	اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ
تاکہ تم آرام کرو اُس میں	لِتَسْكُنُوا فِيهِ
اور (بنایا) دن کو روشن (تاکہ تم کام کرو اُس میں)	وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۝
بے شک اللہ یقیناً فضل والا ہے لوگوں پر	إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ
اور لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔	وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝۶۱
یہی اللہ تمہارا رب ہے	ذِكْرُ اللَّهِ رَبِّكُمْ
پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا	خَالِقِ كُلِّ شَيْءٍ ۝
نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے	لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۝
تو کہاں سے تم بہکائے جاتے ہو؟	فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ ۝۶۲

کذلک یوفک الذین کانوا بآیت اللہ یجحدون ﴿۳۳﴾	اسی طرح بہکائے جاتے تھے وہ لوگ جو اللہ کی آیات کا انکار کیا کرتے تھے
اللہ الذی جعل لکم الأرض قراراً والسمااء بناءً	اللہ وہ ہے جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو رہنے کی جگہ اور آسمان کو چھت
وَصَوَّرکم فَاَحْسَنَ صُورکم وَرَزَقکم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ط	اور صورت گرمی کی تمہاری پھر حسن دیا تمہاری صورتوں کو
ذِکُم اللہ رَبکم ط	اور رزق دیا تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے یہ ہے اللہ تمہارا رب
فَتَبَرکَ اللہ رَبُّ الْعَالَمِینَ ﴿۳۴﴾	سو بہت برکت والا ہے اللہ جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ وہی زندہ ہے۔
هُوَ الْحَیُّ	نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	پس دعا کرو اللہ ہی سے
فَادْعُوهُ	خالص کرنے والے ہو کر اُس کے لیے اطاعت کو
مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ط	کل شکر اللہ کے لیے جو کہ تمام جہانوں کا رب ہے۔
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ ﴿۳۵﴾	

یہ آیات محسن حقیقی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بندوں پر حسب ذیل احسانات کا ذکر کر رہی ہیں:

1. اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے آرام و سکون کے لیے رات بنائی۔
2. اللہ تعالیٰ نے دن کو روشن بنایا تاکہ انسان ضروری سرگرمیاں انجام دے سکیں۔

3. اللہ تعالیٰ نے زمین کو جائے سکون بنایا تاکہ انسان اس پر آسانی سے رہائشی، تجارتی، زراعتی اور دیگر سہولیات حاصل کر سکیں۔

4. اللہ تعالیٰ نے آسمان کو انسان کے لیے مضبوط اور محفوظ چھت کی صورت عطا کی۔

5. اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا فرمایا۔

6. اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو انتہائی پاکیزہ رزق عطا فرمایا۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی ہمارا خالق، رازق اور ہر ضرورت پوری کرنے والا رب کریم ہے۔ وہی محسن حقیقی ہے۔ لہذا ہمیں اُس کی مکمل اطاعت کرتے ہوئے صرف اور صرف اُس کے سامنے ہاتھ پھیلانا چاہیے اور اپنی مرادیں مانگنی چاہئیں۔ ماضی کی اکثر قومیں اس حقیقت سے غافل تھیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسری ہستیوں کو مشکل کشا، حاجت روا اور نجات دہندہ سمجھتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس گمراہی سے محفوظ فرمائے اور توحیدِ خالص اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۶۶

باطل کے ساتھ مصالحت نہیں ہو سکتی

اے نبی ﷺ! فرمائیے بے شک مجھے روک دیا گیا ہے کہ میں عبادت کروں اُن کی جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو	قُلْ اِنِّیْ نُهَيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
جبکہ آچکے ہیں میرے پاس واضح دلائل میرے رب کی طرف سے	لَمَّا جَاءَنِی الْبَیِّنَاتُ مِنْ رَبِّیْ
اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار بن جاؤں تمام جہانوں کے رب کا۔	وَاْمَرْتُ اَنْ اُسَلِّمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۶﴾

مشرکین مکہ نبی اکرم ﷺ پر دباؤ ڈال رہے تھے کہ وہ ان کے ساتھ مصالحت پر آمادہ ہو جائیں۔ ایک معین عرصے تک مشرکین کے ساتھ مل کر معبودانِ باطل کی عبادت کریں۔ پھر مشرکین اتنا ہی عرصہ صرف اللہ کی عبادت کریں گے۔ اس آیت میں دو ٹوک فیصلہ سنا دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو منع کر دیا ہے کہ وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ وہ باطل کے ساتھ کوئی سمجھوتا نہیں کریں گے اور صرف اور صرف اللہ سبحانہ تعالیٰ ہی کی بندگی اور فرمانبرداری کریں گے۔

### آیات ۶۷ تا ۶۸

غور کرو، اللہ تعالیٰ انسان کو کیسے تخلیق کرتا ہے

وہی ہے کہ جس نے پیدا کیا تمہیں مٹی سے	هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ
پھر نطفے سے	ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ
پھر جمے ہوئے خون سے	ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ
پھر وہ نکالتا ہے تمہیں بچے کی صورت میں	ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا
پھر تاکہ تم پہنچو اپنی جوانی کو	ثُمَّ لِيَتَّبِعُوا آسَدَكُمْ
پھر تاکہ تم ہو جاؤ بوڑھے	ثُمَّ لِيَتَّكِفُوا شِيْبًا
اور تم میں سے کچھ کو وفات دے دی جاتی ہے اس سے پہلے	وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفَّى مِنْ قَبْلٍ
اور تاکہ تم پہنچو مقررہ مدت کو	وَلِيَتَّبِعُوا أَجَلًا مُّسَمًّى
اور تاکہ تم سمجھو۔	وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾

وہی تو ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دے گا	هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ
پھر جب وہ فیصلہ کر لیتا ہے کسی کام کا	فَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا
تو بے شک وہ کہتا ہے اُس کے لیے ہو جا	فَأِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ
پس وہ ہو جاتا ہے۔	فَيَكُونُ ۚ ﴿٢٤﴾

اللہ تعالیٰ نے پہلے انسان سیدنا آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنایا۔ اُن کے بعد ہر انسان کو نطفے سے بنایا۔ نطفے کو وہ علقے یعنی ایک جملے ہوئے خون کی صورت دیتا ہے جو رحم مادر سے چپک کر خون چوس چوس کر ترقی کرتا ہے۔ آخر کار اللہ تعالیٰ اُسے بچے کی صورت میں دنیا میں لے آتا ہے۔ یہ بچہ رفتہ رفتہ جوانی اور پھر بڑھاپے کو پہنچ جاتا ہے۔ کچھ انسان درمیانی عمر ہی میں وفات پا جاتے ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ ہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے۔ کیا کوئی اور ہستی ہے جو ایسی کارگیری اور ایسی شان کی حامل ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شرک جیسے کھلے ظلم سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۶۹ تا ۷۶

#### حق کو جھٹلانے والوں کا برا انجام

کیا تم نے نہیں دیکھا انہیں جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیات میں	أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ ۗ
کہاں سے وہ پھیرے جا رہے ہیں؟	أَنِّي يُصْرَفُونَ ﴿٦٩﴾
یہ وہ ہیں جنہوں نے جھٹلایا کتاب کو	الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ
اور اُسے بھی ہم نے بھیجا جس کے ساتھ اپنے رسولوں کو	وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا تَفْثَ
سو جلد ہی وہ جان لیں گے۔	فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾

---



---



---



---



---

جبکہ طوق ہوں گے اُن کی گردنوں میں اور زنجیریں	إِذَا الْأَعْلَىٰ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلْسِلُ ۝
وہ گھسیٹے جا رہے ہوں گے۔	يَسْحَبُونَ ۝۴۱
کھولتے پانی میں	فِي الْحَمِيمِ ۝
پھر آگ میں جھونکے جائیں گے۔	ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُونَ ۝۴۲
پھر اُن سے کہا جائے گا	ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ
کہاں ہیں وہ جن کو تم شریک کرتے تھے؟	أَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۝۴۳
اللہ کے سوا	مِنْ دُونِ اللَّهِ ۝
جواب دیں گے وہ گم ہو گئے ہم سے	قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا
بلکہ ہم نہیں پکارا کرتے تھے اس سے پہلے کسی چیز کو	بَلْ لَمْ نَكُنْ نَدْعُوا مِنْ قَبْلُ شَيْئًا ۝
اسی طرح سے گمراہ کرے گا اللہ کافروں کو۔	كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ۝۴۴
یہ اس لیے کہ تم اترا یا کرتے تھے زمین میں ناحق	ذَلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
اور اس لیے کہ تم اٹھا کرتے تھے۔	وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُونَ ۝۴۵
داخل ہو جاؤ جہنم کے دروازوں میں	أَدْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ
ہمیشہ رہنے والے ہو اس میں	خَالِدِينَ فِيهَا ۝
تو براہے ٹھکانہ تکبر کرنے والوں کا۔	فَبُئْسَ مَثْوَىٰ الْمُتَكَبِّرِينَ ۝۴۶

اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اُس کے رسولوں کی دعوت کو جھٹلانے والے اور اُس کے احکام اور نشانیوں کے حوالے سے بحث کرنے والے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ انہیں نام نہاد مذہبی پیشوا اپنے مفادات کی خاطر حق سے پھیر رہے ہیں۔ عنقریب ان سب کی گردنوں میں طوق ہوں گے، انہیں کھولتے ہوئے پانی میں گھسیٹا جائے گا اور پھر آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ جب اُن سے پوچھا جائے گا کہ کہاں ہیں تمہارے خود ساختہ معبود؟ وہ اپنے شرک کے جرم سے صاف انکار کر دیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کو دھوکہ نہ دے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ یہ ہے تمہارے شرک اور تکبر کا انجام۔ اب ہمیشہ کے لیے جہنم کے ہولناک عذاب کا مزہ چکھتے رہو۔

### آیات ۷۷ تا ۸۷

### حق کے مخالفین عذاب سے نہیں بچ سکتے

فَاَصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ ۚ	پس اے نبی ﷺ! صبر کیجیے بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے
فَأَمَّا نُرِّيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِي نَعِدُهُمْ	پھر اگر ہم دکھادیں آپ ﷺ کو اُس عذاب کا کچھ حصہ جس سے ہم اُن کو ڈرا رہے ہیں
أَوْ نَتَّوَفِّيَنَّكَ	یا ہم وفات دے دیں آپ ﷺ کو
فَالْيَنَّا يُرْجَعُونَ ﴿۷۷﴾	تو ہماری طرف ہی وہ لوٹائے جائیں گے۔
وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ	اور یقیناً ہم نے بھیجے کئی رسول آپ ﷺ سے پہلے
مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ	اُن میں سے وہ بھی ہیں جن کا حال ہم نے سنا دیا آپ ﷺ کو
وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ	اور وہ بھی ہیں جن کا حال ہم نے نہیں سنایا آپ ﷺ کو
وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِآيَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ	اور نہیں تھا ممکن کسی رسول کے لیے کہ وہ لے آتے

کوئی معجزہ مگر اللہ کے اذن سے	
پھر جب آگیا اللہ کا حکم	فَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ
فیصلہ کر دیا گیا حق کے ساتھ	فُقِضِيَ بِالْحَقِّ
اور خسارے میں گئے اُس وقت اہل باطل۔	وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْبَاطِلُونَ ﴿۳۱﴾

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو مشرکین کی ہٹ دھرمی اور مخالفانہ حرکتوں پر صبر کی تلقین کی گئی۔ ساتھ ہی آگاہ کیا گیا کہ ضروری نہیں ہے کہ ہر اُس شخص کو جس نے حق کی مخالفت کی ہے اسی دنیا میں اور آپ ﷺ کی حیات مبارکہ ہی میں سزا دی جائے۔ یہاں کوئی سزا پائے یا نہ پائے، بہر حال وہ اللہ تعالیٰ کی گرفت سے بچ کر نہیں جاسکتا۔ مگر تو اُسے اللہ کے پاس ہی آنا ہے۔ اُس وقت وہ اپنے کرتوتوں کی بھرپور سزا پالے گا۔ مخالفین آپ ﷺ سے اپنی فرمائش کے مطابق معجزہ دکھانے کا مطالبہ کر رہے تھے، جواب دیا گیا کہ ماضی میں اللہ نے کئی رسول بھیجے، کچھ کا ذکر قرآن حکیم میں کر دیا گیا اور کچھ کا نہیں، کسی رسول کے لیے ممکن نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی معجزہ پیش کر سکیں۔ البتہ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں کوئی معجزہ عطا کیا اور اُسے دیکھ کر بھی اُن کی قوم ایمان نہیں لائی تو پھر وہ قوم شدید عذاب سے ہلاک کر دی گئی۔

### آیات ۷۹ تا ۸۱

### چوپائے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں

اللہ وہ ہے جس نے بنائے تمہارے لیے چوپائے	اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ الْأَنْعَامَ
تاکہ تم سواری کرو اُن میں سے کچھ پر	لِتَرْكَبُوا مِنْهَا
اور اُن میں سے کچھ تم کھاتے بھی ہو۔	وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿۳۲﴾
اور تمہارے لیے اُن میں فائدے ہیں	وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ

تاکہ تم پہنچو اُن پر اُس ضرورت تک جو تمہارے سینوں میں ہے	وَلِتَبْلُغُوا عَلَيْهَا حَاجَةً فِي صُدُورِكُمْ
اور اُن پر اور کشتیوں پر تم سوار کیے جاتے ہو۔	وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ ﴿۸۰﴾
اور اللہ دکھاتا ہے تمہیں اپنی نشانیاں	وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ ۙ
پھر کون کون سی اللہ کی نشانیوں کا تم انکار کرو گے۔	فَأَمَّا آيَاتِ اللَّهِ تَنْكُرُونَ ﴿۸۱﴾

اللہ تعالیٰ نے انسان کی سہولت کے لیے چوپائے تخلیق کیے ہیں جن کے کئی فوائد ہیں:

1. بعض ایسے طاقتور ہیں کہ انسان اُن پر سوار ہو کر دور دراز کی منزلیں طے کرتا ہے۔
2. بعض حلال ہیں جن سے انسان گوشت جیسی لذیذ غذا حاصل کرتا ہے۔
3. بعض بار برداری کے کام آتے ہیں اور بوجھل اشیاء دور دراز کے علاقوں اور بلند پہاڑی مقامات تک پہنچاتے ہیں۔
4. اُن میں دیگر فوائد بھی ہیں مثلاً وہ کھیتی باڑی کے لیے استعمال ہوتے ہیں، اُن سے دودھ جیسی نعمت حاصل ہوتی ہے جس سے اور کئی نعمتیں بنائی جاتی ہیں، اُن کی کھالوں سے قیمتی اثاثہ جات، گرم لباس اور کئی مصنوعات بنتی ہیں، اُن کی چربی سے گھی اور صابن حاصل ہوتا ہے اور اُن کی کھاد سے زراعت میں فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

جس طرح چوپائے خشکی کے لیے سواری ہیں، اسی طرح کشتیاں بحری سفر کے لیے نہ صرف سواری بلکہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ اُس کی کیسی کیسی نشانیاں اور نعمتیں ہمارے سامنے ہیں پھر بھی انسانوں کی اکثریت اُس کی وحدانیت اور اُس کے احکامات تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہے۔

## آیات ۸۲ تا ۸۵

## مشرک قوموں کے انجام سے سبق حاصل کرو

تو کیا وہ نہیں چلے پھرے زمین میں	أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
پس دیکھتے کہ کیسا ہوا انجام اُن لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے	فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ
وہ زیادہ تھے ان سے (تعداد میں)	كَانُوا أَكْثَرَ مِنْهُمْ
اور زیادہ سخت تھے قوت میں	وَ أَشَدَّ قُوَّةً
اور یادگاروں کے لحاظ سے زمین میں	وَ أَثَارًا فِي الْأَرْضِ
تو کام نہ آیا ان کے جو وہ کمایا کرتے تھے۔	فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۸۲﴾
پھر جب لائے اُن کے پاس اُن کے رسول واضح دلائل	فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ
وہ اترانے لگے اُس پر جو اُن کے پاس کچھ علم تھا	فَرِحُوا بِمَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ
اور گھیر لیا انہیں اُس (عذاب) نے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔	وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۸۳﴾
پھر جب انہوں نے دیکھا ہمارا عذاب	فَلَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا
کہنے لگے ہم ایمان لائے اللہ پر اُس کی توحید کے ساتھ	قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحَدَاهُ
اور ہم نے انکار کیا اُن کا جنہیں ہم اُس کے ساتھ شریک کرنے والے تھے۔	وَ كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ﴿۸۴﴾

پھر نہ تھا کہ فائدہ دیتا انہیں ان کا ایمان	فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ
جب انہوں نے دیکھ لیا ہمارا عذاب	لَمَّا رَاوْا بَاْسَنَا
یہی اللہ کا دستور ہے جو جاری رہا اُس کے بندوں میں	سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ
اور خسارے میں گئے اُس وقت کافر۔	وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ

ماضی میں کئی ایسی قومیں گزری ہیں جو موجودہ اقوام کے مقابلے میں افرادی قوت میں کثیر، اسباب اور ٹیکنالوجی میں بہت آگے اور زمین پر اثرات چھوڑنے کے اعتبار سے انتہائی نمایاں تھیں۔ جب ان کے پاس رسول علم ہدایت لے کر آئے تو انہوں نے اپنی ٹیکنالوجی اور علوم و فنون کو بہتر سمجھتے ہوئے علم ہدایت کو حقارت سے ٹھکرا دیا۔ البتہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آفت آئی تو ان کی ساری ٹیکنالوجی دھری رہ گئی۔ عذاب کے آثار دیکھ کر وہ اپنے جرائم کا اقرار کرنے لگے اور خالص توحید قبول کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ لیکن اب اصلاح کا وقت گزر چکا تھا۔ عذاب آجانے یا موت کے آثار شروع ہو جانے کے بعد ایمان لانا یا توبہ کرنا اللہ تعالیٰ کو قبول نہیں۔ اب شدید عذاب نے ان سرکشوں کو ملیا میٹ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## سورة فصلت

اللہ تعالیٰ ہی کی طرف دعوت دینے کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں توحیدِ عملی کا یہ پہلو نمایاں ہے کہ دعوت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی بندگی کی دی جائے۔

## ☆ آیات کا تجزیہ:

قرآن کی عظمت اور دعوت	• آیات ۸ تا ۱۱
زمین اور آسمانوں کی تخلیق	• آیات ۱۲ تا ۱۹
قرآن کی دعوت جھٹلانے والوں کا برا انجام	• آیات ۱۸ تا ۲۳
سرکش قوموں کا آخرت میں انجام	• آیات ۲۹ تا ۳۹
اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ کردار عزیمت کے درجے پر	• آیات ۳۶ تا ۴۰
اللہ تعالیٰ کی نشانیاں	• آیات ۳۷ تا ۳۹
عظمتِ قرآن	• آیات ۴۰ تا ۴۵
روزِ قیامت اعمال کا نتیجہ	• آیات ۴۶ تا ۴۸
انسان کی ناشکری	• آیات ۴۹ تا ۵۱
عظمتِ قرآن	• آیات ۵۲ تا ۵۴

## آیات ۱ تا ۵

قرآنِ حکیم کی عظمت اور مشرکین مکہ کی ہٹ دھرمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حَمْدٌ ۝۱

ح۔ میم۔

تَنْزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ①	نازل کیا جانا ہے (اس کتاب کا) بہت مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والے کی طرف سے۔
كِتَابٌ فَصَّلَتْ آيَتُهُ	وہ کتاب ہے واضح کی گئیں جس کی آیات
قُرْآنًا عَرَبِيًّا	عربی قرآن ہے
لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ②	اُن کے لیے جو جانتے ہیں۔
بَشِيرًا وَنَذِيرًا ③	خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا ہے
فَاعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ	تورخ پھیر لیا اُن کی اکثریت نے
فَهُمْ لَا يَسْعَوْنَ ④	سو وہ نہیں سنتے۔
وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِيْ اَكْثَرِ مِمَّا تَدْعُوْنَا اِلَيْهِ	اور انھوں نے کہا ہمارے دل پردے میں ہیں اُس سے تم
وَفِيْ اٰذَانِنَا وَقْرٌ	بلا تے ہو ہمیں جس کی طرف اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے
وَمِنْ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ	اور ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان حجاب ہے
فَاعْمَلْ	پس تم کرتے رہو (اپنا کام)
اِنَّا عَمِلُوْنَا ⑤	بے شک ہم بھی کرنے والے ہیں (اپنا کام)۔

عظمتِ قرآنِ حکیم کے مندرجہ ذیل پہلو ان آیات میں بیان کیے گئے ہیں:

1. قرآنِ حکیم کسی انسان کا بنایا ہوا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ کلام ہے۔ اس کی مخالفت کسی انسان کی نہیں اللہ تعالیٰ کی مخالفت ہے۔

2. یہ ایک ایسی ہستی کا کلام ہے جس کی رحمت میں جوش بھی ہے اور تسلسل بھی۔ یہ اُس کی رحمت کا مظہر ہے کہ پیدا کرنے اور رزق دینے کے ساتھ اُس نے زندگی سنوارنے کے لیے ہدایت کی روشنی بھی دکھائی ہے۔
3. اس کتاب کی آیات خوب کھول کر بیان کی گئی ہیں اور صاف بتایا گیا ہے کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے؟
4. قرآن حکیم کو آیات کی صورت میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور اسے ایک زندہ، فصیح، اور بلیغ زبان ”عربی“ میں نازل کیا گیا ہے۔ لہذا اس کتاب کا سیکھنا اور سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔
5. یہ کتاب اُن سعادت مندوں کو فائدہ دے گی جو علم رکھتے ہیں اور دانا ہیں۔ نادان لوگوں لیے یہ اسی طرح بے فائدہ ہے جس طرح ایک قیمتی ہیرا اُس شخص کے لیے بے فائدہ ہے جو ہیرے اور پتھر کا فرق نہیں جانتا۔
6. یہ کتاب نیک لوگوں کو اجرِ عظیم کی بشارت دیتی ہے اور مجرموں کو دردناک عذاب سے خبردار کرتی ہے۔ گویا اس کتاب کی تعلیمات کو ماننا اور نہ ماننا برابر نہیں ہے۔

کفار مکہ کی بد قسمتی ہے کہ وہ اتنی عظیم نعمت کی ناقدری کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے بڑی ہٹ دھرمی سے کہہ رہے ہیں کہ آپ جو بھی دلیل ہمارے سامنے پیش کریں گے ہم آپ کی دعوت قبول نہیں کریں گے۔ آپ کی کوئی بات ہم پر اثر نہیں کرے گی۔ آپ تبلیغ کرتے رہیں اور ہم آپ کی مخالفت کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ دل کی ایسی سختی سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

### آیات ۶ تا ۸

### قرآن حکیم کی دعوت

اے نبی ﷺ! فرمائیے بے شک میں انسان ہوں تمہاری طرح	قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ
وحی کیا جاتا ہے میری طرف کہ تمہارا معبود ہے ایک ہی معبود	يُوحَىٰ إِلَىٰ آلِئِنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَوَاحِدٌ

پس سیدھے رہو اُس کی طرف	فَأَسْتَقْبِمُوا إِلَيْهِ
اور بخشش مانگو اُس سے	وَأَسْتَغْفِرُوا <sup>ط</sup>
اور ہلاکت ہے مشرکین کے لیے۔	وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ <sup>٧</sup>
وہ جو نہیں دیتے زکوٰۃ	الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ
اور وہی تو ہیں آخرت کا جو انکار کرنے والے ہیں۔	وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ <sup>٥</sup>
بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
اور انھوں نے عمل کیے اچھے	وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
اُن کے لیے اجر ہے نہ ختم ہونے والا۔	لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ <sup>٨</sup>

ع  
۱۵

قرآن حکیم کی دعوت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ معبودِ واحد ہے اور اُس کا کوئی شریک نہیں۔ نبی اکرم ﷺ اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ لوگوں کو اُس کی خالص بندگی کرنے اور اُس سے گناہوں کی بخشش طلب کرنے کا پیغام دے رہے ہیں۔ مشرکین مکہ اس دعوت کو قبول نہیں کر رہے لہذا اُن کے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔ اُنہیں اُن کے جدِ امجد سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے نماز ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا تھا۔ (سورہ مریم آیت ۵۵) نماز کی تو انھوں نے صورت بگاڑ دی (سورہ انفال آیت ۳۵) اور زکوٰۃ سرے سے ادا ہی نہیں کرتے۔ پھر اصل جرم یہ ہے کہ اُنہیں آخرت کے حساب کتاب کا کوئی یقین نہیں۔ اسی لیے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اس کے برعکس جو لوگ قرآن حکیم کی دعوت قبول کریں گے اور اس کے مطابق طرزِ عمل اختیار کریں گے، اُن کے لیے ایسا اجر ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے ایسے ہی اجر کا مستحق بنائے۔ آمین!

## آیات ۱۲ تا ۹

### زمین اور آسمانوں کی تخلیق

<p>اے نبی ﷺ! فرمائیے کیا بے شک تم واقعی انکار کرتے ہو اُس کا جس نے بنائی زمین دو دنوں میں</p>	<p>قُلْ اَيْنَكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْاَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ</p>
<p>اور تم بناتے ہو اُس کے شریک</p>	<p>وَتَجْعَلُونَ لَهُ اَنْدَادًا</p>
<p>وہی تمام جہانوں کا رب ہے۔</p>	<p>ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ</p>
<p>اور اُس نے بنائے اس میں گڑھے ہوئے پہاڑ اس کے اوپر سے</p>	<p>وَجَعَلَ فِيْهَا رَوٰسِيًّۭا مِّنْ فَوْقِهَا</p>
<p>اور اُس نے برکت رکھی اس میں</p>	<p>وَبَرَكَ فِيْهَا</p>
<p>اور اندازے سے رکھیں اس میں اس کی غذائیں چار دنوں میں</p>	<p>وَقَدَّرَ فِيْهَا اَقْوَاتَهَا فِيْ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ط</p>
<p>وہ برابر ہیں (ضرورت کے مطابق) تمام مانگنے والوں کے لیے۔</p>	<p>سِوَاۤءٌ لِّلسَّٰبِقِيْنَ ۙ</p>
<p>پھر اُس نے توجہ فرمائی آسمان کی طرف</p>	<p>ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ</p>
<p>اور وہ ایک دھواں تھا</p>	<p>وَهِيَ دُخَانٌ</p>
<p>پھر اُس نے فرمایا اُس سے اور زمین سے حاضر ہو خوشی سے یا مجبوراً</p>	<p>فَقَالَ لَهَا وِلَا رِضٍ اِغْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ط</p>

انہوں نے کہا ہم حاضر ہوتے ہیں خوشی سے۔	قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ﴿۱۱﴾
پھر اُس نے بنا دیا انہیں سات آسمان دونوں میں	فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ
اور وحی فرمائی ہر آسمان میں اُس کے کام کی	وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا
اور ہم نے سجایا قریبی آسمان کو چرانگوں سے	وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ ﴿۱۲﴾
اور محفوظ کیا ہوا	وَحِفْظًا
یہ مقرر کیا ہوا اندازہ ہے زبردست ، سب کچھ جاننے والے کا۔	ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۱۳﴾

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے مجموعی طور پر چھ دنوں میں کائنات بنائی۔ انہی میں سے چار دنوں میں زمین بنائی، اُس کے توازن کے لیے اُس پر پہاڑوں کا بوجھ ڈالا، اُس کے اندر مختلف اشیاء کے خزانے سمودیے اور اُسے برکت و وسعت سے نوازا، اُس کے وسائل کو ایسی وسعت دی جو اُس پر بسنے والی تمام مخلوقات کے لیے کفایت کرنے والی ہے۔ آسمانوں کو اُس نے سات کی تعداد میں تخلیق فرمایا۔ پھر ہر آسمان کے لیے اُس کا عمل اور کردار طے کیا۔ آسمان دنیا کو ستاروں کے ذریعے رونق بخشی اور ان ہی کے ذریعے وحی کی حفاظت کا انتظام کیا۔ اُس نے زمین اور آسمانوں کو حکم دیا کہ تمہیں میرے احکامات کے مطابق کردار ادا کرنا ہے۔ اُن دونوں نے بخوشی اُس کی فرمانبرداری قبول کی۔ جس اللہ نے یہ سب تخلیقی عمل کیا ہے کیا کوئی اور اُس کا شریک ہو سکتا ہے؟ افسوس ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والوں پر اور اُن پر بھی جو اُس کے وجود ہی کا انکار کرتے ہیں۔

### آیات ۱۳ تا ۱۸

### قرآن کی دعوت جھٹلانے والوں کا برا انجام

فَإِنْ أَعْرَضُوا	پھر اگر وہ رخ پھیر لیں
-------------------	------------------------

---



---



---



---



---

تو فرمائیے میں نے خبردار کر دیا تمہیں ایک کڑک سے	فَقُلْ أَنْذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً
اُس جیسی کڑک جو عاد اور شموذ پر آئی تھی۔	مِثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ۝۱۲
جب آئے اُن کے پاس رسول اُن کے آگے اور پیچھے سے (پھرتے اور کہتے ہوئے)	إِذْ جَاءَهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ
کہ تم عبادت مت کرو مگر اللہ کی	أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۝
انہوں نے کہا اگر چاہتا ہمارا رب تو یقیناً نازل کر دیتا فرشتے	قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً
پس بے شک ہم اُس کے، تم بھیجے گئے ہو جس کے ساتھ، انکار کرنے والے ہیں۔	فَأَنبَايَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ۝۱۳
پھر جو عادت تھی تو انہوں نے تکبر کیا زمین میں ناحق	فَأَمَّا عَادُ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
اور کہا کون زیادہ سخت ہے ہم سے قوت میں؟	وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۝
کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے پیدا کیا ہے انہیں	أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ
وہ زیادہ سخت ہے اُن سے قوت میں	هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۝
اور وہ ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔	وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝۱۵
تو ہم نے بھیجی اُن پر تند و تیز ہوا نحوست والے دنوں میں	فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحْسَاتٍ
تاکہ ہم چکھائیں انہیں رسوائی کا عذاب دنیا کی زندگی میں	لِنُنذِرَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۝

اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ رسوا کرنے والا ہے	وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ
اور اُن کی مدد نہیں کی جائے گی۔	وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ﴿۱۷﴾
تو جو شمود تھے ہم نے ہدایت دی انہیں	وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ
تو انہوں نے پسند کیا اندھا رہنے کو ہدایت پر	فَأَسْتَجَبُوا لِعَبِي عَلَى الْهُدَىٰ
تو آپکڑا انہیں ذلت والے عذاب کی کڑک نے	فَأَخَذَتْهُمْ صِيعَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ
اُن گناہوں کی وجہ سے جو وہ کمایا کرتے تھے۔	بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۱۸﴾
اور ہم نے بچا لیا اُن کو جو ایمان لائے تھے	وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا
اور بچتے رہتے تھے اللہ کی نافرمانی سے۔	وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿۱۹﴾

۲  
۱۶

ان آیات میں اُن بد بختوں کے لیے وعید ہے جو قرآنِ حکیم کی صاف اور واضح دعوتِ حق کو جھٹلا رہے ہیں۔ انہیں دھمکی دی گئی کہ اُن کا انجام بھی وہی ہو گا جو عاد اور ثمود کا ہوا۔ سیدنا ہود علیہ السلام نے جب قوم عاد کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی دعوت دی تو انہوں نے تکبر سے اُس دعوت کو ٹھکرادیا اور دعویٰ کیا کہ کوئی ہے جو ہم سے زیادہ طاقتور ہو؟ کوئی ہے جو ہمیں ہلاک کر سکتا ہو؟ جو اب دیا گیا کہ جس اللہ نے انہیں بنایا ہے وہ اُن سے زیادہ طاقتور ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر اُن کے لیے منحوس دنوں میں تیز ہوا چھوڑی جس نے اُن کو رسوا کرتے ہوئے ہلاک کر دیا۔ مزید برآں آخرت کا عذاب اُن کے لیے زیادہ رسوا کن ہو گا۔ قوم ثمود نے سیدنا صالح علیہ السلام کی دعوت پر گمراہی کو ترجیح دی۔ انہیں آخر کار ایک زوردار زلزلے نے ہلاک کر دیا۔ یہ بدلہ تھا ان کے کرتوتوں کا۔ البتہ ہر دور میں ایمان لانے والے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے بچنے والے عذاب سے محفوظ رہے۔

## آیات ۱۹ تا ۲۴

مجرمین کے خلاف اُن کی آنکھوں، کان اور کھالوں کی گواہی

اور جس روز جمع کیے جائیں گے اللہ کے دشمن آگ کی طرف	وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ
پھر اُن کی الگ الگ گروہ بندی کی جائے گی۔	فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿۱۹﴾
یہاں تک کہ جب وہ آئیں گے آگ کے پاس	حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا
گواہی دیں گے اُن کے خلاف اُن کے کان	شَهِدَا عَلَيْهِمْ سَمِعَهُمْ
اور اُن کی آنکھیں	وَأَبْصَارَهُمْ
اور اُن کی کھالیں	وَجُلُودَهُمْ
اُس کے بارے میں جو وہ کیا کرتے تھے۔	بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۰﴾
اور وہ کہیں گے اپنی کھالوں سے	وَقَالُوا الْجُلُودُ دِهْمٌ
کیوں تم نے گواہی دی ہمارے خلاف	لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا
کہیں گی کھالیں بولنے کی قوت دی ہمیں اُس اللہ نے جس نے بولنے کی قوت دی تھی ہر چیز کو	قَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ
اور اُسی نے پیدا کیا تھا تمہیں پہلی بار	وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ
اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جا رہے ہو۔	وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۲۱﴾

اور تم نہیں پردہ کیا کرتے تھے کہ تمہارے خلاف گواہی دیں گے تمہارے کان	وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَبْعُكُمْ
اور تمہاری آنکھیں	وَلَا أَبْصَارُكُمْ
اور تمہاری کھالیں	وَلَا جُلُودُكُمْ
اور لیکن تم گمان کرتے تھے کہ اللہ نہیں جانتا بہت سے کام اُن میں سے جو تم کرتے ہو۔	وَلَكِنْ كُنْتُمْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۲۲﴾
اور تمہارے اس گمان نے جو تم نے کیا اپنے رب کے بارے میں ہلاک کر دیا تمہیں	وَذِكْرُكُمْ ظُلْمُكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ
سو تم ہو گئے خسارہ پانے والوں میں۔	فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿۲۳﴾
پھر اگر وہ صبر کریں	فَإِنْ يَصْبِرُوا
تو آگ اُن کے لیے ٹھکانہ ہے	فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۗ
اور اگر وہ معافی کی درخواست کریں	وَإِنْ يَسْتَعْتَبُوا
تو نہ ہوں گے معاف کیے جانے والوں میں سے۔	فَبَأْتِهِمْ مِنَ الْمُعْتَبِينَ ﴿۲۴﴾

روزِ قیامت مجرمین آتشِ جہنم کے پاس اکٹھے کیے جائیں گے اور جرائم کی شدت کے اعتبار سے اُن کی درجہ بندی ہوگی۔ پھر اُن پر جرائم ثابت کرنے کے لیے گواہ پیش ہوں گے۔ مجرمین کے لیے انتہائی پریشان کن صورت ہوگی جب اُن کی آنکھیں، کان اور کھالیں اُن کے خلاف گواہی دیں گی۔ وہ اُن سے شکایت کریں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی؟ اُن کے اعضا جواب دیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ تم سمجھتے تھے کہ ہمارے جرائم سوپر دوں میں ہو رہے ہیں اور اُنہیں کوئی نہیں جانتا۔ تمہارے

اسی گمان نے تمہیں برباد کر دیا۔ تم خاموش رہو یا آہ و فریاد کرو، تمہاری کوئی فریاد نہیں سنی جائے گی۔ اب تمہیں آگ کے عذاب سے دوچار ہونا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ... اے اللہ محفوظ فرما ہمیں جہنم کے عذاب سے۔ آمین!

### آیت ۲۵

برے لوگوں کے ساتھی بھی برے ہوتے ہیں

اور ہم نے مقرر کر دیے اُن کے لیے کچھ ساتھی	وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ
تو انہوں نے خوشنما بنا دیا اُن کے لیے وہ جو اُن کے سامنے اور اُن کے پیچھے تھا	فَزَيَّنَّا لَهُمْ مَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
اور ثابت ہو گئی اُن پر بات، اُن قوموں کے ساتھ جو گزر چکی تھیں اُن سے پہلے جنوں اور انسانوں میں سے	وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي اٰمِهِمْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
بے شک وہ خسارہ پانے والے تھے۔	اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾

ع  
۳  
۲

قانونِ فطرت یہ ہے کہ ہر شخص کو ویسے ہی دوست ملتے ہیں جیسا وہ خود ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نافرمانوں کی آزمائش کے لیے انہیں برے لوگوں کی رفاقت دیتا ہے۔ برے رفیقوں میں سب سے زیادہ گمراہ کرنے والا شیطان ہے جو ہر انسان کے ساتھ لگا ہوتا ہے۔ یہ برے ساتھی مزید جرائم کی راہ مجرمین کو سمجھاتے ہیں اور اُن کے جرائم کو اُن کے لیے مزین کرتے رہتے ہیں۔ اب وہ ماضی کی ہیرا پھیریوں پر فخر کرتے ہیں اور مستقبل کے حوالے سے بھی سہانے خواب دیکھتے ہیں۔ آخر کار وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کی توفیق سے محروم کر دیے جاتے ہیں اور حقیقی و مستقل خسارے یعنی عذابِ جہنم کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

## آیات ۲۶ تا ۲۹

### تبلیغ قرآن سے دشمنی کا انجام

اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا	وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا
مت سنو اس قرآن کو	لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ
اور شور کرو اس میں (جب یہ سنایا جائے)	وَالْغَوَافِيهِ
تاکہ تم غالب رہو۔	لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿۲۶﴾
تو ہم ضرور چکھائیں گے اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا ہے شدید عذاب	فَلَنذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا
اور ہم ضرور بدلہ دیں گے اُنہیں اُن بدترین اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔	وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۷﴾
یہ بدلہ ہے اللہ کے دشمنوں کا (یعنی) آگ	ذَلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارِ ۚ
اُن کے لیے اسی میں ہے ہمیشہ رہنے کا گھر	لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ
بدلہ ہے اُس کا جو وہ ہماری آیات کا انکار کیا کرتے تھے۔	جَزَاءُٰٓ بِمَا كَانُوا يَٰٓتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿۲۸﴾
اور کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا	وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا
اے ہمارے رب! دکھا ہمیں وہ دونوں جنہوں نے گمراہ کیا ہمیں جنوں اور انسانوں میں سے	رَبَّنَا اٰرِنَا الَّذِيْنَ اَضَلَّنَا مِنَ الْجِنَّ وَالْاِنْسِ

تاکہ ہم ڈالیں اُن کو اپنے قدموں کے نیچے	نَجْعَلُهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا
تاکہ وہ ہو جائیں پست ترین لوگوں میں سے۔	لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ﴿۳۹﴾

مشرکین مکہ جانتے تھے کہ اگر نبی اکرم ﷺ تبلیغ قرآن کرتے رہے تو لوگ قرآن حکیم کی تاثیر سے فیض یاب ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوتے رہیں گے اور آخر کار اسلام غالب ہو جائے گا۔ انھوں نے طے کیا کہ اگر اپنا غلبہ برقرار رکھنا ہے تو قرآن کی تبلیغ میں رکاوٹ ڈالو۔ جب سیدنا محمد ﷺ لوگوں کو قرآن سنائیں تو شور شرابہ کرو اور اعتراضات کرو تاکہ قرآن کا پیغام لوگوں تک نہ پہنچے۔ تبلیغ قرآن کے دشمنوں کو ان آیات میں دھمکی دی گئی کہ عنقریب انہیں بدترین عذاب دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ ہمیش کے لیے جہنم کی آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔ جن لوگوں کو انھوں نے گمراہ کیا ہے وہ روز قیامت اللہ تعالیٰ سے التجا کریں گے کہ ہمیں گمراہ کرنے والے دکھائے جائیں تاکہ ہم انہیں اپنے قدموں تلے روند کر ذلیل کریں۔ دنیا میں تو وہ اپنے لیڈروں، پیشواؤں اور فریب دینے والے شیاطین کے اشاروں پر ناچتے رہے، مگر جب قیامت کے روز انہیں پتہ چلے گا کہ یہ رہنما انہیں کہاں لے آئے ہیں تو پھر یہ چاہیں گے کہ وہ کسی طرح ان کے ہاتھ آجائیں تو پکڑ کر انہیں رسوا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تبلیغ قرآن کے مبارک کام کے لیے قبول فرمائے اور جان و مال سے اس پاکیزہ مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۳۰ تا ۳۲

#### کل تعلیماتِ دینی کا خلاصہ ”استقامت“

بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے	إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ
پھر ڈٹ گئے (اس پر)	ثُمَّ اسْتَقَامُوا
نازل ہوتے ہیں اُن پر فرشتے	تَنْزِيلٌ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ
(یہ کہتے ہوئے) کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو	أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا

اور خوشخبری لو اُس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔	وَ اَبَشِّرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۳۱﴾
ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی	نَحْنُ اَوْلِيُّكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ﴿۳۲﴾
اور تمہارے لیے اُس میں وہ کچھ ہے جو چاہیں گے تمہارے جی	وَ لَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ ﴿۳۳﴾
اور تمہارے لیے اُس میں وہ کچھ ہے جو تم مانگو گے	وَ لَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعَوْنَ ﴿۳۴﴾
مہمانی ہے بہت بخشنے والے، ہمیشہ رحم کرنے والے کی طرف سے۔	نَزَلْنَا مِنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ﴿۳۵﴾

ع  
۱۸

ان آیات میں کل دینی تقاضوں کی ادائیگی کے لیے لفظ استقامت آیا ہے۔ مسلم شریف کی ایک روایت میں یہ حقیقت یوں بیان ہوئی:

عَنْ سُوْفِيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قُلْ لِي فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْأَلُ عَنْهُ اَحَدًا غَيْرَكَ قَالَ: قُلْ اَمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمَّ.

سیدنا سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ بتائیے مجھے اسلام کے بارے میں کوئی ایسی بات کہ میں نہ پوچھوں اس بارے میں کسی اور سے سوائے آپ ﷺ کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”کہو میں ایمان لایا اللہ پر پھر (اس پر) ڈٹ جاؤ“۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ کو رب یعنی مالک اور پروردگار مان لینے کے بعد استقامت ظاہری یہ ہے کہ:

1. عبادت رب: یعنی دلی آمادگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت کرنا۔
2. امر بالمعروف: یعنی اللہ تعالیٰ کی مرضی جاری و ساری کرنے کی کوشش کرنا۔



قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَاقْرَأْ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةٍ أَعْيُنٍ. (بخاری، مسلم)

”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے تیار کر رکھی ہیں وہ نعمتیں اپنے نیک بندوں کے لیے، نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے انہیں، اور نہ کسی کان نے سنا ہے ذکر ان کا، اور نہ ہی گزرا ہے خیال ان کا کسی دل پر، اور پڑھ لو اگر تم چاہو، فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةٍ أَعْيُنٍ. ترجمہ: پس نہیں جانتا کوئی شخص کہ کیا کچھ چھپا کر رکھا گیا ہے ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے یہ آیت پڑھو: (سورۃ سجدہ آیت ۱۷)۔“

### آیت ۳۳

#### بہترین بات دعوتِ الی اللہ

اور کون زیادہ اچھا ہے بات کے اعتبار سے اُس سے جس نے دعوتِ الی اللہ کی طرف	وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ
اور عمل کیا اچھا	وَعَمِلَ صَالِحًا
اور کہا بے شک میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔	وَقَالَ رَبِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۳﴾

اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین بات اُس کی ہے جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اُس کی بندگی کی طرف بلائے۔ یہ عمل انسان کے لیے صدقہ جاریہ اور دوسروں کو جہنم کی آگ سے بچانے والا، پائیدار خدمتِ خلق کا کام ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ اس دعوت کو اسی صورت میں پسند فرماتا ہے جب کہ انسان خود بھی دعوت کے مطابق عمل کر رہا ہو۔ مزید یہ کہ دعوت دیتے ہوئے خود کو پارسا اور دوسروں کو حقیر نہ سمجھے۔ اسی طرح دعوت کی بنیاد پر مسلمانوں میں کوئی نیا فرقہ پیدا نہ کر دے بلکہ عام مسلمانوں میں شامل رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دعوتِ الی اللہ کے پسندیدہ عمل کو اختیار کرنے اور اُس کے جملہ تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیات ۳۴ تا ۳۶

## برائی کا جواب اچھائی سے دو

اور برابر نہیں ہوتی نیکی اور نہ برائی	وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ط
جواب دو (برائی کا) اُس طور پر جو بہت ہی اچھا ہے	إِدْفَعْ بِالتَّيِّبِ هِيَ أَحْسَنُ
تو اُس وقت وہ کہ جس کے درمیان اور تمہارے درمیان دشمنی ہے	فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ
( ایسے ہو جائے گا) جیسے وہ گرم جوش دوست۔	كَأَنَّهُ وَوَيْ حَبِيمٌ ۝۳۴
اور نہیں دی جاتی یہ سعادت مگر اُن کو جنہوں نے صبر کیا	وَمَا يُكَلِّمُهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ۗ
اور نہیں دی جاتی یہ سعادت مگر انہیں جو بڑے نصیب والے ہیں۔	وَمَا يُكَلِّمُهَا إِلَّا ذُو حِظٍّ عَظِيمٍ ۝۳۵
اور اگر اکسائے آپ ﷺ کو شیطان کی طرف سے کوئی چھیڑ	وَأَمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْعٌ
تو مانگیے اللہ کی پناہ	فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ط
بے شک وہی خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔	إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝۳۶

ان آیات میں دعوت کے مرحلے سے متعلق ایک اہم ہدایت دی جا رہی ہے۔ مسلمانوں کو تلقین کی جا رہی ہے کہ دعوت کے مخالفین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ وہ طنز کریں اور گالیاں دیں تو اُن کے حق میں ہدایت کی دعا کی جائے۔ وہ تشدد کریں تو خندہ پیشانی کے ساتھ اُسے برداشت کریں۔ البتہ اپنے موقف پر ثابت قدم رہیں۔ یہ دراصل صبر کی اعلیٰ ترین منزل کا بیان ہے۔

---



---



---



---



---

کسی کی مخالفت میں خاموش رہنا اور جواب نہ دینا بھی صبر ہے لیکن اعلیٰ ترین درجہ یہ ہے کہ برائی کا جواب بھلائی سے دیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ کے برپا کردہ انقلاب کا یہ اہم مرحلہ تھا کہ جب تک مناسب قوت فراہم نہیں ہوتی برائی کا جواب اچھائی سے دیا جائے۔ اس طرز عمل سے جانی دشمن بھی گرم جوش دوست بن جاتا ہے۔ اس طرز عمل کو صبر محض (Passive Resistance) کہا جاتا ہے۔ مخالفت کے جواب میں صبر محض کی روش کی حکمت یہ ہے کہ:

1. اس طرز عمل سے اپنی افرادی قوت کو بچایا جاتا ہے کیوں کہ مخالفین کو انہیں مٹانے کا اخلاقی جواز نہیں ملتا۔
  2. دعوت و تبلیغ کے ذریعے اور برائی کا جواب برائی سے نہ دے کر معاشرے کی خاموش اکثریت کی ہمدردیاں حاصل کر کے اپنی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔
  3. ساتھیوں کی تربیت کے لیے مہلت لی جاسکے۔
  4. ساتھیوں میں انتقام کے جذبے کو پکایا جائے تاکہ وقت آنے پر باطل کے خلاف بھرپور وار کیا جاسکے۔
- البتہ برائی کا جواب اچھائی سے دینا آسان نہیں۔ نفس بدلہ لینے پر اکساتا ہے۔ یہ سعادت وہی حاصل کر سکتے ہیں جو بہت زیادہ صبر کرنے والے اور بڑے نصیب والے ہوں۔ البتہ اگر کبھی شیطان انسان کو مشتعل کر کے کوئی سخت بات کہلوایں دے تو فوراً اللہ کی پناہ طلب کی جائے۔ اللہ سب سننے والا اور جاننے والا ہے۔ اُس کی رحمت سے امید ہے کہ وہ معاف فرمادے گا۔

### آیات ۳۸ تا ۳۷

### مظاہر قدرت کو سجدہ نہ کرو

اور اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں رات اور دن	وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
اور سورج اور چاند	وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
نہ سجدہ کرو سورج کو اور نہ ہی چاند کو	لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ

وَاسْجُدْ وَابْتَهِ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ	اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے پیدا کیا ہے انہیں
إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۳۷﴾	اگر تم صرف اسی کی عبادت کرتے ہو۔
فَإِنْ اسْتَكْبَرُوا	پھر اگر وہ تکبر کریں
فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ	تو وہ فرشتے جو تمہارے رب کے پاس ہیں
يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ	تسبیح کرتے ہیں اُس کی رات کو اور دن
وَهُمْ لَا يَسْئَمُونَ ﴿۳۸﴾	اور وہ نہیں اکتاتے۔

رات اور دن، سورج اور چاند بلاشبہ عظیم مظاہر قدرت ہیں۔ البتہ اصل تعریف مظاہر قدرت کی نہیں، اُس اللہ کی ہے جو ان سب کا خالق اور ظاہر کرنے والا ہے۔ لہذا پرلے درجے کی گمراہی ہے کہ خالق کے بجائے مخلوق کو معبود مان کر اُس کے سامنے سجدہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے مقربین تو دن رات اُس کی تسبیح کرتے ہیں اور کبھی بھی اُس کی تسبیح اور فرمانبرداری سے تھکتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی مقربین کا سا طرز عمل اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۳۹

زمین کو زندہ کرنے والا انسانوں کو بھی دوبارہ زندہ کرے گا

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً	اور اُس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تم دیکھتے ہو زمین کو کہ وہ خشک تھی
فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ	تو جب ہم نے نازل کیا اُس پر پانی
اهْتَزَّتْ وَرَبَّتْ ۗ	تو اُس نے حرکت کی اور ابھری

---



---



---



---



---

بے شک جس اللہ نے زندہ کیا اُسے	إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا
یقیناً وہ زندہ کرنے والا ہے مردوں کو بھی	لَمْ يَحْيِ الْمَوْتَىٰ ۗ
بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔	إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۲۶﴾

زمین اللہ تعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانی ہے۔ خشک سالی کی وجہ سے یہ بنجر اور ویران نظر آتی ہے گویا مردہ ہو۔ اچانک اُس پر بارش کا نزول ہوتا ہے اور یہ سبزے اور مختلف نباتات سے نہ صرف زندہ بلکہ انتہائی حسین و جمیل ہو جاتی ہے۔ غور کا مقام ہے کہ جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ مردہ زمین کو زندہ کر سکتا ہے کیا وہ انسانوں کو مرنے کے بعد زندہ نہیں کر سکتا؟ بلاشبہ وہ ایسا کر سکتا ہے اور وہ تو سب کچھ کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔

آیات ۴۰ تا ۴۲

عظمتِ قرآن

بے شک وہ لوگ جو ٹیڑھی روش اختیار کرتے ہیں ہماری آیات کے بارے میں	إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا
وہ چھپے ہوئے نہیں ہیں ہم سے	لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ
تو کیا وہ شخص جو پھینکا جائے آگ میں	أَفَمَنْ يُنْفِ فِي النَّارِ
بہتر ہے یا وہ جو آئے امن کی حالت میں روزِ قیامت؟	خَيْرٌ أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ
کرو تم جو چاہو	إِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۗ
بے شک وہ اُسے جو تم کر رہے ہو خوب دیکھنے والا ہے۔	إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۲۷﴾

بے شک وہ لوگ (بھی چھپے ہوئے نہیں ہیں ہم سے) جنہوں نے انکار کیا اس نصیحت کا	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ
جب وہ اُن کے پاس آئی	لَمَّا جَاءَهُمْ ۚ
اور بے شک وہ یقیناً ایک باعزت کتاب ہے۔	وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۙ
نہیں آتا اس کے پاس باطل اس کے سامنے سے	لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ
اور نہ ہی اس کے پیچھے سے	وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ
نازل کیا جانا ہے (اس کا) بہت کمالِ حکمت والے، تمام خوبیوں والے کی طرف سے۔	تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَبِيدٍ ۝۴۱

ان آیات میں ایسے لوگوں کے لیے شدید وعید ہے جو قرآنِ حکیم کی آیات کا انکار کرتے ہیں یا اُن کے مفہوم میں تحریف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قرآنِ حکیم ایک زبردست کتاب ہے۔ آگاہ کیا گیا کہ جو لوگ اس کتاب کے مضامین پر کھلم کھلا اعتراض کریں گے یا کوئی لبادہ اوڑھ کر دھوکہ دینے کے انداز میں قرآن میں شکوک و شبہات پیدا کریں گے، ایسے لوگوں کی تمام کوششیں قرآن خود ہی ناکام بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم کے صرف الفاظ کی نہیں بلکہ اس کے صحیح مفہوم کی حفاظت بھی اپنے ذمے لے رکھی ہے۔ بقولِ اقبال۔

حرفِ اُو را ریب نے ، تبدیل نے

متن آپس میں تبدیلی شرمندہ تاویل نے

”اس کے متن میں شک نہیں ہو سکتا، اس کے متن میں تبدیلی نہیں ہو سکتی، اس کی آیات کی باطل تفسیر نہیں کی جاسکتی“۔ مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ ان آیات کی تفسیر کرتے ہوئے قرآنِ حکیم کی عظمت یوں بیان فرماتے ہیں: ”اس میں صداقت کا زور ہے۔ علم حق کا زور ہے۔ دلیل و حجت کا زور ہے۔ زبان اور بیان کا زور ہے۔ بھینچنے والے خدا کی خدائی کا زور ہے اور پیش کرنے والے

رسول ﷺ کی شخصیت کا زور ہے۔ جھوٹ اور کھوکھلے پروپیگنڈے کے ہتھیاروں سے کوئی اسے زک دینا چاہے تو کیسے دے سکتا ہے۔“ جو بد باطن قرآن حکیم کی آیات کا سیاق و سباق سے ہٹ کر احادیث مبارکہ سے ملنے والی رہنمائی کے برخلاف یا غلط محل و مقام کے حوالے سے مفہوم بیان کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت میں تحریف کی کوشش کر لیں لیکن عنقریب روزِ قیامت وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے مجرم بن کر حاضر ہوں گے۔ ایسا ہی برانجام اُن کا بھی ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔

آیات ۴۳ تا ۴۶

### نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

اے نبی ﷺ! نہیں کہا جائے گا آپ ﷺ سے مگر وہی جو کہا گیا ان رسولوں سے جو آپ ﷺ سے پہلے تھے	مَا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدُ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ط
بے شک آپ ﷺ کا رب یقیناً بڑی بخشش والا اور بہت دردناک عذاب والا ہے۔	إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ۝۴۳
اور اگر ہم بنا دیتے اُس کو غیر عربی قرآن	وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَبِيًّا
یقیناً وہ کہتے کیوں نہ واضح کی گئیں اس کی آیات	لَقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ط
(کتاب) غیر عربی اور (مخاطبین) عربی	ءَ أَعْجَبِيٍّ وَعَرَبِيٍّ ط
فرمائیے قرآن اُن کے لیے جو ایمان لائے، ہدایت اور شفا ہے	قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ط
اور جو ایمان نہیں لاتے اُن کے کانوں میں بوجھ ہے	وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ ط
اور قرآن اُن کے حق میں اندھا ہونے کا باعث ہے	وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ط

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں پکارا جا رہا ہے بہت دور کی جگہ سے۔	أُولَئِكَ ينادُونَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝۳۴
اور یقیناً ہم نے دی موسیٰ علیہ السلام کو کتاب	وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ
پھر اختلاف کیا گیا اُس میں	فَاخْتَلَفَ فِيهِ ۝۳۵
اور اگر نہ ہوتی وہ بات جو پہلے سے طے ہو چکی آپ ﷺ کے رب کی طرف سے	وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ
تو ضرور فیصلہ کر دیا جاتا اُن کے درمیان	لَفُضِيَ بَيْنَهُمْ ۝۳۶
اور بے شک وہ یقیناً اس (قرآن) کے حوالے سے بے چین کرنے والے شک میں ہیں۔	وَأِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مِرْيَبٍ ۝۳۷
جس نے عمل کیا اچھا سو اپنے ہی لیے	مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۝۳۸
اور جس نے برائی کی سو اسی پر ہوگی	وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۝۳۹
اور نہیں ہے آپ ﷺ کا رب ذرا بھی ظلم کرنے والا بندوں پر۔	وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ۝۴۰

یہ آیات نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کا مضمون بیان کر رہی ہیں۔ آپ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ ماضی میں رسولوں کو اللہ تعالیٰ کی کتابوں کے حوالے سے ایسے ہی اعتراضات کا سامنا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً بہت بخشنے والا ہے لیکن سخت سزا دینے والا بھی ہے۔ جہاں وہ اپنے رسولوں اور سچے اہل ایمان کو بھرپور اجر سے نوازے گا وہیں حق کے مخالفین کو عبرتناک سزا بھی دے گا۔ حق کے مخالفین نے طے کر رکھا ہے کہ حق کو قبول نہیں کرنا۔ اگر قرآن حکیم کو کسی عجمی زبان میں نازل کیا جاتا اور آپ ﷺ اُسے پڑھ کر سناتے تو یہ امر باعث حیرت ہوتا کہ عربی بولنے والا رسول عجمی کلام سن رہا ہے۔ لیکن مخالفین نے پھر بھی اعتراض کرنا تھا کہ عربوں کی ہدایت کے لیے عجمی زبان میں وحی کیوں نازل کی گئی ہے؟ آپ ﷺ ان سے صاف صاف کہہ دیں کہ یہ قرآن

مخلص اہل ایمان کے لیے ہدایت بھی ہے اور اُن کی جملہ باطنی بیماریوں کے لیے شفا بھی۔ البتہ جو حق کی مخالفت میں ڈٹ گئے ہیں یہ قرآن اُن کی ضد میں اضافے کا باعث اور اُنہیں ہدایت سے مزید محروم کرنے والا ہے۔ ماضی میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی مخالفین نے یہی طرز عمل اختیار کیا۔ اس کی وجہ سے بعض سادہ لوح لوگ بھی شکوک و شبہات کا شکار ہو گئے۔ عنقریب نتیجہ ظاہر ہو کر رہے گا۔ اچھے عمل کرنے والے سرخرو ہوں گے، حق کی مخالفت کرنے والے ذلیل و رسوا ہوں گے۔ نتیجہ کردار کی بنیاد پر ظاہر ہو گا اور اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

آیات ۷ تا ۲۸

### شُرک کرنے کا حسرتناک انجام

اِسِي (اللہ) کی طرف لوٹا یا جاتا ہے قیامت کا علم	اَلَيْهِ يَرُدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ط
اور نہیں نکلتے کسی قسم کے پھل اپنے غلافوں سے	وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ مِّنْ اَكْبَامِهَا
اور نہیں اٹھاتی حمل کوئی بھی مونت	وَمَا تَحِبُّ مِنْ اُنْثَى
اور نہ بچہ جنتی ہے مگر اللہ کے علم سے	وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهِ ط
اور اُس روز وہ پکارے گا انھیں	وَيَوْمَ يَنَادِيهِمْ
کہاں ہیں میرے شریک؟	اَيُّنَ شُرَكَائِي ۱
وہ کہیں گے ہم بتا چکے ہیں تجھے	قَالُوْا اذْنٰكَ ۱
نہیں ہے ہم میں سے کوئی گواہ۔	مَا مِّنَّا مِنْ شٰهِيْدٍ ۲
اور غائب ہو جائیں گے اُن سے	وَضَلَّ عَنْهُمْ

مَا كَانُوا يَدْعُونَ مِنْ قَبْلُ	جنہیں وہ پکارتے تھے اس سے پہلے
وَظَنُّوا مَا لَهُمْ مِنْ مَّحِيصٍ ﴿۳۸﴾	اور وہ سمجھ لیں گے نہیں ہے اُن کے لیے کوئی بھاگنے کی جگہ۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ اُسے تو ہر شے کا علم ہے۔ یہاں تک کہ وہ جانتا ہے کہ کس خوشے سے کیسا پھل نکلے گا اور کس موٹھ کے رحم میں کیا ہے اور وہ کب اُسے جنم دینے والی ہے؟ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ مشرکین سے پوچھے گا کہ کہاں ہیں وہ ہستیاں جنہیں تم نے میرا شریک قرار دیا تھا؟ مشرکین اپنے شرک کے جرم کا انکار کریں گے۔ اب اُن کا کوئی خود ساختہ معبود، اُن کی مدد کو نہ آئے گا۔ پھر وہ جان لیں گے کہ اب عذاب سے بچنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔

### آیات ۴۹ تا ۵۱

#### اکثر انسان ناشکرے اور بے صبرے ہیں

لَا يَسْعَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَاءِ الْخَيْرِ	نہیں اکتاتا انسان بھلائی مانگنے سے
وَإِنْ مَسَّهُ الشَّرُّ	اور اگر آ پہنچے اُسے کوئی برائی
فَيَعْوِسُ قَنُوطٌ ﴿۳۹﴾	تو بہت مایوس، ناامید ہوتا ہے۔
وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِنَّا	اور اگر ہم چکھائیں اُسے رحمت اپنے پاس سے
مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءٍ مَسَّتْهُ	اُس تکلیف کے بعد جو پہنچی اُسے
لَيَقُولَنَّ هَذَا لِيْٓ	تو وہ ضرور کہے گا یہ میرے لیے ہے
وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً ۗ	اور میرا خیال نہیں کہ قیامت قائم ہوگی
وَلَئِنْ رُجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي	اور اگر بالفرض مجھے لوٹایا گیا اپنے رب کی طرف

بے شک میرے لیے ہے اُس کے پاس یقیناً بھلائی	إِنَّ لِي عِنْدَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ
پس ہم ضرور بتائیں گے اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا وہ سب جو انہوں نے کیا	فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا ۗ
اور ہم ضرور چکھائیں گے انہیں ایک سخت عذاب میں سے۔	وَلَنذِيقَهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝۵۱
اور جب بھی ہم انعام فرماتے ہیں انسان پر	وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ
تو وہ رخ پھیر لیتا ہے اور موڑ لیتا ہے اپنا پہلو	أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۚ
اور جب پہنچتی ہے اُسے کوئی تکلیف تو وہ ہوتا ہے لمبی چوڑی دعا والا۔	وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَوَدَّ دُعَاءَ عَرِيضٍ ۝۵۱

اکثر انسان اللہ تعالیٰ سے کثرت سے بھلائیاں مانگتے ہیں اور اگر وہ آزمائش کے لیے انہیں کوئی تکلیف پہنچا دے تو انتہائی مایوس اور ناامید ہو جاتے ہیں۔ پھر اگر وہ تکلیف دور کر دے اور رحمت سے نواز دے تو اُس رحمت کو اپنا حق سمجھتے ہیں اور اُسے اپنے حق پر ہونے کی علامت قرار دیتے ہیں۔ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہے اور وہ ہمیں قیامت میں بھی خوب عطا فرمائے گا۔ عنقریب ان ناشکروں کو اُن کے طرزِ عمل کی بدترین سزا مل کر رہے گی۔ اُن کا طرزِ عمل یہ تھا کہ جب بھی انہیں نعمتیں ملتیں وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور احکامات سے غافل ہو جاتے۔ اس کے برعکس اگر کوئی مصیبت آتی تو اُس سے طویل طویل دعائیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمتوں پر شکر بجالانے اور اگر کوئی آزمائش آہی جائے تو اُس پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۵۲ تا ۵۴

قرآن حکیم کی حقانیت واضح ہو کر رہے گی

اے نبی ﷺ! فرمائیے کیا تم نے دیکھا اگر ہو ایہ قرآن اللہ کی طرف سے	قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
--	--

پھر تم نے انکار کیا اس کا	ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهِ
کون زیادہ گمراہ ہوگا اُس سے جو بہت دور کی مخالفت میں ہے۔	مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقِ بَعِيدٍ ﴿۵۶﴾
جلد ہی ہم دکھائیں گے انہیں اپنی نشانیاں اطراف میں	سَدْرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاَفَاقِ
اور خود ان کی ذات میں بھی	وَفِيْ اَنْفُسِهِمْ
یہاں تک کہ واضح ہو جائے گا ان کے لیے	حٰثِيْ يَتَّبِعُوْنَ لَهُمْ
کہ یہ قرآن ہی حق ہے	اِنَّهُ الْحَقُّ ۙ
اور کیا کافی نہیں ہے آپ ﷺ کا رب کہ وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔	اَوْ لَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اِنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شٰهِيْدٌ ﴿۵۷﴾
سن لو! بلاشبہ وہ شک میں ہیں اپنے رب سے ملنے کے بارے میں	اِلَّا اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۙ
سن لو! بے شک وہ ہر چیز کا احاطہ کرنے والا ہے۔	اِلَّا اِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۸﴾

ع

قرآن حکیم اللہ سبحانہ تعالیٰ کا کلام برحق ہے۔ اس حقیقت کا انکار وہی لوگ کر رہے ہیں جو کھلم کھلا ضد اور ہٹ دھرمی پر اڑے ہوئے ہیں۔ عنقریب اللہ تعالیٰ کائنات اور خود انسان کے وجود میں لوگوں کو ایسی نشانیاں دکھائے گا جو قرآن حکیم کی دی ہوئی خبروں کے عین مطابق ہوں گی۔ تب لوگوں پر واضح ہو جائے گا کہ قرآن حکیم کی ہر بات حق اور سچی ہے۔ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے اور وہ اُس کی نگرانی میں اُسی کے حکم سے کام کر رہی ہے، جبکہ قرآن حکیم اُس کا کلام ہے۔ ان دونوں میں تضاد کیسے ممکن ہے؟ قرآن حکیم ہی نے آخرت میں اُس کے سامنے تمام انسانوں کی حاضری کی خبر دی ہے۔ مخالفین اس خبر کو نہیں

مانتے اور اسی لیے یہ سرکشی کر رہے ہیں۔ جلد ہی یہ خبر بھی سچی ثابت ہوگی اور مخالفین اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ نہ سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت میں جو ابدہی کا یقین عطا فرمائے اور اُس روز کی رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

---

---

---

---

---

## سورة الشورىٰ

غلبہ دین کے لیے جدوجہد کرنے کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں یہ مضمون بڑے تاکید کی اسلوب میں وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو قائم کرو اور اس ذمے داری کی ادائیگی کے حوالے سے اختلاف کر کے جدا جدا نہ ہو جاؤ۔

## ☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۹۱ عظیم باری تعالیٰ
- آیات ۱۰ تا ۲۶ غلبہ دین کے لیے جدوجہد کرنے کی تاکید
- آیات ۲۷ تا ۳۵ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور قدرتیں
- آیات ۳۶ تا ۴۳ غلبہ دین کے لیے جدوجہد کرنے والوں کے اوصاف
- آیات ۴۴ تا ۴۸ غلبہ دین کی جدوجہد سے گریز کرنے والوں کا انجام
- آیات ۴۹ تا ۵۳ عظیم باری تعالیٰ

## آیات ۱ تا ۶

## عظیم باری تعالیٰ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ح۔ میم۔	حَمِّ ①
عین۔ سین۔ قاف۔	عَسَقِ ②
اے نبی ﷺ! اسی طرح وحی کرتا ہے آپ ﷺ کی طرف	كَذٰلِكَ يُوْحٰى اِلَيْكَ

---



---



---



---



---

وَالِىَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ	اور اُن کی طرف جو آپ ﷺ سے پہلے تھے
اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝۲	وہ اللہ جو زبردست، کمال حکمت والا ہے۔
لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ	اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے
وَمَا فِي الْأَرْضِ ۙ	اور جو کچھ زمین میں ہے
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝۳	اور وہی بے حد بلند، بڑی عظمت والا ہے۔
تَكَادُ السَّمَوَاتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ	قرب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں اپنے اوپر سے
وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	اور فرشتے تسبیح کرتے ہیں اپنے رب کی حمد کے ساتھ
وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۙ	اور بخشش مانگتے ہیں اُن کے لیے جو زمین میں ہیں
إِلَّا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝۴	سن لو! بے شک اللہ ہی بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔
وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ	اور جنہوں نے بنا لیے ہیں اللہ کے سوا سرپرست
اللَّهُ حَفِيفٌ عَلَيْهِمْ ۙ	اللہ ہی نگران ہے اُن پر بھی
وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ ۝۵	اور نہیں ہیں آپ ﷺ اُن پر ذمے دار۔

نبی اکرم ﷺ پر قرآن حکیم اُس ذاتِ باری تعالیٰ نے وحی کیا ہے جو زبردست اور حکمت والی ہے۔ کائنات کی ہر شے اُسی کے اختیار میں ہے۔ وہ ذات انتہائی بلند و بالا اور بے مثال عظمتوں کی حامل ہے۔ جب اُس ذات کے ساتھ کسی کو شریک کیا جاتا ہے تو آسمان غضب ناک ہو کر جوش سے پھٹ پڑنے کے قریب ہوتے ہیں لیکن یہ فرشتے ہیں کہ جن کی اہل زمین کے لیے مہلت کی التجا اور دعائے مغفرت ایسا نہیں ہونے دیتی۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی دعا قبول فرماتا ہے کیونکہ وہ بہت بخشنے اور رحم فرمانے والا

ہے۔ البتہ شرک کرنے والے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہیں اور وہ عنقریب اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ کی ذمے داری صرف اور صرف اُن کو سمجھانا ہے، راہِ راست پر لانا نہیں۔

### آیات ۷ تا ۹

رسول ﷺ کے ذمے ہے پہنچانا اور اللہ کے ذمے ہے حساب لینا

اور اسی طرح ہم نے وحی کیا ہے نبی ﷺ! آپ ﷺ کی طرف عربی قرآن	وَ كَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا
تاکہ آپ ﷺ خبردار کریں بستیوں کے مرکز (مکہ والوں) کو	لِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ
اور اُن لوگوں کو جو اس کے ارد گرد ہیں	وَمَنْ حَوْلَهَا
اور خبردار کریں اُس جمع کرنے کے دن سے، نہیں کوئی شک جس میں	وَتُنذِرَ يَوْمَ الْجُمُعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ٥
ایک گروہ ہو گا جنت میں	فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ
اور ایک گروہ ہو گا بھڑکتی ہوئی آگ میں۔	وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ٦
اور اگر چاہتا اللہ ضرور بنا دیتا انہیں ایک امت	وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً
لیکن وہ داخل کرتا ہے اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے	وَلَكِنْ يَدْخُلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ٧
اور جو ظالم ہیں، نہیں ہے اُن کے لیے کوئی دوست اور نہ کوئی مددگار۔	وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَّالِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ٨
کیا انھوں نے بنا رکھے ہیں اللہ کے سوا سرپرست؟	أَمْ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ٩

فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ	سواللہ ہی اصل سرپرست ہے
وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتِي	اور وہی زندہ کرے گا مردوں کو
وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۹	اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ پر اپنا کلام زبان عربی میں نازل فرمایا ہے۔ اب نبی اکرم ﷺ کی ذمہ داری ہے کہ اہل مکہ اور اطراف میں بسنے والوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام اُن کی زبان میں پہنچادیں اور اُنہیں آخرت کی جواب دہی کے حوالے سے خبردار کریں۔ پھر یہ اختیار اللہ تعالیٰ کا ہے کہ وہ جسے چاہے گاہدایت دے گا اور اُسے دنیا و آخرت میں اپنی رحمت میں داخل فرمادے گا۔ اِس کے برعکس جو ظالم ہیں اُن کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور وہ جہنم کا نوالہ بنیں گے۔ شرک یعنی ظلم کرنے والے جان لیں کہ اُن کے لیے روز قیامت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حمایتی یا مددگار نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہی مردوں کو زندہ کرے گا، اُسی کے سامنے سب کو اپنے اعمال کی جواب دہی کے لیے پیش ہونا ہے اور ہر انسان کے انجام کا فیصلہ بھی اُسی نے کرنا ہے۔ خیر اسی میں ہے کہ اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے، اُسی کو معبود مان کر اُس کی فرمانبرداری اختیار کی جائے۔

### آیات ۱۰ تا ۱۲

### حاکم اللہ تعالیٰ ہی کو تسلیم کرو

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِن شَيْءٍ	اور جو تم نے اختلاف کیا کسی چیز میں
فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ط	تو اُس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے
ذِكْرُ اللَّهِ رَبِّي	وہی اللہ میرا رب ہے
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۝	اُسی پر میں نے بھروسہ کیا
وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝۱۰	اور اُسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

وہ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا	فَاطْرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط
اُس نے بنائے تمہارے لیے تمہاری جنس سے جوڑے	جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا
اور جانوروں سے بھی جوڑے	وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا ؕ
وہ پھیلاتا ہے تمہیں (جہان میں)	يَذَرُوكُمْ فِيهِ ط
نہیں ہے اُس کی مثال کی مانند کوئی شے	لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ؕ
اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔	وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ⑩
اور اُسی کے پاس ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں	لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ؕ
کشادہ کرتا ہے روزی جس کے لیے چاہتا ہے	يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ
اور تنگ کرتا ہے (جس کے لیے چاہے)	وَيَقْدِرُ ط
بے شک وہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔	إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ⑪

ان آیات میں ہدایت دی گئی کہ اپنے جملہ معاملات اور نزاعات میں اللہ تعالیٰ ہی کو حاکم مانو اور اُسی کے فیصلوں کو تسلیم کرو اس لیے کہ:

1. ہمارا خالق، مالک اور پروردگار وہی ہے۔
2. مشکلات میں ہم اُسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اُسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔
3. آسمانوں اور زمین کا خالق وہی ہے۔
4. اُسی نے ہماری تسکین کے لیے ہمارے جوڑے بنائے۔
5. اُسی نے ہمیں کئی قسم کے فائدے پہنچانے کے لیے چوپایوں کے جوڑے بنائے۔

6. اُسی نے ہمیں زمین کے وسائل سے فائدہ اٹھانے کے لیے کئی خطوں میں پھیلا دیا۔
7. وہی سب کچھ سننے دیکھنے والا ہے، اُس کی تو مثال جیسی ہستی بھی کوئی نہیں، گویا اللہ جیسا ہونا تو ممکن ہی نہیں اگر بفرض محال اللہ کا کوئی مثل ہوتا تو اُس جیسا بھی کوئی نہ ہوتا۔
8. آسمانوں اور زمین کے تمام خزانے اُسی کے دستِ قدرت میں ہیں۔
9. وہی ہے جو کسی کا رزق وسیع کر دیتا ہے اور کسی کا محدود، بلاشبہ وہ ہر ایک کی ضرورت اور حال سے واقف ہے۔

## آیت ۱۳

## اقامتِ دین کا حکم

اللہ نے قانون بنایا ہے تمہارے لیے دین میں وہی، اُس نے وصیت کی تھی جس کی نوح علیہ السلام کو	شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا
اور جس کی ہم نے وحی کی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف	وَالَّذِي اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ
اور ہم نے وصیت کی جس کی ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو	وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوسٰى وَعِيسٰى
کہ قائم کرو دین کو	اَنْ اَقِيْمُوا الدِّينَ
اور نہ جدا جدا ہو جاؤ اس میں	وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ط
بھاری ہے مشرکوں پر وہ بات آپ بلا تے ہیں انہیں جس کی طرف	كَبُرَ عَلٰى الشُّرِكِيْنَ مَا تَدْعُوهُمْ اِلَيْهِ ط
اللہ چن لیتا ہے اپنی طرف جسے چاہتا ہے	اَللّٰهُ يَجْتَبِيْ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
اور ہدایت دیتا ہے اپنی طرف اُسے جو رجوع کرتا ہے۔	وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝۱۳

اس آیت میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ دین کو قائم و نافذ کریں اور اس عظیم مقصد کے حوالے سے اختلاف کر کے جدا جدا نہ ہوں۔ اقامت دین کی جدوجہد تمام مسلمانوں کا مشترکہ مشن ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی مشن کے لیے بھیجا تھا سیدنا نوح علیہ السلام، سیدنا ابراہیم علیہ السلام، سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو۔ پھر یہی مشن مقرر کیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے۔ اُمت مسلمہ کے لیے اعزاز ہے کہ اُسے وہی ذمے داری دی گئی جو ذمے داری اس سے قبل جلیل القدر رسولوں کی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا گیا کہ اقامت دین یعنی اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ عادلانہ دین قائم کرنا ہر طرح کے مشرکین کو بہت ناگوار ہے۔ خواہ وہ سیاسی مشرک ہوں جنہوں نے اپنی حکمرانی قائم کر کے لوٹ مار مچا رکھی ہو یا مذہبی مشرک جو جھوٹے معبودوں کے تصورات دے کر لوگوں سے نذرانے وصول کر رہے ہوں۔ ایسے ظالم اقامت دین کے مشن کی بھرپور مخالفت کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ اہل حق کی مدد کرے گا۔ جس کے دل میں حق کی سچی طلب اور تڑپ ہوگی اُسے اس مشن سے وابستہ کر دے گا اور جسے پسند کرے گا اُسے بھی اس مشن میں شریک کر کے اس عظیم کارِ خیر کو تقویت دے گا۔

### آیت ۱۲

#### اہل کتاب کے اختلاف کی وجہ... ضد، تکبر اور مفادات

اور وہ جدا جدا نہیں ہوئے مگر اس کے بعد کہ آچکا تھا اُن کے پاس صحیح علم	وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ
آپس کی ضد کی وجہ سے	بَغِيًّا بَيْنَهُمْ ط
اور اگر نہ ہوتی وہ بات جو پہلے سے طے ہو چکی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی طرف سے	وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ
ایک مقررہ وقت تک	إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى
تو یقیناً فیصلہ کر دیا جاتا اُن کے درمیان	لَقَضَىٰ بَيْنَهُمْ ط

اور بے شک وہ لوگ جو وارث بنائے گئے کتاب کے اُن کے بعد	وَإِنَّ الَّذِينَ أُوذُوا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ
یقیناً ایسے شک میں ہیں کتاب کے حوالے سے جو بے چین کرنے والا ہے۔	لِنَفْيِ شَكِّ مِنْهُ مُرِيبٌ ﴿۱۳﴾

اہل کتاب نبی اکرم ﷺ کی دعوت اور اُن کے مشن کی حقانیت سے بخوبی واقف تھے۔ اُن کی مخالفت کی وجہ محض ضد، تکبر اور ذاتی مفادات کا تحفظ تھا۔ اُنہیں حسد تھا کہ آخری نبی ﷺ کا ظہور بنی اسمعیل میں کیوں ہو گیا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کی دعوت کے فروغ اور اُن کے مشن کی کامیابی کو اپنی مذہبی چودھر اہٹ کے لیے خطرہ محسوس کرتے تھے۔ اُن کی اس مخالفت کے منفی اثرات عوام پر پڑ رہے تھے۔ جب وہ دیکھتے تھے کہ انبیاء علیہم السلام اور اللہ کی کتابوں کو ماننے والے باہم مخالفت کر رہے ہیں تو انہیں انبیاء علیہم السلام اور اللہ کی کتابوں کے حوالے سے شکوک و شبہات لاحق ہو رہے تھے۔ وہ ان ذرائع سے ملنے والی تعلیمات ہی پر شبہات وارد کر رہے تھے۔ آج بھی مسلک کی بنیاد پر جھگڑے عام لوگوں میں دین کی تعلیمات پر اعتماد کے ختم کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ کسی مسلک کو ترجیح دینے میں کوئی حرج نہیں لیکن عوام میں اس کی تبلیغ مناسب نہیں۔

### آیت ۱۵

#### اقامتِ دین کے مشن پر ڈٹے رہو

سو اسی کی طرف پھرے نبی ﷺ! دعوت دیجیے	فَلِذَلِكَ فَادْعُ ۚ
اور ڈٹے رہیے جیسا کہ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے	وَأَسْتَقِمُّ كَمَا أُمِرْتُ ۚ
اور پیروی مت کیجیے اُن کی خواہشات کی	وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ ۚ
اور فرمائیے میں تو ایمان لایا ہوں اُس پر جو نازل فرمایا ہے اللہ نے کتاب میں سے	وَقُلْ أَمَنْتُ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ كِتَابٍ ۚ

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں عدل کروں تمہارے درمیان	وَأْمُرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ ط
اللہ ہی ہمارا رب ہے اور تمہارا رب ہے	اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ط
ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال	لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالِكُمْ ط
کوئی جھگڑا نہیں ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان	لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ط
اللہ جمع کرے گا آپس میں ہمیں	اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ج
اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔	وَالْيَهُ الْبَصِيرُ ط

اس آیت میں نبی اکرم ﷺ کو ہدایت دی گئی کہ وہ مخالفت کی پرواہ نہ کریں، اقامت دین کی جدوجہد پر ڈٹے رہیں اور دوسروں کو بھی اس مشن میں شرکت کی دعوت دیتے رہیں۔ لوگوں کے مخالفانہ دباؤ کو خاطر میں نہ لائیں اور نہ ہی ان کی خواہشات کی پیروی کریں۔ ان سے کہہ دیں کہ قرآن حکیم پر ایمان لانے کا تقاضا ہے کہ اس کی تعلیمات کو نافذ کر کے عدل کا نظام جاری و ساری کیا جائے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان عدل قائم کروں۔ اگر کوئی اس مشن میں ہمارا ساتھ نہیں دے رہا بلکہ مخالفت کر رہا ہے تو وہ جان لے کہ ہمارے اعمال ہمارے لیے ہیں اور اُس کے اعمال اُس کے لیے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہم سب کا رب ہے اور وہ ہمیں روزِ قیامت جمع کرے گا۔ وہاں جا کر فیصلہ ہو جائے گا کہ کون حق پر ہے اور کون حق کا دشمن ہے۔

## آیت ۱۶

## اقامتِ دین کی جدوجہد سے گریز کرنے کا انجام

اور جو لوگ حجت بازی کرتے ہیں اللہ (کے دین) کے بارے میں	وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ فِي اللَّهِ
اس کے بعد کہ قبول کی جا چکی ہے اُس کی دعوت	مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ
اُن کی دلیل باطل ہے اُن کے رب کے نزدیک	حُبَّتْهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
اور اُن پر غضب ہے	وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ
اور اُن کے لیے شدید عذاب ہے۔	وَلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿۱۶﴾

یہ آیت آگاہ کر رہی ہے کہ ایسے لوگوں کا کوئی عذر اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں جو اقامتِ دین کی جدوجہد سے گریز کر رہے ہیں۔ اس حوالے سے اُن کی ہر دلیل باطل اور بے بنیاد ہے۔ اُن کے سامنے ایسے جواں مرد موجود ہیں جو اقامتِ دین کے عظیم مشن کے لیے مال و جان کی قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔ اس مشن سے گریز کرنے والوں اور اس کی مخالفت کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو کر رہے گا اور وہ شدید عذاب سے دوچار ہوں گے۔

## آیات ۱۷ تا ۱۸

## نزولِ کتاب اور شریعت کا مقصد

اللہ وہ ہے جس نے نازل کی ہے کتاب حق کے ساتھ اور میزان (عادلانہ شریعت)	اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ ط
اور اے نبی ﷺ! آپ ﷺ کیا جانیں شاید قیامت قریب ہی ہے	وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ ﴿۱۷﴾

جلدی مانگتے ہیں اُسے وہ لوگ جو ایمان نہیں رکھتے اُس پر	يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا <sup>۱۷</sup>
اور جو ایمان لائے ہیں وہ ڈرنے والے ہیں اُس سے	وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا <sup>۱۸</sup>
اور وہ جانتے ہیں کہ وہ حق ہے	وَيَعْلَمُونَ أَنَّهَا الْحَقُّ <sup>۱۹</sup>
اور سن لو! بے شک وہ لوگ جو جھگڑتے ہیں قیامت کے بارے میں	أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُبَادُونَ فِي السَّاعَةِ
وہ یقیناً بہت دور کی گمراہی میں ہیں۔	لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ <sup>۲۰</sup>

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب ایک مقصد کے تحت نازل کی ہے اور اس کے ذریعے عادلانہ شریعت دی ہے۔ کتاب اور شریعت کا عطا کیا جانا محض حصولِ ثواب یا ایصالِ ثواب کے لیے نہیں بلکہ اس کا مقصد کتاب و شریعت کی تعلیمات پر عمل اور اُن کا نفاذ ہے۔ جو لوگ ایسا نہیں کر رہے وہ آگاہ ہو جائیں کہ عنقریب قیامت آنے والی ہے۔ اُس روز اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ میں نے تمہیں کتاب و شریعت کے ذریعے جو علم دیا تم نے اُس پر کہاں تک عمل کیا اور اُس کے نفاذ کے لیے کیا کوشش کی؟ اس حقیقت کا احساس کر کے سچے اہل ایمان ڈرتے رہتے ہیں۔ البتہ آخرت اور اُس میں جو اب دہی کے حوالے سے وہی لوگ جھگڑتے ہیں جو بہت دور کی گمراہی میں ہیں۔

### آیت ۱۹

گھبراؤ نہیں! اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا

اللہ بہت نرمی کرنے والا ہے اپنے بندوں کے حق میں	اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ
وہ رزق دیتا ہے جسے چاہتا ہے	يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ <sup>۲۱</sup>
وہی بہت قوت والا، بہت زبردست ہے۔	وَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ <sup>۲۲</sup>

اقامت دین کی جدوجہد کے دوران پیش آنے والی شدید مخالفت کا تصور کر کے انسان گھبراتا ہے۔ پھر اس راہ میں مال و جان کی قربانیوں کا خیال بھی انسان کے لیے آگے بڑھنے میں رکاوٹ بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس آیت میں تسلی دے رہا ہے کہ وہ بندوں کا مدد گار ہے۔ اُن کی ضرورتوں اور مصلحتوں کو خوب جاننے والا ہے۔ تم ہمت کر کے اُس کی راہ میں جدوجہد کا آغاز کرو۔ وہ وہاں سے مدد فرمائے گا جہاں سے تم گمان بھی نہیں کر سکتے۔ بے شک وہ بڑی قوت والا اور انتہائی زبردست ہے۔

### آیت ۲۰

طلب گار کس کے ہو؟ دنیا کے یا آخرت کے؟

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ	جو کوئی چاہتا ہے آخرت کی کھیتی
يَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ ۚ	ہم اضافہ کرتے ہیں اُس کے لیے اُس کی کھیتی میں
وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا	اور جو کوئی چاہتا ہے دنیا کی کھیتی
نُؤْتِهِ مِنْهَا ۗ	ہم دے دیں گے اُسے اُس میں سے
وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَّصِيبٍ ۝۲۰	اور نہیں ہوگا اُس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ۔

اس آیت میں دنیا داروں کے لیے لرزادینے والا مضمون ہے۔ اللہ تعالیٰ اعلان فرما رہے ہیں کہ جو فرد آخرت کا طلب گار ہوگا اُس کے لیے آخرت کے اجر میں خوب سے خوب اضافہ کیا جائے گا۔ البتہ جو بد نصیب دنیا کا طلب گار ہوگا اُسے دنیا میں سے کچھ مل جائے گا لیکن آخرت میں اُسے کچھ بھی نصیب نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے جملہ معاملات میں آخرت کو ہی مطلوب و مقصود بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیات ۲۱ تا ۲۳

نام نہاد پیشواؤں کے احکامات کی پیروی کیوں؟

کیا اُن کے ایسے شریک ہیں جنہوں نے قانون بنایا ہو اُن کے لیے دین میں	أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ
نہ اجازت دی ہو جس کی اللہ نے	مَا لَمْ يَأْذُنْ بِهِ اللَّهُ ط
اور اگر نہ ہوتی فیصلہ شدہ بات	وَلَوْ لَا كَلِمَةُ الْفُضْلِ
یقیناً فیصلہ کر دیا جاتا اُن کے درمیان	لَقَضَىٰ بَيْنَهُمْ ج
اور بے شک جو ظالم ہیں اُن کے لیے دردناک عذاب ہے۔	وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۲۱
تم دیکھو گے ظالموں کو کہ ڈرنے والے ہوں گے اُس سے جو انہوں نے کمایا	تَرَى الظَّالِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا
حالانکہ اُس کا وبال پڑنے والا ہے اُن پر	وَهُوَ وَقَعَ بِهِمْ ط
اور وہ لوگ جو ایمان لائے	وَالَّذِينَ آمَنُوا
اور انہوں نے عمل کیے اچھے	وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وہ جنت کے باغات میں ہوں گے	فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ج
اُن کے لیے ہے جو وہ چاہیں گے اپنے رب کے پاس	لَهُمْ مَّا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط
اور یہی بہت بڑا فضل ہے۔	ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝۲۲

یہ ہے جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے اُن بندوں کو جو ایمان لائے	ذٰلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور جنہوں نے عمل کیے اچھے	وَ عَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ ط
اے نبی ﷺ! فرمائیے میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کوئی اجر	قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا
مگر خیر خواہی کرنا قرابت داری میں	اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ط
اور جو کمائے گا نیکی	وَ مَنْ يَّقْتِرِفْ حَسَنَةً
ہم اضافہ کریں گے اُس کے لیے اُس نیکی میں خوبی کا	نَزِدْ لَهُ فِيْهَا حَسَنًا ط
بے شک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا قدر دان ہے۔	اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ﴿۳۲﴾

اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے ذریعے دین حق اور عادلانہ شریعت عطا فرمادی۔ ان آیات میں مشرکین سے دریافت کیا جا رہا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہستی ایسی ہے جسے کوئی دوسری شریعت دینے کا حق اور اختیار حاصل ہو؟ کیا وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال اور حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام ٹھہرانے کا فیصلہ کر سکتی ہے؟ پھر آخر مشرکین نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کے برخلاف اپنے نام نہاد پیشواؤں کے احکام کی پیروی کیوں اختیار کر لی؟ یہ ظالم اگر باز نہ آئے تو انہیں اپنے مشرکانہ اعمال کی بدترین سزا ملے گی۔ ایسی سزا جسے دیکھ کر ہی اُن کے ہوش اڑ جائیں گے۔ اس کے برعکس سچے مومن جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ شریعت پر عمل کیا اور اس کے نفاذ کے لیے قربانیاں دی ہوں گی ایسے باغات میں ہوں گے جہاں اُن کی ہر خواہش کی تسکین ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ مکہ والوں کو صاف بتادیں کہ میں تبلیغ دین کا تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا۔ یہ تو قرابت داری کی محبت ہے جس کی وجہ سے میں تمہاری مخالفت کے باوجود تمہیں درد مندی سے سمجھا رہا ہوں۔ جو میری دعوت قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے اُس کے اعمال کا کئی گنا بڑھا کر شاندار بدلہ عطا فرمائے گا۔ بے شک اللہ بہت بخشنے والا اور بہترین قدر دان ہے۔

## آیت ۲۲

کیا قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے؟

کیا وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے گھڑ لیا ہے اللہ پر جھوٹ	أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
سو اگر چاہے اللہ مہر کر دے اے نبی ﷺ! آپ ﷺ کے دل پر	فَإِنْ يَشَاءِ اللَّهُ يَخْتِمُ عَلَىٰ قَلْبِكَ
اور مٹاتا ہے اللہ باطل کو	وَيَبْحَثُ اللَّهُ الْبَاطِلَ
اور سچا ثابت کر دیتا ہے حق کو اپنے ارشادات سے	وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ
بے شک وہ خوب جاننے والا ہے جو کچھ سینوں میں ہے۔	إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿۲۲﴾

مشرکین مکہ کہتے تھے کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں بلکہ سیدنا محمد ﷺ نے اسے خود سے بنا لیا ہے۔ مشرکین مکہ دیگر معبودوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کو سب سے بڑا معبود مانتے تھے۔ کیا انہیں اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرت اور بے انتہا قوت پر ایمان نہیں؟ اگر کوئی شخص اپنی بنائی ہوئی بات اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرے گا تو اللہ اُس کے دل پر مہر لگا کر اُسے ایسا کرنے سے محروم کر دے گا۔ پھر وہ جھوٹ کی حقیقت کو واضح کر دے گا اور اُس کے مقابلے میں سچ نازل فرما کر اُس کی سچائی ثابت کر دے گا۔ قرآن حکیم بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی کا برحق کلام ہے اور اُس کا حق ہونا روز بروز نمایاں ہوتا جا رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق اور فضل سے اس کی تبلیغ کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

## آیات ۲۵ تا ۲۶

دعائیں کن کی قبول ہوتی ہیں؟

اور وہی ہے (اللہ) جو قبول فرماتا ہے توبہ اپنے بندوں کی	وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ
--	--

---



---



---



---



---

اور در گزر فرماتا ہے برائیوں سے	وَيَعْفُوا عَنِ السَّيِّئَاتِ
اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔	وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿۲۵﴾
اور قبول کرتا ہے دعائیں اُن کی جو ایمان لے آئے	وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا
اور جنہوں نے عمل کیے اچھے	وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
اور زیادہ دیتا ہے انہیں اپنے فضل سے	وَيَزِيدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ ط
اور جو کافر ہیں اُن کے لیے شدید عذاب ہے۔	وَالْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿۲۶﴾

اللہ سبحانہ تعالیٰ بندوں پر بہت مہربان ہے۔ اُن کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے اور اُن کی توبہ قبول کرتا ہے۔ اُن کے ہر عمل سے واقف ہے اور ہر نیکی کا اجر ضرور عطا فرمائے گا۔ البتہ دعائیں وہ انہی کی قبول فرماتا ہے جو اُس کی پکار پر لبیک کہہ کر ایمان لائیں اور اُس کی رضا کی خاطر مال و جان کی قربانیاں دے کر اچھے اعمال کریں۔ گویا جو اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اُس کی دعا پوری فرماتا ہے اور اُسے اپنے فضل سے مزید نوازتا ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ ایمان ہی نہیں لاتے اُن کے لیے دعاؤں کی قبولیت تو درکنار بلکہ شدید عذاب ہے۔

### آیات ۲۷ تا ۲۹

### اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور قدرتیں

اور اگر کشادہ کر دیتا اللہ رزق اپنے بندوں کے لیے	وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ
تو یقیناً وہ سرکشی کرنے لگتے زمین میں	لَبَغَوْا فِي الْأَرْضِ
لیکن وہ نازل فرماتا ہے ایک اندازے سے جتنا چاہتا ہے	وَلَكِنْ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ ط

---



---



---



---



---

بے شک وہ اپنے بندوں سے خوب باخبر، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔	إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ﴿٢٤﴾
اور وہی ہے جو نازل فرماتا ہے بارش	وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ
اس کے بعد کہ وہ ناامید ہو چکے ہوتے ہیں	مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا
اور (وہی) پھیلا دیتا ہے اپنی رحمت	وَيُنْشِرُ رَحْمَتَهُ ۗ
اور وہی مددگار، سب خوبیوں والا ہے۔	وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٥﴾
اور اُس کی نشانیوں میں سے ہے پیدا کرنا آسمانوں اور زمین کا	وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
اور وہ جو اُس نے پھیلا دیے ہیں ان دونوں میں جانداروں میں سے	وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَابَّةٍ ۗ
اور وہ ان کو جمع کرنے پر، جب چاہے، پوری طرح قادر ہے۔	وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ﴿٢٦﴾

یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ وہ ہر انسان کی ضرورت اور حال سے واقف ہے اور اُسی کے مطابق اُسے رزق دیتا ہے۔ بارش کے ذریعے پانی کے ذخائر کی فراہمی اور رزق کی پیداوار بندوں کے لیے اُس کا بہت بڑا عطیہ ہے۔ بلاشبہ وہی انسان کا بہترین خیر خواہ ہے اور وہی شکر و تعریف کے لائق ہے۔ جب رازق وہ ہے تو پھر اُسی کی اطاعت اور اُسی کے احکام کا نفاذ ہماری ذمہ داری ہے۔ زمین اور آسمان اُس کی قدرت کی دو بڑی نشانیاں ہیں۔ پھر ان دونوں میں پیدا کی جانے والی مخلوقات اُس کی قدرت کا بہت بڑا شاہکار ہیں۔ جس اللہ تعالیٰ نے ان مخلوقات کو پیدا کر کے پھیلا دیا ہے وہ ان سب کو روزِ قیامت جمع کرنے پر بھی قادر ہے۔

## آیات ۳۰ تا ۳۱

## آفات انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں

اور جو پہنچتی ہے تمہیں کوئی مصیبت	وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ
تو وہ ہوتی ہے اُس کی وجہ سے جو کمایا تمہارے ہاتھوں نے	فِيمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ
اور اللہ در گزر فرمادیتا ہے بہت سے گناہوں سے۔	وَيَعْفُوا عَنْ كَثِيرٍ ۝۳۰
اور نہیں ہو تم بے بس کرنے والے (اللہ کو) زمین میں	وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ ۝۳۱
اور نہیں ہے تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی دوست اور نہ ہی کوئی مددگار۔	وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَّالِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝۳۲

ان آیات میں یہ حقیقت بیان کی گئی کہ انسانوں پر جو بھی آفات اور مصائب آتے ہیں وہ اُن کے بعض گناہوں کی وجہ سے آتے ہیں۔ البتہ بہت سے گناہوں کو تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ پھر انسانوں کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ حفاظتی تدابیر کے ذریعے خود کو اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی آفات سے بچا سکیں۔ اُس کے سامنے سب عاجز اور بے بس ہیں۔ مشرکین کے خود ساختہ معبود بھی اُس کے مقابلے میں اُن کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام آفات و مصائب سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

## آیات ۳۲ تا ۳۵

## بحری جہاز... اللہ تعالیٰ کی عظیم نشانی اور نعمت

اور اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تیر نے والے جہاز سمندر میں جیسے ہوں پہاڑ۔	وَمِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝۳۲
--	---

اگر وہ چاہے تو روک دے ہوا	اِنْ يَّشَأْ يُسْكِنِ الرِّيحَ
تو وہ رہ جائیں کھڑے ہوئے، سمندر کی پشت پر	فَيُظَلِّكُنَّ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهِ ط
بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں ہر اُس شخص کے لیے جو بڑا صبر کرنے والا بڑا شکر گزار ہو۔	اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبّٰرٍ شٰكُوْرٍ ﴿۳۲﴾
یا تباہ کر دے انہیں اُن گناہوں کی وجہ سے جو انہوں نے کمائے	اَوْ يُؤْبِقُهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا
اور وہ در گزر فرمادیتا ہے بہت سے گناہوں سے۔	وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ ﴿۳۳﴾
اور تاکہ جان لیں وہ لوگ جو جھگڑا کرتے ہیں ہماری آیات میں	وَيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْ اٰيٰتِنَا ط
نہیں ہے اُن کے لیے کوئی بھاگنے کی جگہ۔	مَا لَهُمْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۴﴾

یہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے انسانوں کو پہاڑوں جیسے بڑے بڑے سمندری جہاز بنانے کا ہنر سکھایا۔ ایک دور ایسا بھی تھا کہ جب یہ جہاز ہواؤں کے دوش پر چلتے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہواؤں کو روک دیتا اور وہ جہاز حرکت نہ کر سکتے۔ اسی طرح اگر وہ ہوا کی رفتار تیز کر دیتا تو سمندر میں ایسا طوفان آتا کہ جہاز اُس میں ڈوب جاتے۔ اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرنے والوں پر یہ حقیقت نہ صرف واضح بلکہ طاری ہو جاتی کہ انہیں اُس کے مقابلے میں بچانے والا کوئی نہیں۔ بلاشبہ ان حقائق میں نعمتوں کا شکر ادا کرنے اور مصائب پر صبر کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نشانیوں سے اپنی معرفت اور احسانِ مندی کی روش اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیات ۳۶ تا ۳۹

## اقامتِ دین کے لیے جدوجہد کرنے والوں کے اوصاف

پس جو بھی تمہیں دیا گیا ہے کسی چیز میں سے	فَمَا أُوتِيتُمْ مِّنْ شَيْءٍ
سو وہ سامانِ عیش ہے دنیا کی زندگی کا	فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے	وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰی
اُن کے لیے جو ایمان لائے	لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اور جو اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔	وَعَلٰی رَبِّهٖمُ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾
اور وہ لوگ ہیں جو بچتے ہیں بڑے بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کی باتوں سے	وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبِيْرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشِ
اور جب غضبناک ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں۔	وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾
اور جو مانتے ہیں حکم اپنے رب کا	وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهٖمُ
اور قائم کرتے ہیں نماز	وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ
اور اُن کا معاملہ طے ہوتا ہے باہم مشورے سے	وَ اَمْرُهُمْ شُورٰی بَيْنَهُمْ
اور اُس میں سے جو ہم نے دیا ہے اُنہیں خرچ کرتے ہیں	وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾
اور وہ کہ جب بھی واقع ہوتی ہے اُن پر زیادتی	وَالَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ
تو وہ بدلہ لیتے ہیں۔	هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾

ان آیات میں اقامتِ دین کے لیے جدوجہد کرنے والوں کے ۹ اوصاف بیان کیے گئے ہیں :

1. وہ دنیا کی عارضی اور کم تر نعمتوں کے مقابلے میں آخرت کی دائمی اور برتر نعمتوں کو ترجیح دیتے ہیں۔
2. وہ اپنے اسباب کی قلت سے مایوس نہیں ہوتے اور باطل کی قوت و کثرتِ وسائل سے مرعوب نہیں ہوتے بلکہ اُن کا مکمل بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔
3. وہ بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں۔
4. وہ غصے یا جذبات کی شدت سے کوئی اقدام نہیں کرتے بلکہ ان کیفیات میں مخالفتیں سے درگزر کرتے ہیں۔
5. وہ اپنے رب کے ہر حکم پر لبیک کہتے ہیں اور اُس کی فرمانبرداری میں جان و مال کی بازی لگا دیتے ہیں۔
6. وہ اللہ تعالیٰ سے لو لگانے اور مدد حاصل کرنے کے لیے نماز قائم کرتے ہیں۔
7. وہ باہمی معاملات مشوروں کے ذریعے طے کرتے ہیں۔
8. وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول اور نفوس کے تزکیے کے لیے اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔
9. جب اُن پر زیادتی ہوتی ہے تو وہ اُس کا بدلہ لیتے ہیں۔

### آیات ۴۰ تا ۴۳

### برائی کا بدلہ لینے والوں پر کوئی الزام نہیں

اور برائی کا بدلہ برائی ہے اُس جیسی	وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ
پھر جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے تو اُس کا اجر اللہ کے ذمے ہے	فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ
بے شک وہ پسند نہیں کرتا ظالموں کو۔	إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝
اور یقیناً جس نے بدلہ لیا اپنے اوپر ظلم کے بعد	وَلَكِنْ أَنْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ

تو یہ وہ لوگ ہیں جن پر کوئی ملامت نہیں۔	فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيلٍ ۝۳۱
بے شک ملامت تو اُنہی پر ہے جو ظلم کرتے ہیں لوگوں پر	إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ
اور سرکشی کرتے ہیں زمین میں ناحق	وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۝
یہی لوگ ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے۔	أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝۳۲
اور یقیناً جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا	وَلَكِنَّ صَبْرًا وَغَفْرًا
بے شک یہ یقیناً بڑے ہمت کے کاموں میں سے ہے۔	إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ أَعْمَارِ ۝۳۳

سج ۵

دعوت کے آداب میں سے ہے کہ برائی کا جواب اچھائی سے دیا جائے تاکہ اس اعلیٰ اخلاق سے دشمن بھی دوست بن جائے۔ البتہ جب محسوس ہو کہ دعوت واضح ہو جانے کے باوجود مخالفین ہٹ دھرمی پر اتر آئے ہیں تو اب اُنہیں راہِ راست پر لانے اور معاشرے کو اُن کے ظلم سے محفوظ رکھنے کے لیے اُن کی برائی کا جواب ویسی ہی برائی سے دیا جائے گا۔ ان آیات میں واضح کیا گیا کہ برائی کا بدلہ لینے والوں پر کوئی ملامت نہیں۔ ملامت تو اُن کو کی جائے گی جو لوگوں پر ظلم کر رہے ہیں اور زمین میں فساد مچا رہے ہیں۔ مجرموں کو معاف کر دینا گویا جرائم کے لیے اُن کی حوصلہ افزائی کی صورت ہے اور یہ پورے معاشرے کے ساتھ زیادتی ہے، ہاں جب تک اتنی قوت نہیں ہے کہ ظالموں سے اُن کی برائی کا بدلہ لیا جاسکے تو ایسے میں اُنہیں معاف کر دینا ہی باعثِ اجر و ثواب ہے اور بلاشبہ یہ بہت ہی ہمت کا کام ہے۔

آیات ۴۴ تا ۴۶

روزِ قیامت ظلم کرنے والوں کا انجام

وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ	اور جسے گمراہ کر دے اللہ
-------------------------	--------------------------

فَمَا لَهُ مِنْ وَبِيٍّ مِّنْ بَعْدِهِ ۝	تو نہیں ہے اُس کے لیے کوئی حمایتی اُس کے بعد
وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَهَا رَأْوًا الْعَذَابِ	اور تم دیکھو گے ظالموں کو کہ جب وہ دیکھیں گے عذاب
يَقُولُونَ هَلْ اِلَىٰ مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيلِ ۝	کہیں گے کیا ہے واپس جانے کی طرف کوئی راستہ؟
وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا	اور تم دیکھو گے انہیں کہ وہ پیش کیے جائیں گے جہنم پر
خُشَعِينَ مِنَ الذُّلِّ	جھکے ہوئے ہوں گے ذلت سے
يَنْظُرُونَ مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ۝	دیکھتے ہوں گے چھپی نگاہ سے
وَقَالَ الَّذِينَ اٰمَنُوْا	کہیں گے وہ لوگ جو ایمان لائے
اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ وَاٰهْلِيَهُمْ	بے شک اصل میں خسارے میں جانے والے تو وہ ہیں
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۝	جنہوں نے خسارے میں ڈالا اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن
اِلَّا اِنَّ الظَّالِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ۝	سن لو! بے شک ظالم ہوں گے ہمیشہ رہنے والے عذاب میں۔
وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ اَوْلِيَّآءٍ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۝	اور نہیں ہوں گے اُن کے کوئی حمایتی جو مدد کریں اُن کی اللہ کے سوا
وَمَنْ يُضِلِلِ اللّٰهُ	اور جسے گمراہ کر دے اللہ
فَمَا لَهُ مِنْ سَبِيْلٍ ۝	تو نہیں ہے اُس کے لیے کوئی راستہ۔

جو بد نصیب اللہ تعالیٰ کے احکامات سے بغاوت کرتے ہوئے ظلم و زیادتی کی انتہا کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بطور سزا اُن کو ہدایت کے حصول سے محروم کر دیتا ہے۔ روزِ قیامت کوئی بھی اُن کا حمایتی نہ ہوگا۔ جب وہ بدترین عذاب دیکھیں گے تو فریاد کریں گے کہ ہے کوئی بچاؤ کا راستہ، تب وہ ذلت و شرمندگی کی وجہ سے سر اٹھانے کے قابل نہ ہوں گے۔ اہل ایمان اُس وقت کہیں گے اصل نقصان اور گھاٹے میں وہ رہا جس نے خود کو اور اپنے پورے کنبے کو آخرت کی تیاری سے غافل رکھا۔ ایسے ظالموں کے لیے دائمی عذاب ہو گا اور اُن کے لیے اس عذاب سے بچنے کا کوئی راستہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاملاتِ زندگی کی ہر سطح پر شریعت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کی ظلم و زیادتی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۷ تا ۲۸

اللہ تعالیٰ کی پکار پر لبیک کہو

لبیک کہو اپنے رب کی پکار پر	اِسْتَجِيبُوا لِلرَّبِّكُمْ
اس سے پہلے کہ آئے وہ دن، نہیں ہے ٹلنا جس کا اللہ کی طرف سے	مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاتِيَ يَوْمٌ لَا مَرَدَّ لَهُ مِنَ اللّٰهِ ط
نہ ہوگی تمہارے لیے کوئی پناہ گاہ اُس روز	مَا لَكُمْ مِّنْ مَّجْآءِ يَوْمَيْدٍ
اور نہ ہوگی تمہارے لیے انکار کی کوئی صورت۔	وَمَا لَكُمْ مِّنْ تَكْوِيْنٍ ﴿۷﴾
پھر اگر وہ رُخ پھیر لیں تو ہم نے نہیں بھیجا اے نبی ﷺ!	فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ط
آپ ﷺ کو اُن پر نگران بنا کر	اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ط
نہیں ہے آپ ﷺ کے ذمے مگر پہنچا دینا	وَ اِنَّا اِذَا اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِتْرًا رَّحْمَةً
اور بے شک جب بھی ہم چکھاتے ہیں انسان کو اپنی طرف سے کوئی رحمت	

وہ اتراتا ہے اس میں	فَرِحَ بِهَا
اور اگر پہنچتی ہے انہیں کوئی مصیبت	وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ
اُس کی وجہ سے جو آگے بھیجا ان کے ہاتھوں نے	بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ
تو بے شک انسان بہت ناشکرا (ثابت) ہوتا ہے۔	فَإِنَّ الْإِنْسَانَ كَفُورٌ ﴿۳۸﴾

ان آیات میں لکارنے کے اسلوب میں دعوت دی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی پکار پر لبیک کہو۔ اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی ایک ہی پکار سامنے آئی یعنی اُس کے دین کو غالب کرنے کے لیے جدوجہد کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم تاخیر کرتے رہو اور وہ دن آجائے جو پھر ٹلے گا نہیں۔ اس سے مراد انسان کی موت کا دن بھی ہو سکتا ہے اور روزِ حساب یعنی قیامت کا دن بھی۔ اُس روز انسان کے لیے کوئی پناہ گاہ نہ ہوگی اور نہ ہی اُس کا کوئی عذر قابلِ قبول ہوگا۔ اس طرح خبردار کرنے کے باوجود بھی اگر لوگ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے قانون پر راضی رہیں تو پھر اُن سے زبردستی بات منوانا کسی کی ذمہ داری نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان باغیوں اور نافرمانوں کی روش عجیب ہے۔ اُس کی عنایات پر تو اتراتے ہیں اور اگر انہیں اُن کے جرائم کی سزا دی جائے تو پھر وہ اُس کی ناشکری کرتے ہیں۔ اُن نعمتوں کو بھول جاتے ہیں جو اُس نے پہلے انہیں دے رکھی تھیں۔ قصور اپنا ہوتا ہے اور شکوے اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں موت کا دن آنے سے پہلے پہلے اپنے حکم پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۴۹ تا ۵۰

کوئی مانے یا نہ مانے، بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے

اللہ ہی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی	لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط
وہ پیدا فرماتا ہے جو چاہتا ہے	يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ط
عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں	يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا

اور عطا فرماتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹے۔	وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ ۝۱۹
یا ملا کر دیتا ہے انہیں بیٹے اور بیٹیاں	أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَ إِنَاثًا
اور کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے بانجھ	وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا ۝
بے شک وہ خوب جاننے والا، بڑی قدرت رکھنے والا ہے۔	إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝

آسمانوں اور زمین کا بادشاہ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ یہاں اُسی کی مرضی جاری و ساری ہے، وہ جو چاہتا ہے تخلیق کرتا ہے۔ کسی کو اولاد کے طور پر صرف بیٹیاں دیتا ہے، کسی کو صرف بیٹے، کسی کو بیٹیاں اور بیٹے دونوں اور جس کو چاہتا ہے اولاد سے محروم رکھتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ہی ہر تخلیق کو جاننے والا اور ہر تخلیق پر قدرت رکھنے والا ہے، کوئی انسان اپنی خواہش کے مطابق اپنے لیے اولاد حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اصل اختیار اور بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ اے اللہ! ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم اپنے دائرہ اختیار میں بھی تیری بادشاہت کو قائم کر سکیں۔ آمین!

### آیت ۵

اللہ تعالیٰ انسان سے کیسے خطاب فرماتا ہے؟

نہیں ہے ممکن کسی انسان کے لیے کہ کلام کرے اُس سے اللہ	وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ
مگر وحی کے ذریعے	إِلَّا وَحْيًا
یا پردے کے پیچھے سے	أَوْ مِنْ وَرَائِ حِجَابٍ
یا وہ بھیجتا ہے کوئی پیغامبر (فرشتہ)	أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا
پھر وحی کرتا ہے اپنے حکم سے جو چاہتا ہے	فَيُوحِي بِأَذْنِهِ مَا يَشَاءُ ۝

بے شک وہ بے حد بلند، کمالِ حکمت والا ہے۔

اِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾

انسان کے لیے ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اُس سے براہِ راست کلام کرے اور بندہ اُس کی بات کو سن سکے۔ بندوں تک اپنا پیغام پہنچانے کے لیے وہ حسبِ ذیل صورتیں اختیار فرماتا ہے:

1. وحی کے ذریعے یعنی چپکے سے اور تیزی سے کوئی بات انسان کے دل میں ڈال دیتا ہے جیسے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ یا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کو الہام کیا گیا۔ خواب میں کچھ دکھادینا بھی اسی صورت میں شامل ہے۔
2. پردے کی اوٹ سے جیسے اُس نے شبِ معراج میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور کوہِ طور پر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو شرفِ ہم کلامی بخشا۔
3. فرشتے کے ذریعے سے وہ نبی کے قلبِ مبارک میں اپنا پیغام ڈال دیتا تھا یا فرشتہ انسانی صورت میں آکر اُس کا حکم نبی تک پہنچا دیتا تھا۔

### آیات ۵۲ تا ۵۳

ایمان قرآن کے ذریعے سے حاصل ہوتا ہے

اور اسی طرح ہم نے وحی کی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روح اپنے حکم سے	وَكَذَلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ۗ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتے تھے کیا ہے کتاب اور نہ یہ کہ کیا ہے ایمان؟	مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ
لیکن ہم نے بنا دیا اُسے ایک نور	وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا
ہم ہدایت دیتے ہیں اُس کے ذریعے جسے ہم چاہتے ہیں	نَهْدِيْٓ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ
اپنے بندوں میں سے	مِّنْ عِبَادِنَا ۗ

اور بے شک آپ ﷺ یقیناً رہنمائی فرماتے ہیں سیدھے راستے کی طرف۔	وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۵۶﴾
اُس اللہ کے راستے کی طرف جس کے لیے ہے وہ سب جو آسمانوں میں ہے	صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ
اور وہ سب جو زمین میں ہے	وَمَا فِي الْأَرْضِ ط
سن لو! اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں تمام معاملات۔	يَعُودُونَ ۚ إِلَّا إِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ ﴿۵۷﴾

قلبی ایمان کا حصول اللہ تعالیٰ کی آیات پر غور و فکر سے ہوتا ہے۔ آیاتِ آفاقی اور آیاتِ انفسی سے ایمانی کیفیات حاصل ہوتی ہیں لیکن اس ایمان کی تفصیل آیاتِ قرآنیہ کے ذریعے ہوتی ہے۔ پھر اسی قرآن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنے احکامات سے آگاہ فرمایا۔ اب نبی اکرم ﷺ وہ مینارہ نور ہیں جو بھٹکے ہوئے انسانوں کو ایمان اور عمل سے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں اُس اللہ کے راستے کی طرف جس کے اختیار میں پوری کائنات ہے۔ آخر کار روزِ قیامت تمام معاملات اُس کی عدالت میں پیش ہوں گے اور وہی حق کے ساتھ فیصلہ فرمائے گا۔

---



---



---



---



---

## سورة الزخرف

توحید باری تعالیٰ کا خزانہ

اس سورہ مبارکہ میں توحید باری تعالیٰ کا بیان اور شرک کی مذمت بڑے موثر اسلوب میں وارد ہوئی ہے۔

## ☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۱۴
  - آیات ۱۵ تا ۴۵
  - آیات ۲۶ تا ۵۶
  - آیات ۵۷ تا ۶۷
  - آیات ۶۸ تا ۷۸
  - آیات ۷۹ تا ۸۹
- جلال و جمال باری تعالیٰ  
مشرکین مکہ کی گمراہیوں کی مذمت  
سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور آل فرعون کے درمیان کشمکش  
سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت  
اہل جنت اور اہل جہنم کا ذکر  
نبی اکرم ﷺ کی مشرکین مکہ کے ساتھ کشمکش

## آیات ۱ تا ۴

## قرآن عربی کی اہمیت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ح۔ میم۔	حَمِّ ۱
قسم ہے واضح کتاب کی۔	وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۲
بے شک ہم نے بنایا ہے اُسے قرآن عربی	اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا
تا کہ تم سمجھ سکو۔	لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۳

اور بے شک وہ اصل کتاب (لوح محفوظ) میں ہے ہمارے پاس	وَ اِنَّهُ فِيْ اُمْرِ الْكِتٰبِ لَدٰىنَا
یقیناً بہت بلند، کمالِ حکمت والا ہے۔	لَعَلَّٰ حٰكِمٍۭ ۙ ۙ

قرآن حکیم مقام و مرتبے کے اعتبار سے بے حد بلند، مضامین کے اعتبار سے انتہائی حکیمانہ اور مفہوم کے اعتبار سے بڑی واضح کتاب ہے۔ اصل کتاب تو اللہ تعالیٰ کے پاس لوح محفوظ میں ہے جس کی حقیقت سمجھنا ہمارے لیے ممکن نہیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کی معرفت ہمارے فہم کی سرحدوں سے اوپر ہے اسی طرح اُس کے کلام کا فہم بھی ہمارے لیے ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسانِ عظیم فرمایا کہ ہماری ہدایت کے لیے قرآن حکیم کو زبانِ عربی کی صورت میں نازل فرما کر سہولت پیدا فرمادی۔ اب انسانوں کے لیے ممکن ہے کہ وہ اُس عظیم کلام کو سمجھ کر اپنی اصلاح کر سکیں اور دنیا و آخرت کی سعادتیں حاصل کر سکیں۔

### آیات ۸ تا ۵

### مشرکین مکہ کے لیے دھمکی

تو کیا ہم روک دیں تمہیں نصیحت بھیجنا رخ پھیرتے ہوئے	اَفَنضْرِبُ عَنْكُمْ الذِّكْرَ صَفْحًا
کہ تم حد سے گزرنے والے لوگ ہو۔	اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝۵
اور ہم نے بھیجے کتنے ہی نبی پہلے لوگوں میں۔	وَ كَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۙ
اور نہیں آئے اُن کے پاس کوئی نبی	وَ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ
مگر وہ اُن کا مذاق اڑاتے رہے۔	اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۙ
پھر ہم نے ہلاک کر دیا انہیں جو زیادہ سخت تھے ان (مکہ والوں) سے زور میں	فَاَهْلَكْنَا اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا

اور گزر چکی ہے مثال پہلے لوگوں کی۔

وَمَضَىٰ مَثَلُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾

مشرکین مکہ کو قرآن حکیم کا نزول ناگوار تھا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کے جرائم اور مفادات پر ضرب لگانے والی ہدایت نازل ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں واضح فرمایا کہ وہ حجت پوری کرنے کے لیے قرآن حکیم کی صورت میں نصیحت نازل فرماتا رہے گا۔ سرکش قوموں نے تو ہر دور میں انبیاء علیہم السلام اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں کی ناقدری کی اور ان کا مذاق اڑایا۔ وہ قومیں قوت اور وسائل میں مشرکین مکہ سے کہیں زیادہ مضبوط تھیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ مشرکین مکہ بھی اگر باز نہ آئے تو ایسے ہی برے انجام سے دوچار ہوں گے۔

آیات ۹ تا ۱۴

اللہ سبحانہ تعالیٰ کے احسانات

اور یقیناً اگر آپ ﷺ پوچھیں ان سے کہ کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو؟	وَالَّذِينَ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
وہ ضرور کہیں گے پیدا کیا ہے انہیں زبردست، سب کچھ جاننے والے نے۔	لَيَقُولُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٩﴾
یہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بنایا	الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا
اور اس میں تمہارے لیے راستے بنائے، تاکہ تم منزل تک پہنچ سکو۔	وَجَعَلَ لَكُم فِيهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١٠﴾
اور جس نے نازل کیا آسمان سے پانی ایک اندازے سے	وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ
پھر ہم نے زندہ کیا اُس سے ایک مردہ بستی کو	فَأَنْشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ﴿١١﴾

کَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ ﴿۱۱﴾	اسی طرح تم بھی نکالے جاؤ گے۔
وَالَّذِي خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا	اور جس نے پیدا کیے جوڑے سب کے سب
وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُونَ ﴿۱۲﴾	اور اُس نے بنائیں تمہارے لیے کشتیاں اور چوپائے جن پر تم سوار ہوتے ہو۔
لِتَسْتَوُوا عَلٰی ظُهُورِهِ	تاکہ تم جم کر بیٹھو اُن کی پیٹھوں پر
ثُمَّ تَذْكُرُوْنَ نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ	پھر یاد کرو اپنے رب کی نعمت کو جب تم جم کر بیٹھ جاؤ اُن پر
وَتَقُولُوْا سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا	اور کہو پاک ہے وہ جس نے تابع کر دیا ہمارے لیے اسے
وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾	اور ہم نہ تھے اُسے قابو میں لانے والے۔
وَ اِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾	اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف یقیناً لوٹ کر جانے والے ہیں۔

مشرکین مکہ یہ تسلیم کرنے پر مجبور تھے کہ تمام آسمانوں اور زمین کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اُنہیں متوجہ کیا جا رہا ہے کہ وہ نہ صرف خالق ہے بلکہ اُس کے اور بھی کئی احسانات ہیں۔ لہذا اُس کے ساتھ کسی کو شریک کرنا کھلی نا انصافی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حسب ذیل احسانات ان آیات میں بیان کیے گئے:

1. اللہ تعالیٰ نے زمین کو انسانوں کے لیے بچھونا بنا دیا تاکہ سہولت سے اُس پر آباد ہوں، تجارتی سرگرمیاں انجام دیں اور زراعتی فوائد حاصل کریں۔
2. زمین میں اُس نے قدرتی راستے بنا دیے تاکہ لوگ اپنی مطلوبہ منزلوں تک پہنچ سکیں۔
3. آسمان سے انسانوں کی مختلف ضروریات کے مطابق پانی نازل فرمایا۔

4. بارش کے پانی سے مردہ زمین کو زندہ کر کے کیسی کیسی نباتات پیدا فرمائیں۔
5. جو اللہ مردہ زمین سے نباتات نکال سکتا ہے وہ تمام انسانوں کو بھی مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے گا تاکہ ظالموں کو اُن کے ظلم کی سزا دی جائے اور مظلوموں اور نیکوکاروں کو بہترین بدلہ دیا جائے۔
6. اُس نے ہر شے جوڑے کی صورت میں پیدا کی، جیسے سمندر کی سواری کشتیاں ہیں اور خشکی کی سواری بڑے بڑے جانور ہیں۔ سواری پر سوار ہو کر ہمیں اُس کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا لَیْ رٰبِعًا لِّمُنْقَلِبِیْنَ

”پاک ہے وہ ذات جس نے تابع کر دیا ہمارے لیے اسے اور ہم نہ تھے اُسے قابو میں لانے والے اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف یقیناً لوٹ کر جانے والے ہیں۔“

گویا یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ سواری پر ہمارا سفر وقتی ہے لیکن ایک سفر ہماری زندگی کا ہے جو ہمیں آخرت اور پھر وہاں اللہ کے سامنے حاضری کی طرف لے جا رہا ہے۔ اب اگر کوئی شخص سواری پر بیٹھ کر سوچ سمجھ کر یہ دعا پڑھے تو کیا وہ کسی گناہ کے کام کے لیے سفر کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہمیں گناہوں اور دنیا و آخرت کی رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱۵ تا ۱۹

### فرشتے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں بیٹیاں نہیں

اور انھوں نے بنایا اللہ کے لیے اُس کے بندوں میں سے ایک جز (یعنی اولاد)	وَجَعَلُوا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ط
بے شک انسان واقعی کھلانا شکر ہے۔	۱۵ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾
کیا اللہ نے بنالیں ہیں اُس میں سے جو وہ پیدا فرماتا ہے بیٹیاں	۱۶ اَمْ اَتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنَاتٍ

اور چن لیا ہے تمہیں بیٹوں کے لیے۔	وَاصْفُكُم بِالْبَنِيْنَ ۝۱۶
اور جب خوشخبری دی جائے اُن میں سے کسی کو اُس کی جسے اُس نے بیان کیا رحمن کے لیے بطور مثال	وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا
ہو جاتا ہے اُس کا چہرہ سیاہ	ظَلَّ وَجْهَهُ مُسْوَدًّا
اس حال میں کہ وہ غم سے بھرا ہوتا ہے۔	وَ هُوَ كَظِيْمٌ ۝۱۷
اور کیا وہ (ایسی اولاد ہے) جس کی پرورش کی جاتی ہے زیور میں	اَوْ مَنْ يُنْشَاُ فِي الْحَلِيَّةِ
اور وہ جھگڑے میں بات واضح کرنے والی نہیں۔	وَ هُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ۝۱۸
اور انہوں نے بنا دیا فرشتوں کو جو رحمن کے بندے ہیں مومنٹ	وَ جَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيْنَ هُمْ عِبْدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ۝۱۹
کیا وہ حاضر تھے اُن کی پیدائش کے وقت؟	اَشْهَدُوْا وَاخْلَقَهُمْ
لکھ لی جائے گی اُن کی گواہی	سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ
اور اُن سے پوچھا جائے گا۔	وَ يُسْأَلُوْنَ ۝۲۰

ان آیات میں بیان کیا گیا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، مشرکین مکہ نے انہیں اُس کی بیٹیاں قرار دے دیا۔ اولاد باپ ہی کا ایک جز ہوتی ہے، گویا مشرکین نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اُس کا جز و قرار دینے کا ظلم کیا۔ اُن کا اپنا حال یہ تھا کہ اگر اُن میں کسی کو بیٹی کی ولادت کی بشارت دی جاتی تو غمگین ہو جاتا، اُسے اپنے لیے وہ اولاد پسند نہیں تھی جو زیورات کی طرف مائل ہو، اُسے تو وہ اولاد چاہیے تھی جو ہتھیاروں کی طرف راغب ہو اور قبائلی لڑائیوں میں باپ کا ساتھ دے سکے اور بحث مباحثے میں بیان کی

جولانیاں دکھا سکے۔ سوال یہ ہے کہ انہیں یہ کس نے بتایا ہے کہ فرشتے مَوْنَتْ مخلوق ہیں؟ کیا اُن کے پاس اپنے ان گمراہ کن تصورات کے لیے کوئی دلیل ہے؟ عنقریب قیامت قائم ہوگی اور گمراہوں سے اُن کی گمراہیوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

### آیات ۲۰ تا ۲۱

اللہ تعالیٰ کا اذن اور ہے، اُس کی رضا اور

اور انہوں نے کہا اگر چاہتا رہن ہم عبادت نہ کرتے اُن کی	وَقَالُوا لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ مَا عَبَدْنَاهُمْ <sup>ط</sup>
نہیں ہے اُن کے پاس اس کے لیے کوئی علم	مَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ <sup>ق</sup>
وہ نہیں کرتے مگر قیاس آرائیاں	إِنَّهُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ <sup>ط</sup>
کیا ہم نے دی ہے انہیں کوئی کتاب اس سے پہلے	أَمْ أُتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِنْ قَبْلِهِ
تو وہ اُسے مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں۔	فَهُمْ بِهِ مُسْتَسْكُونَ <sup>ط</sup>

ہر دور میں مشرکین اپنے شرک کے لیے یہ جواز فراہم کرتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہمیں شرک سے روک دیتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اُس نے دنیا میں انسانوں کو اختیار دے کر بھیجا ہے۔ انسان اگر گمراہی کا راستہ اختیار کرتا ہے تو اس کا اذن بھی اُسی نے دیا ہے لیکن اُس نے انسان کو بتا دیا ہے کہ یہ راستہ مجھے ناراض کرنے والا اور جہنم کی طرف لے جانے والا ہے۔ اس کے برعکس اگر انسان نیکی کرتا ہے تو وہی اس کی توفیق دیتا ہے اور اس پر بہت خوش ہوتا ہے۔ اپنے کسی بھی فعل کے لیے دلیل اُس کی دی ہوئی تعلیمات کو بنانا چاہیے۔ کیا مشرکین اپنے شرک کے حق میں اُس کی تعلیمات میں سے کوئی دلیل پیش کر سکتے ہیں؟ نہیں! شرک جیسے جرم عظیم کے لیے کوئی دلیل نہیں۔

---



---



---



---



---

## آیات ۲۲ تا ۲۵

## گمراہیوں کے لیے دلیل... باپ دادا کی پیروی

بلکہ انھوں نے کہا کہ بے شک ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو ایک راستے پر	بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ
اور بے شک ہم انہی کے نقش قدم پر ہدایت پانے والے ہیں	وَإِنَّا عَلَىٰ آثَرِهِمْ مُّهْتَدُونَ ﴿۲۲﴾
اور اسی طرح ہم نے نہیں بھیجا ہے نبی ﷺ! آپ ﷺ سے پہلے کسی بستی میں کوئی خبردار کرنے والا	وَكَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ
مگر کہا اُس کے خوشحال لوگوں نے	اِلَّا قَالِ مُتْرَفُوْهَاۙ
بے شک ہم نے پایا اپنے باپ دادا کو ایک راستے پر	اِنَّا وَجَدْنَا اِبَاءَنَا عَلٰی اُمَّةٍ
اور بے شک ہم انہی کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے ہیں۔	وَ اِنَّا عَلٰی اَثَرِهِمْ مُّقْتَدُونَ ﴿۲۳﴾
فرمایا نبی نے اور کیا گرچہ میں لایا ہوں تمہارے پاس زیادہ سیدھا راستہ اُس سے تم نے پایا جس پر اپنے باپ دادا کو؟	قُلْ اَوْ لَوْ جِئْتُمْ بِاٰهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ اِبۡاءَ كُمْ ۗ
انھوں نے کہا بے شک ہم اُس کا، تم بھیجے گئے ہو جس کے ساتھ، انکار کرنے والے ہیں۔	قَالُوۡا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوۡنَ ﴿۲۴﴾
تو ہم نے بدلہ لیا اُن سے	فَاِنۡتَقَبْنَا مِنْهُمۡ

فَاَنْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكْذِبِينَ ۲۵

پھر دیکھو کیسا ہوا جھٹلانے والوں کا انجام۔

ہر دور میں مشرکین کے سرداروں نے محسوس کیا کہ رسولوں کی دعوت اُن کی چودھراہٹ اور حرام خوریوں کے لیے خطرہ ہے۔ لہذا فاسد نظام اور اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے وہ یہی دلیل دیتے رہے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کے راستے کی پیروی کر رہے ہیں۔ رسولوں نے آکر انہیں سمجھایا کہ ہم جو دعوت پیش کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ اور مبنی برحق ہے۔ مشرکین نے رسولوں کی دعوت کو حقارت سے جھٹلادیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان جھٹلانے والوں کو بدترین انجام سے دوچار کر کے عبرت بنا دیا۔

آیات ۲۶ تا ۲۸

دین ابراہیم علیہ السلام توحیدِ خالص تھا

اور جب فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد اور اپنی قوم سے	وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمٌ لِّاٰبِيْهِ وَ قَوْمِهٖ
بے شک میں بیزار ہوں اُن سے جن کی تم عبادت کرتے ہو۔	اِنِّىْ بَرّٖءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۲۶
سوائے اُس کے جس نے پیدا فرمایا مجھے	اِلَّا الَّذِىْ فَطَرَنِىْ
تو بے شک وہی رہنمائی فرمائے گا میری۔	فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۲۷
اور ابراہیم علیہ السلام نے بنا دیا اُس (توحید کی بات) کو باقی رہنے والی بات اپنے پچھلوں میں	وَ جَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِىْ عَقْبِهٖ
تاکہ وہ (اُس کی طرف) رجوع کرتے رہیں۔	لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۲۸

مشرکین مکہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نسبت پر فخر کرتے تھے۔ ان آیات میں انہیں دعوت دی جا رہی ہے کہ اگر باپ دادا ہی کی پیروی کرنی ہے تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی پیروی کرو، نہ کہ جاہل اسلاف کی۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام تو عقیدے کے

اعتبار سے توحیدِ خالص پر تھے۔ انھوں نے اپنے والد اور اپنی قوم کے سامنے صاف صاف اعلان کر دیا تھا کہ میں تمہارے تمام خود ساختہ معبودوں سے اظہارِ براءت کرتا ہوں، میرا معبود صرف اللہ تعالیٰ ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی میرے لیے ہر معاملے میں سلامتی کی راہ نکالتا ہے۔ انھوں نے اپنی اولاد کو بھی یہی سیدھی راہ اختیار کرنے کی وصیت کی تھی:

وَوَصَّىٰ بِهَا آبَاءَهُمْ بَيْنَهُ وَيَعْقُوبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمْ الدِّيْنَ فَلَا تَتَّبِعُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (البقرہ: ۱۳۲)

”اور وصیت کی اسی (اللہ کی فرمانبرداری) کی ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب علیہ السلام نے بھی، اے میرے بچو! بے شک اللہ نے پسند فرمایا ہے تمہارے لیے (اپنی فرمانبرداری کا) دین۔ سو تم ہرگز نہ مرنا مگر حالتِ فرمانبرداری میں۔“

### آیات ۲۹ تا ۳۲

### کیا رسول کسی دولت مند کو ہونا چاہیے؟

بلکہ میں نے ساز و سامان دیا انھیں اور ان کے باپ دادا کو	بَلْ مَتَّعْتُ هٰؤُلَاءِ وَاٰبَاءَهُمْ
یہاں تک کہ آگیا ان کے پاس حق	حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ
اور حق کو واضح کرنے والے رسول ﷺ۔	وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۹﴾
اور جب آگیا ان کے پاس حق	وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ
انھوں نے کہا کہ یہ جادو ہے	قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ
اور بے شک ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں۔	وَ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۰﴾
اور انھوں نے کہا کیوں نہیں نازل کیا گیا یہ قرآن	وَقَالُوْا لَوْلَا نَزَّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ
دو بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر؟	عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ﴿۳۱﴾

---



---



---



---



---

اے نبی ﷺ! کیا وہ تقسیم کرتے ہیں آپ ﷺ کے رب کی رحمت	أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ط
ہم نے تقسیم کی ہے اُن کے درمیان اُن کی روزی دنیا کی زندگی میں	نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
اور بلند کیا ہے اُن میں سے کچھ کو دوسروں پر درجوں میں	وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ
تاکہ بنا لیں اُن میں سے کچھ دوسروں کو خدمت گار	لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سَخِرِيًّا ط
اور آپ ﷺ کے رب کی رحمت بہتر ہے اُس سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔	وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۳۳

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے مکہ کو امن والا شہر بنا دیا اور اس کے رہنے والوں پر رزق کی فراوانی کر دی۔ طویل عرصے کی خوشحالی نے انہیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی تعلیمات سے غافل کر دیا۔ اب جب اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ حق لے کر آئے تو انہوں نے بڑے تکبر سے حق کو جھٹلا دیا۔ قرآن حکیم کی تاثیر محسوس کی لیکن ضد میں اُسے جادو قرار دے دیا اور نبی اکرم ﷺ پر اُن کی درویشی اور فقر کی وجہ سے اعتراض کیا۔ انہوں نے کہا کہ رسول، مکہ یا طائف کے کسی دولت مند کو ہونا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اہمیت دولت کی نہیں، پاکیزہ کردار کی ہے۔ دولت کی تقسیم کا نظام تو اللہ تعالیٰ نے کاروبار دنیا چلانے کے لیے بنایا ہے۔ کچھ لوگ مالدار ہوں اور وہ تنگ دستوں کو معاوضہ دے کر اُن سے کام لے سکیں۔ اگر سب لوگ معاشی اعتبار سے ایک ہی معیار پر ہوتے تو مشقت والے کام کون کرتا؟ محاورہ ہے کہ ”میں بھی رانی تو بھی رانی کون بھرے گا پانی“۔ البتہ آخرت میں فیصلہ دولت کی وجہ سے نہیں انسان کے کردار کی سچائی اور پاکیزگی کی وجہ سے ہو گا۔ آیت ۳۲ کا حوالہ دیتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ فَسَمَ بَيْنَكُمْ أَخْلَاقَكُمْ كَمَا فَسَمَ بَيْنَكُمْ أَرْزَاقَكُمْ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُعْطِي الدُّنْيَا مَنْ أَحَبَّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِي الدِّينَ إِلَّا مَنْ أَحَبَّ فَبَيْنَ أَعْطَاةِ الدِّينِ فَقَدْ أَحَبَّهُ . (المستدرک للحاکم)

”بے شک اللہ نے تمہارے درمیان اخلاقی فرق بھی رکھا ہے جیسے تمہارے درمیان رزق تقسیم کیا ہے، اور بے شک اللہ دنیا (کا مال و اسباب) اُسے بھی دیتا ہے جسے وہ پسند کرتا ہے اور اُسے بھی دیتا ہے جسے ناپسند کرتا ہے۔ البتہ دین (کا فہم) اُسے ہی عطا کرتا ہے جس کو وہ محبوب رکھتا ہے، چنانچہ جسے اللہ نے دین (کا فہم) عطا کیا تو گویا اُسے اللہ نے محبوب رکھا۔“

آیات ۳۳ تا ۳۵

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں دنیا کی حقیقت

اور اگر یہ نہ ہوتا کہ لوگ ہو جائیں گے ایک ہی امت	وَلَوْلَا أَنْ يُكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً
یقیناً ہم بنا دیتے اُن کے لیے جو انکار کرتے ہیں رحمن کا	لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمَنِ
اُن کے گھروں کی چھتیں چاندی کی	لِبُيُوتِهِمْ سُقْفًا مِنْ فِضَّةٍ
اور سیڑھیاں بھی جن پر وہ چڑھتے ہیں۔	وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿۳۳﴾
اور اُن کے گھروں کے دروازے	وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا
اور وہ تخت جن پر وہ ٹیک لگا کر بیٹھتے ہیں۔	وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِنُونَ ﴿۳۴﴾
اور سونے کے بنا دیتے	وَزُخْرِفًا ۖ
اور نہیں یہ سب کچھ مگر دنیا کی زندگی کا ساز و سامان	وَإِنْ كُلُّ ذَلِكُ لَبِئْسَ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۗ
اور آخرت آپ ﷺ کے رب کے ہاں پر ہیہ نگاروں کے لیے ہے۔	وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿۳۵﴾

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں دنیا اور دنیا کی آسائشیں انتہائی کم تر ہیں۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ ”اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھڑ کے ایک پر کے برابر بھی درجہ رکھتی تو وہ کسی کافر کو اُس میں سے پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ دیتا“۔ (ترمذی) اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ لوگ دنیا کی لالچ میں کافر ہو جائیں گے تو وہ تمام کافروں کو ایسی دنیا عطا کرتا کہ ان کے گھروں کی چھتیں، سیڑھیاں، دروازے اور تخت چاندی کے ہو جاتے، چاندی کیا بلکہ سونے کے ہو جاتے کیونکہ ان سب کی اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی قیمت نہیں، اصل اہمیت اور قدر آخرت کی نعمتوں کی ہے، اور یہ نعمتیں ان ہی کو ملیں گی جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اختیار کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت کا طلب گار بننے اور اس کے لیے اپنی فرمانبرداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۳۶ تا ۳۹

#### شیطان کس پر مسلط کیا جاتا ہے؟

اور جو کوئی صرف نظر کرتا ہے رحمن کی یاد سے	وَمَنْ يَعِشْ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ
ہم مقرر کر دیتے ہیں اُس پر شیطان	نَقَبُضُ لَهُ شَيْطَانًا
پھر وہ اُس کا ساتھی ہوتا ہے۔	فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ﴿۳۶﴾
اور بے شک وہ یقیناً نہیں روکتے ہیں اصل راستے سے	وَأَنَّهُمْ لَيَبْصِرُونَ عَنْ السَّبِيلِ
اور (لوگ) سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔	وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُونَ ﴿۳۷﴾
یہاں تک کہ جب (وہ غافل) انسان آئے گا ہمارے پاس	حَتَّىٰ إِذَا جَاءَنَا
کہے گا (شیطان سے) اے کاش! میرے درمیان اور	قَالَ يَلَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بَعْدَ الْبَشَرَيْنِ
تیرے درمیان دو مشرقوں کا فاصلہ ہوتا	فَبَسَّ الْقَرِينُ ﴿۳۸﴾
تو کیا ہی براسا تھی ہے۔	

اور ہر گز فائدہ نہ دے گی یہ بات تمہیں آج جبکہ تم نے ظلم کیا ہے	وَ لَنْ يَنْفَعَكُمْ الْيَوْمَ اِذْ ظَلَمْتُمْ
بے شک تم سب عذاب میں شریک ہونے والے ہو۔	اَنْتُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ﴿۳۹﴾

جو انسان بھی اللہ تعالیٰ کی یاد اور اُس کے احکام سے غافل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بطور سزا، اُس پر شیطان کو مسلط کر دیتا ہے۔ شیطان اُس کا ساتھی بن کر اُسے اللہ تعالیٰ سے مزید دور اور دنیا سے قریب تر کرتا ہے۔ انسان اپنی دنیوی ترقی دیکھ کر خود کو کامیاب سمجھتا ہے۔ البتہ جب یہ دنیا دار انسان روزِ قیامت اپنی دنیا داری کا انجام دیکھے گا تو اپنے کیسے پر انتہائی نادام ہو گا۔ وہاں اُسے گمراہ کرنے والا شیطان نظر آئے گا اور وہ اُس سے بہت دور بھاگنے کی کوشش کرے گا۔ البتہ اُس روز کی ندامت فائدہ مند نہ ہو گی۔ اُسے اپنے اوپر مسلط شیطان کے ہمراہ عذاب کا سامنا کرنا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی یاد اور اپنے احکام کا ہر وقت پاس رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۰ تا ۴۵

نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

تو اے نبی ﷺ! کیا آپ ﷺ سنا سکیں گے بہروں کو	اَفَاَنْتَ تَسْمِعُ الصُّمَّ
یا ہدایت دے سکیں گے اندھوں کو	اَوْ تَهْدِي الْعُمْىَ
اور اُن کو جو ہیں کھلی گمراہی میں۔	وَمَنْ كَانَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾
پھر اگر ہم لے ہی جائیں آپ ﷺ کو (اس دارِ فانی سے)	فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ
تو بے شک ہم اُن سے انتقام لینے والے ہیں۔	فَاِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ ﴿۴۱﴾
یا ہم ضرور دکھادیں گے آپ ﷺ کو وہ جس کا ہم نے وعدہ کیا ہے اُن سے	اَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ

تو بے شک ہم اُن پر قدرت رکھنے والے ہیں۔	فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُونَ ﴿۳۱﴾
پس مضبوطی سے پکڑے رکھیے اُسے جو وحی کیا گیا ہے آپ ﷺ کی طرف	فَاَسْتَسِيكُ بِالَّذِي اَوْحَىٰ اِلَيْكَ ؕ
بے شک آپ سیدھے راستے پر ہیں۔	اِنَّكَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۳۲﴾
اور بے شک وہ نصیحت ہے آپ ﷺ کے لیے اور آپ ﷺ کی قوم کے لیے	وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَاَلِقَوْمِكَ ؕ
اور جلد ہی تم سے پوچھا جائے گا۔	وَسَوْفَ يُسْأَلُونَ ﴿۳۳﴾
اور پوچھ لیجئے اُن سے جنہیں ہم نے بھیجا تھا آپ ﷺ سے پہلے اپنے رسولوں میں سے	وَسْأَلُ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا
کیا ہم نے بنائے تھے رحمن کے سوا معبود جن کی عبادت کی جائے۔	اَجْعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اِلٰهَةً يُعْبَدُونَ ﴿۳۴﴾

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ بلاشبہ دعوت کے مشن کا حق ادا کر رہے ہیں۔ جو لوگ دعوت قبول نہیں کر رہے وہ درحقیقت بہرے اور اندھے ہیں۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد اُن سے انتقام لے یا آپ ﷺ کے سامنے ہی اُنہیں ملیا میٹ کر دے۔ بہر حال انہوں نے توبہ نہ کی تو تباہی سے دوچار ہو کر رہیں گے۔ آپ ﷺ قرآن حکیم کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ یہ آپ ﷺ کے لیے اور تمام اہل ایمان کے لیے یاد دہانی کا ذریعہ اور سیدھا راستہ ہے۔ تمام سابقہ رسولوں کی تعلیمات اس بات پر گواہ ہیں کہ معبود حقیقی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اُس کے سوا دیگر معبودوں کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہی بات حق ہے اور آپ ﷺ بلاشبہ حق کی راہ پر ہیں۔

## آیات ۴۶ تا ۵۰ آل فرعون کی بد نصیبی

اور یقیناً ہم نے بھیجا موسیٰ <small>عَلَيْهِ السَّلَامُ</small> کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اُس کے سرداروں کی طرف	وَلَقَدْ ارْسَلْنَا مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا اِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَ مَلَاِئِحِهٖ
تو انھوں نے کہا بے شک میں تمام جہانوں کے رب کا رسول ہوں۔	فَقَالَ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۶﴾
تو جب وہ لائے اُن کے پاس ہماری نشانیاں	فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآیَاتِنَا
تو وہ اُن پر لگے ہنسنے۔	اِذَا هُمْ مِنْهَا یَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾
اور ہم نے نہیں دکھائی انھیں کوئی نشانی	وَمَا نُرِیْهِمْ مِّنْ آیَةٍ
مگر وہ بڑی تھی پہلے والی سے	اِلَّا هِیَ اَكْبَرُ مِنْ اُخْتِهَا ؕ
اور ہم نے پکڑ لیا انھیں عذاب میں	وَ اَخَذْنَاهُمْ بِالْعَذَابِ
تاکہ وہ باز آجائیں۔	لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾
انھوں نے کہا اے جادو گر!	وَقَالُوا یٰۤاَیُّهَا السِّجْرُ
دعا کرو ہمارے لیے اپنے رب سے اُس کے ذریعے جو اُس نے عہد کر رکھا ہے تم سے	ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ؕ
بے شک ہم ضرور ہدایت یافتہ ہو جائیں گے۔	اِنَّا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾

فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ	پھر جب ہم ہٹا لیتے اُن سے عذاب
اِذَا هُمْ يَنْكُتُونَ ﴿۵۰﴾	تب وہ عہد شکنی کرنے لگتے۔

اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو آل فرعون کی طرف بڑی واضح نشانیوں کے ساتھ بھیجا، اُن بد نصیبوں نے ان نشانیوں کا مذاق اڑایا اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو بڑی حقارت سے رد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بطور سزا اُن پر عذاب بھیجے تاکہ وہ اپنے جرائم پر نادم ہوں اور اللہ کی طرف رجوع کریں۔ انھوں نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ سے عذاب کے ٹلنے کی دعا کریں۔ اگر عذاب ٹل گیا تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ جب سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعا سے عذاب ٹل گیا تو وہ اپنے وعدے سے پھر گئے۔ اللہ تعالیٰ ایسی مجرمانہ روش سے ہمیں محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۵۱ تا ۵۶

#### فرعون کا تکبر اور انجام

وَاذْكَرُوا فِي قَوْمِهِ	اور نندالگائی فرعون نے اپنی قوم میں
قَالَ يَقَوْمِ الْيَسَّىٰ لِي مُلْكٌ مِصْرَ	اُس نے کہا اے میری قوم! کیا نہیں ہے میرے لیے بادشاہی مصر کی؟
وَهَذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِن تَحْتِي ۚ	اور یہ نہریں چل رہی ہیں میرے تحت
أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿۵۱﴾	تو کیا تم نہیں دیکھتے۔
أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَذَا الَّذِي هُوَ مَهِينٌ ۙ	کیا میں بہتر ہوں اس سے جو حقیر ہے
وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ﴿۵۲﴾	اور نہیں لگتا کہ واضح بات کرے۔

فَلَوْ لَا اَلْتَقَىٰ عَلَيْهِ اَسْوَرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ	تو کیوں نہیں اتارے گئے اُس پر کنگن سونے کے؟
اَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلِيكَةُ مُقْتَرِنِينَ ﴿٥٦﴾	یا کیوں نہیں آتے اُس کے ساتھ فرشتے باہم مل کر۔
فَاَسْتَخَفَّ قَوْمَهُ	تو اُس نے مت ماردی اپنی قوم کی
فَاَطَاعُوهُ ط	پس انھوں نے اطاعت کی اُس کی
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٥٧﴾	بے شک وہ فاسق لوگ تھے۔
فَاَلْبَسْنَا اَسْفُوْنَا	پھر جب انھوں نے غصہ دلایا ہمیں
اِنْتَقَبْنَا مِنْهُمْ	ہم نے انتقام لیا اُن سے
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْبَعِيْنَ ﴿٥٨﴾	تو ہم نے غرق کر دیا انہیں سب کے سب کو۔
فَجَعَلْنٰهُمْ سَافِكًا	پھر ہم نے انہیں کر دیا گئے گزرے
وَمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ ﴿٥٩﴾	اور بنا دیا انہیں نمونہ عبرت بعد میں آنے والوں کے لیے۔

۵  
۱۱

فرعون نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کی طرف سے قوم کی توجہ ہٹانے کے لیے اپنی قوم سے تکبر آمیز خطاب کیا۔ اُس نے کہا کہ میری شان یہ ہے کہ میں پورے مصر کا بادشاہ ہوں۔ مصر کا پورا نہری نظام میرے اختیار میں ہے، میں جب چاہوں پانی روک کر کسی کی کھیتی کو ویران کر سکتا ہوں۔ دوسری طرف موسیٰ علیہ السلام ہیں جن کے پاس کوئی اختیار نہیں، وہ اپنی بات بھی صحیح طور پر بیان نہیں کر سکتے۔ اگر وہ واقعی اللہ کے رسول ہوتے تو ہر وقت فرشتوں کے گھیرے میں ہوتے اور سونے کے کنگن پہنے ہوئے ہوتے۔ اس قسم کی گمراہ کن باتوں سے فرعون نے اپنی قوم کو بوقوف بنا دیا، وہ فرعون کی پیروی میں سرکشی کی آخری حد کو پہنچ گئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے انہیں سمندر میں غرق کر دیا اور روز قیامت تک آنے والوں کے لیے نشانِ عبرت بنا دیا۔

## آیات ۵۷ تا ۶۰

## مشرکین مکہ کی سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے دشمنی

اور جب بیان کیا جاتا ہے حضرت مریم عَلَیْہَا السَّلَام کے بیٹے (عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام) کو بطورِ مثال	وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا
اے نبی! اُس وقت آپ ﷺ کی قوم اس پر چلاتی ہے۔	اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ﴿۵۷﴾
اور وہ کہتے ہیں کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ؟	وَقَالُوا ءِالِهَتُنَا خَيْرٌ اَمْ هُوَ ط
وہ نہیں بیان کرتے آپ ﷺ کے سامنے یہ بات مگر جھگڑنے کے لیے	مَا ضَرَبُوهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا ط
بلکہ وہ ہیں ہی جھگڑالو لوگ۔	بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِيصُونَ ﴿۵۸﴾
نہیں ہیں عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام مگر ایک بندے ہم نے انعام کیا تھا جن پر	اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ
اور ہم نے بنایا انہیں ایک نمونہ بنی اسرائیل کے لیے۔	وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي اِسْرَائِيْلَ ﴿۵۹﴾ ط
اور اگر ہم چاہیں تو یقیناً بنا دیں تم میں سے فرشتے	وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً
جو زمین میں (تمہاری) جانشینی کریں۔	فِي الْاَرْضِ يَخْلُقُوْنَ ﴿۶۰﴾

مشرکین مکہ سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دشمن تھے، انہیں غصہ تھا کہ عیسائیوں نے ابرہہ کی قیادت میں شہر مکہ پر حملے کی کوشش کی تھی۔ وہ دعویٰ کرتے تھے کہ ہمارے معبود فرشتے ہیں جو عیسائیوں کے معبود سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے بہتر ہیں، سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام انسان تھے اور کئی بشری کمزوریوں کے حامل تھے، ان کے ماننے والے تو یہ تصور رکھتے ہیں کہ یہود نے سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو صلیب پر لٹکا دیا تھا۔ اللہ نے ان آیات میں مشرکین مکہ کی سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے دشمنی کا جواب دیا ہے۔ مشرکین مکہ بلاوجہ سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے حوالے سے

جھگڑ رہے ہیں۔ سیدنا عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ اللہ تعالیٰ کے بندے تھے۔ بغیر والد کے معجزانہ ولادت، عطا کیے گئے معجزات اور اپنے پاکیزہ کردار کی وجہ سے وہ بنی اسرائیل کے لیے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عجیب نمونہ تھے۔ اللہ تعالیٰ تو اس پر بھی قادر ہے کہ تمام انسانوں کو ہلاک کر دے اور اُن کی جگہ فرشتوں کو زمین میں خلافت عطا کر دے۔ انسانوں کے لیے بہتری اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ خلافت سے فائدہ اٹھائیں اور اُس کے احکامات پر عمل کر کے اُس کی رضا اور ہمیشہ ہمیش کی جنت کے حصول کی کوشش کریں۔

### آیات ۶۱ تا ۶۲

### سیدنا عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ قیامت کی ایک نشانی ہیں

وَاِنَّكَ لَعَلَّمٌ لِلْسَّاعَةِ	اور بلاشبہ عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ یقیناً ایک نشانی ہیں قیامت کی
فَلَا تَمْتَرَنَّ بِهَا	تو تم ہرگز شک نہ کرو اس میں
وَاتَّبِعُونَّ ط	اور میرے پیچھے چلو
هٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝۶۱	یہ سیدھا راستہ ہے۔
وَلَا يَصُدُّكُمْ الشَّيْطٰنُ ج	اور ہرگز نہ روک دے تمہیں شیطان
اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝۶۲	بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

یہ آیات سیدنا عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ کی عظمت کے بیان پر مشتمل ہیں۔ وہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں، یہودیوں نے انہیں صلیب دینے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کی حفاظت فرمائی اور انہیں آسمان کی طرف اٹھالیا تھا۔ اب وہ قیامت کے قریب زمین پر نازل ہوں گے۔ قیامت ایک ایسی حقیقت ہے جس کے بارے میں شک کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ قیامت کے دن کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کی جائے۔ اُن کی پیروی ہی سیدھا راستہ ہے۔ البتہ شیطان اس

راہ سے روکنے کی کوشش کرے گا، کیونکہ وہ انسان کا کھلا دشمن ہے، اُس کے حملوں سے ہر وقت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شیطان کے حملوں سے محفوظ فرمائے اور اپنے سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۶۳ تا ۶۷

### سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت

اور جب لائے عیسیٰ علیہ السلام واضح نشانیاں	وَلَمَّا جَاءَ عِيسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ
فرمایا یقیناً میں لایا ہوں تمہارے پاس حکمت	قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ
اور تاکہ میں واضح کر دوں تمہارے لیے بعض وہ باتیں تم اختلاف کرتے ہو جن میں	وَالْبَيِّنَاتِ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ ۚ
پس بچو اللہ کی نافرمانی سے اور میرا کہنا مانو۔	فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا ۝۳۳
بے شک اللہ ہی میرا رب اور تمہارا رب ہے	إِنَّ اللَّهَ هُوَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ
پس عبادت کرو اُس کی	فَاعْبُدُوهُ ۝۳۴
یہ سیدھا راستہ ہے۔	هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝۳۵
پھر اختلاف کیا گروہوں نے آپس میں	فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ ۚ
سو ہلاکت ہے اُن کے لیے جنہوں نے ظلم کیا	فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا
ایک دردناک دن کے عذاب سے	مِنْ عَذَابٍ يَوْمَ إِلَيْهِمْ ۝۳۶
وہ انتظار نہیں کر رہے مگر قیامت کا	هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ

کہ وہ آجائے اُن پر اچانک	اَنْ تَاتِيَهُمْ بَغْتَةً
اور وہ سوچتے بھی نہ ہوں۔	وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٦٦﴾
جو گہرے دوست ہیں، اُس روز اُن میں سے کچھ دوسروں کے دشمن ہوں گے	اَلَّا خِلَآءٌ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ
سوائے پرہیزگاروں کے۔	اِلَّا الْمُتَّقِينَ ﴿٦٧﴾

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑے واضح معجزات لے کر آئے۔ انھوں نے بنی اسرائیل کو انتہائی پُر حکمت و عظمت و نصیحت کے ذریعے سے توحید باری تعالیٰ کا درس دیا، اللہ تعالیٰ کی خالص بندگی کی دعوت دی، اُن کے درمیان اختلافات کا حل بیان کیا اور اُن سے اپنی اطاعت کا مطالبہ کیا۔ بنی اسرائیل میں سے کچھ اُن کی دعوت پر ایمان لائے اور اکثریت نے اُن کی دعوت کی مخالفت کی، روز قیامت مخالفت کرنے والوں کو بدترین عذاب کا سامنا کرنا ہوگا۔ اگر مشرکین مکہ ماضی کے ان واقعات سے سبق حاصل نہیں کر رہے تو آخر کس بات کا انتظار کر رہے ہیں؟ وہ انتظار کر رہے ہیں فیصلے کے دن یعنی روز قیامت کا، اُس روز صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اور اُس کے فرمانبردار ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔ اس کے برعکس نافرمانوں کی کوئی مدد نہ کرے گا اور وہ آپس میں بھی دشمنی کا اظہار کرتے ہوئے ایک دوسرے کو لعن طعن کریں گے۔

### آیات ۶۸ تا ۷۳

#### فرمانبرداروں کا حسین انجام

اے میرے بندو! نہیں ہے کوئی خوف تم پر آج	يُعْبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ
اور نہ ہی تم غمگین ہو گے۔	وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ﴿٦٨﴾
وہ جو ایمان لائے ہماری آیات پر	الَّذِينَ آمَنُوا بِآيَاتِنَا

اور وہ تھے فرمانبردار۔	وَكَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿١٩﴾
داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری بیویاں، تمہیں عزت دی جائے گی۔	أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَزَوَّجُكُمْ تُحْبَرُونَ ﴿٢٠﴾
پیش کیے جائیں گے اُن کے سامنے تھال سونے کے اور پیالے	يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَأَكْوَابٍ ﴿٢١﴾
اور جنت میں ہو گا وہ جو چاہیں گے اُن کے جی	وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ
اور ہو گی آنکھوں کی لذت	وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ﴿٢٢﴾
اور تم اُس میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔	وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٣﴾
اور یہی وہ جنت ہے تم وارث بنا دیے گئے ہو جس کے	وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا
اُس کی وجہ سے جو تم عمل کرتے تھے۔	بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٢٤﴾
تمہارے لیے اُس میں بہت سا پھل ہے جس میں سے تم کھاتے ہو۔	لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ﴿٢٥﴾

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے انتہائی سکون اور سرور کی کیفیت میں ہوں گے، جنت میں اُن کا اور اُن کی بیویوں کا شاندار استقبال ہو گا، انہیں سونے کی پلیٹوں اور پیالوں میں مرغوب کھانے پیش کیے جائیں گے۔ تمام نفسانی خواہشات کی تسکین اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا خوب سے خوب تر سامان ہو گا۔ وہ کثرت سے میوے کھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تمہیں یہ نعمتیں تمہارے اعمال کی وجہ سے دی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اچھے عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیات ۷۴ تا ۷۸

## مجرمین کا برا انجام

بے شک مجرم لوگ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔	إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابٍ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿٧٤﴾
وہ ہلکانہ کیا جائے گا ان سے	لَا يُفْتَرُ عَنْهُمْ
اور وہ اُس میں ناامید ہوں گے۔	وَهُمْ فِيهِ مُبْسُونَ ﴿٧٥﴾
اور ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر	وَمَا ظَلَمْنَاهُمْ
اور لیکن وہ خود ہی ظالم تھے	وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ﴿٧٦﴾
اور وہ پکاریں گے (جہنم پر مامور فرشتے کو) اے مالک! چاہیے کہ کام تمام کر دے ہمارا، تمہارا رب	وَنَادُوا يٰمَلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ط
فرشتہ کہے گا بے شک تم (یہیں) ٹھہرنے والے ہو۔	قَالَ اِنَّكُمْ مُكْتُونُونَ ﴿٧٧﴾
یقیناً ہم لائے تھے تمہارے پاس حق	لَقَدْ جِئْنَاكُمْ بِالْحَقِّ
اور لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے تھے۔	وَلَكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كِرْهُونَ ﴿٧٨﴾

اللہ تعالیٰ کے نافرمان مجرم ہمیشہ جہنم کی آگ میں جلیں گے۔ ان پر سے عذاب ذرا سی دیر کے لیے بھی نہیں ہٹے گا اور وہ مایوس ہو کر تکلیف جھیل رہے ہوں گے۔ یہ ان پر ظلم نہیں بلکہ ان کے جرائم کا نتیجہ ہو گا۔ عذاب کی شدت سے بیزار ہو کر جہنم پر مامور فرشتے ”مالک“ سے التجا کریں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اہل جہنم کو موت دے دی جائے تاکہ وہ عذاب سے چھٹکارا پالیں۔ جہنم کا داروغہ مالک کہے گا نہیں، تمہیں مسلسل عذاب کا مزہ چکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے حق واضح کر دیا

تھا۔ انھوں نے جان بوجھ کر حق کو ناپسند کیا اور جہنم میں جانے کی راہ اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ مجرمین کی روش پر چلنے سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

### آیات ۷۹ تا ۸۳

### مشرکین مکہ کی سازشوں کا جواب

کیا انھوں نے طے کر لی ہے کوئی بات	أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا
تو بے شک ہم بھی طے کرنے والے ہیں۔	فَأَنَّا مُبْرَمُونَ ﴿۷۹﴾
کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم نہیں سنتے اُن کے راز اور سرگوشیاں	أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۗ
کیوں نہیں! اور ہمارے فرشتے اُن کے پاس لکھتے رہتے ہیں۔	بَلَىٰ وَرُسُلْنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿۸۰﴾
اے نبی ﷺ! فرمائیے اگر ہوتی رحمن کی کوئی اولاد	قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَنِ وَكَدَّ
تو میں ہوتا سب سے پہلے عبادت کرنے والا (اُس کی)۔	فَأَنَا أَوَّلُ الْعَبْدِينَ ﴿۸۱﴾
پاک ہے آسمانوں اور زمین کا رب	سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
جو عرش کا رب ہے	رَبِّ الْعَرْشِ
اُس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔	عَبَّأً يَصْفُونَ ﴿۸۲﴾
تو اے نبی ﷺ! چھوڑیے انھیں فضول بحث کرتے رہیں اور کھیلتے رہیں	فَذَرُهُمْ يَحْوِضُوا وَيَلْعَبُوا

یہاں تک کہ ملیں اپنے اُس دن سے جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔	حَتَّىٰ يَلْقَوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوْعَدُونَ ﴿۸۴﴾
--	--

مشرکین مکہ تنہائی میں جمع ہو کر نبی اکرم ﷺ کے مشن کو ناکام بنانے کے لیے سازشی منصوبے تیار کرتے تھے۔ ان آیات میں اُنہیں آگاہ کیا گیا کہ ہمارے فرشتے ہر وقت اُن کے ساتھ موجود ہوتے ہیں اور اُن کی ہر بات لکھتے رہتے ہیں، اگر انہوں نے کوئی سازشی منصوبہ تیار کیا ہے تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے بھی اُن کی سازشوں کو ناکام بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں، اگر واقعی اُس کی کوئی اولاد ہوتی تو سب سے پہلے اُس کی بندگی اللہ کے رسول ﷺ کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اولاد کی خواہش و ضرورت سے بالکل پاک ہے، وہ پوری کائنات کا مالک اور بادشاہ ہے۔ مشرکین پھر بھی اگر یہ حق تسلیم نہیں کرتے تو جو سیاہ اعمال کرنے ہیں کر لیں، عنقریب روزِ قیامت ان حرکتوں کا وبال دیکھ لیں گے۔

### آیات ۸۴ تا ۸۶

### عظمتِ باری تعالیٰ

اور وہی (اللہ) ہے جو آسمان میں معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے	وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهٌُ وَفِي الْأَرْضِ إِلَهٌُ ۗ
اور وہی کمالِ حکمت والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔	وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿۸۴﴾
اور بہت برکت والا ہے وہ جس کے لیے بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین کی	وَتَبَرَّكَ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
اور اُن کی جو ان دونوں کے درمیان ہے	وَمَا بَيْنَهُمَا ۗ
اور اُسی کے پاس قیامت کا علم ہے	وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ۗ
اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔	وَالَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۸۵﴾

اور نہیں اختیار رکھتے وہ لوگ جنہیں یہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا شفاعت کا	وَلَا يَمْلِكُ الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ الشَّفَاعَةَ
سوائے اُن کے جنہوں نے گواہی دی حق کے ساتھ	إِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ
اور وہ علم بھی رکھتے ہوں۔	وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۸۶﴾

ان آیات میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی عظمت کے حوالے سے حسب ذیل شانیں بیان کی گئیں:

1. اللہ تبارک و تعالیٰ معبودِ حقیقی ہے، آسمانوں میں بھی وہی معبود ہے اور زمین میں بھی، سب کچھ جاننے والا اور کمالِ حکمت والا ہے۔
2. آسمانوں، زمین اور ان کے درمیان موجود ہر شے پر اسی کی بادشاہت قائم ہے۔
3. قیامت کا علم صرف اسی کے پاس ہے۔
4. تمام انسانوں کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔
5. اُس کی بارگاہ میں کسی کو اختیار نہیں کہ وہ کسی کی سفارش کرے مگر اللہ تعالیٰ جسے اجازت دے۔ پھر سفارش بھی صرف ایسے شخص کے حق میں کی جاسکے گی جس نے شرک سے بچتے ہوئے پورے یقین کے ساتھ توحید کی گواہی دی ہو۔

### آیات ۸۷ تا ۸۹

### مشرکین مکہ کی محرومی

اور یقیناً اگر آپ ﷺ پوچھیں اُن سے کہ کس نے پیدا کیا ہے اُنھیں؟	وَلِئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ
وہ ضرور کہیں گے اللہ نے	لَيَقُولُنَّ اللَّهُ
تو کہاں سے وہ بہکائے جاتے ہیں؟	فَأَنى يُوَفَّكُونَ ﴿۸۷﴾

وَقِيلَ يَا رَبِّ	قسم ہے نبی کے یہ کہنے کی کہ اے میرے رب!
إِنَّ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۸۸﴾	بے شک یہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لارہے۔
فَاصْفَحْ عَنْهُمْ	پس اے نبی ﷺ! درگزر کیجیے اُن سے
وَقُلْ سَلَامٌ ط	اور فرمائیے سلام
فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿۸۹﴾	پھر جلد ہی وہ جان لیں گے۔

وقف لازم

ع ۱۳

مشرکین مکہ سے جب بھی پوچھا جاتا کہ اُن کا خالق کون ہے تو جواب دیتے کہ ”اللہ“، البتہ اُن کی بد نصیبی اور محرومی یہ تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تعلیمات اور اُس کے بھیجے ہوئے رسول ﷺ پر ایمان لانے کو تیار نہ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے بالآخر اُن سے مایوس ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے فریاد کی کہ یہ لوگ ایمان نہیں لارہے۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ ان سے صرف نظر کیجیے اور سلام کہہ کر ان سے جدائی اختیار کر لیجیے، وہ عنقریب دیکھ لیں گے کہ ایمان نہ لانے کا انجام کتنا بھیانک ہے۔

---



---



---



---



---

## سورة الدخان

مشرکین مکہ کے شبہات کا موثر رد

اس سورہ مبارکہ میں مشرکین مکہ کے شبہات اور اعتراضات کا بڑا موثر رد وارد ہوا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۸ اللہ تعالیٰ اور شب قدر کی عظمت
- آیات ۹ تا ۱۶ مشرکین مکہ پر عذاب
- آیات ۱۷ تا ۳۳ آل فرعون پر عذاب
- آیات ۳۴ تا ۴۲ مشرکین مکہ کے لیے وعید
- آیات ۴۳ تا ۵۹ جہنم اور جنت کا ذکر

آیات ۸ تا ۸

اللہ تعالیٰ اور شب قدر کی عظمت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ح۔ ميم۔	حَمْدٌ ۱
قسم ہے واضح کتاب کی۔	وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۱
بے شک ہم نے نازل کیا ہے قرآن کو برکت والی رات میں	إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَرَّكَةٍ
بے شک ہم ہیں خبردار کرنے والے۔	إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ۲

اِس رات میں طے کیا جاتا ہے ہر حکمت والا حکم۔	فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيمٍ ﴿٦﴾
حکم ہوتا ہے ہماری طرف سے	اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ۚ
بے شک ہم ہی بھیجنے والے ہیں (تمام حکم)۔	اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٥﴾
رحمت ہے اے نبی ﷺ! آپ ﷺ کے رب کی طرف سے	رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ ۚ
بے شک وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔	اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦﴾
وہی رب ہے آسمانوں اور زمین کا	رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور اُن کا بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے	وَمَا بَيْنَهُمَا
اگر تم یقین کرنے والے ہو۔	اِنْ كُنْتُمْ مُّوَقِنِيْنَ ﴿٧﴾
نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے	لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
وہی زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے	يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ ۚ
تمہارا رب ہے اور تمہارے پہلے باپ دادا کا رب ہے۔	رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَائِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٨﴾

وقف لازم

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے قرآن حکیم لوح محفوظ سے دنیوی آسمان پر ایک بابرکت رات یعنی شب قدر میں نازل فرمایا۔ قرآن حکیم کے نزول کا مقصد لوگوں کو آخرت کی جو ابد ہی کے حوالے سے خبردار کرنا ہے۔ شب قدر میں آئندہ سال کے معاملات کے فیصلے متعلقہ فرشتوں کے حوالے کر دیے جاتے ہیں۔ ہر فیصلہ اللہ تعالیٰ کی حکمت اور رحمت کا مظہر ہوتا ہے۔ وہ نہ صرف رحم فرمانے والا بلکہ ہر بات کا سننے والا اور ہر معاملے کا جاننے والا ہے۔ وہی تمام آسمانوں اور زمین کا مالک ہے۔ جملہ مخلوقات کی زندگی اور موت اسی کے اختیار میں ہے۔ وہ صرف ہمارا ہی نہیں بلکہ ہمارے پچھلے تمام آباء و اجداد کا بھی مالک اور پروردگار ہے۔ بلاشبہ

وہی معبودِ حقیقی ہے اور اُس کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی کامل بندگی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔  
آمین!

## آیات ۹ تا ۱۶ مشرکین مکہ پر عذاب

بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَلْعَبُونَ ⑨	بلکہ وہ ایک شک میں پڑے کھیل رہے ہیں۔
فَارْتَقِبْ	پس اے نبی ﷺ انتظار کیجیے
يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُّبِينٍ ⑩	جس روز آسمان لائے گا ایک واضح دھواں۔
يَغْشَى النَّاسَ ٭	وہ ڈھانپ لے گا لوگوں کو
هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ⑪	یہ دردناک عذاب ہے۔
رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ	(وہ فریاد کریں گے) اے ہمارے رب! دور کر دے ہم سے عذاب
إِنَّا مُؤْمِنُونَ ⑫	بے شک ہم ایمان لانے والے ہیں۔
أَنَّى لَهُمُ الذِّكْرَى	کہاں سے ہوا نہیں نصیحت؟
وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ⑬	حالانکہ یقیناً آچکے ہیں اُن کے پاس واضح کرنے والے رسول ﷺ۔
ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ	پھر انھوں نے رخ پھیر لیا اُن سے

اور کہا (معاذ اللہ) وہ سکھایا ہوا دیوانہ ہے۔	وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ﴿۱۷﴾
بے شک ہم دور کرنے والے ہیں عذاب تھوڑی مدت کے لیے	إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا
بے شک تم دوبارہ وہی کچھ کرنے والے ہو۔	إِنَّا مُعَادِيُونَ ﴿۱۸﴾
جس دن ہم بڑی سخت گرفت کریں گے	يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ ؕ
بے شک ہم انتقام لینے والے ہیں۔	إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ﴿۱۹﴾

مشرکین مکہ قرآن حکیم کی واضح تعلیمات کے حوالے سے شکوک و شبہات کا اظہار کر رہے تھے، آخرت کی جو ابدہی کی خبر کو سنجیدگی سے نہیں لے رہے تھے بلکہ اس کا مذاق اڑا رہے تھے۔ انہیں جھنجھوڑنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان پر قحط کا عذاب مسلط کر دیا، مزید یہ کہ خشک سالی کی وجہ سے گردوغبار کے بادل آسمان پر دھوئیں کی صورت میں چھائے ہوئے نظر آتے تھے جن سے عجیب سی خوف کی کیفیت پیدا ہو گئی تھی۔ تب وہ اللہ تعالیٰ سے التجائیں کرنے لگے کہ ہم پر سے یہ عذاب ہٹا دیا جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جھوٹ بول رہے ہیں، اس قدر پاکیزہ کردار کے حامل رسول ﷺ کی آمد کے باوجود یہ ایمان نہیں لائے بلکہ ان کا مذاق اڑا رہے ہیں، عذاب دور کر دیا جائے تب بھی یہ ایمان نہیں لائیں گے، البتہ اگر یہ باز نہ آئے تو ہم ان سے انتقام لے کر رہیں گے اور انہیں روز قیامت ایک بڑے عذاب میں گرفتار کر لیں گے۔

### آیات ۱۷ تا ۲۲

### آل فرعون کی مجرمانہ روش

اور یقیناً ہم نے آزمایا تھا ان سے پہلے فرعون کی قوم کو	وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ
اور آئے تھے ان کے پاس ایک معزز رسول۔	وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿۲۰﴾

ان اَدُوًّا اِلَىٰ عِبَادِ اللّٰهِ ط	(فرمایا تمہارے رسول نے) کہ حوالے کر دو میرے، اللہ کے بندوں کو
اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اٰمِیْنٌ ۱۸	بے شک میں تمہاری طرف امانت دار رسول ہوں۔
وَ اَنْ لَا تَعْلُوْا عَلٰی اللّٰهِ ط	اور یہ کہ سرکشی نہ کرو اللہ کے مقابلے میں
اِنِّیْ اَتٰیْکُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۱۹	بے شک میں لایا ہوں تمہارے پاس واضح دلیل۔
وَ اِنِّیْ عٰدَتٌ بِرَبِّیْ وَ رَبِّکُمْ اَنْ تَرْجُوْنَ ۲۰	اور میں پناہ پکڑتا ہوں اپنے رب اور تمہارے رب کی کہ تم سنگسار کر دو مجھے۔
وَ اِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ	اور اگر تم نہیں مانتے میری بات
فَاعْتٰزِلُوْنَ ۲۱	تو الگ رہو مجھ سے۔
فَدَعَا رَبَّہٗ	پھر انھوں نے پکارا اپنے رب کو
اِنَّ ہٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُوْنَ ۲۲	بے شک یہ مجرم لوگ ہیں۔

۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲

آل فرعون کی طرف سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا گیا تھا، آل فرعون نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کو حقارت سے ٹھکرا دیا اور ان کے خلاف اقدام کا منصوبہ بنایا، انھوں نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو رجم کر کے شہید کرنے کی سازش کی۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے سامنے فریاد کی کہ یہ مجرم قوم ہے جو حق قبول کرنے پر تیار نہیں، میں ان کے شر اور ناپاک ارادوں کے مقابلے میں آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور انھیں فرعونوں کے شر سے محفوظ رکھا۔

## آیات ۲۳ تا ۲۹ آل فرعون کی ہلاکت

( حکم دیا اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو) پس لے کر نکل جائیے میرے بندوں کو رات کے وقت	فَأَسْرِ بِعَبَادِي لَيْلاً
بے شک آپ لوگوں کا پیچھا کیا جائے گا۔	إِنَّكُمْ مُتَّبَعُونَ ﴿۲۳﴾
اور چھوڑ دیجیے گا دریا کو تھما ہوا	وَأَتْرِكِ الْبَحْرَ رَهَوًا ۙ
بے شک وہ لشکر ہیں جو غرق کیے جانے والے ہیں۔	إِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُونَ ﴿۲۴﴾
کتنے ہی وہ چھوڑ گئے باغات اور چشمے۔	كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَدَّتٍ وَعَيْوُنٍ ﴿۲۵﴾
اور کھیتیاں	وَأَزْوَاجٍ
اور عمدہ مقام۔	وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿۲۶﴾
اور ایسی نعمت، وہ تھے جس میں باتیں بنانے والے۔	وَأَنْعَمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ﴿۲۷﴾
اسی طرح ہو اور ہم نے وارث بنا دیا ان سب کا دوسرے لوگوں کو۔	كَذَلِكَ ۚ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخِرِينَ ﴿۲۸﴾
پھر نہ روئے ان پر آسمان اور زمین	فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ
اور نہ وہ ہوئے مہلت پانے والے۔	وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ﴿۲۹﴾

اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ ایک مقررہ رات میں اپنی قوم کو لے کر نکل کھڑے ہوں، دریا پر عصا ماریں وہ پھٹ جائے گا، دریا کے پھٹنے سے جو راستہ وجود میں آئے، اُس پر چل کر دریا کے پار اتر جائیں، پھر دریا کو اسی طرح پھٹا رہنے دیں۔ فرعون اور اس کے لشکر نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا تعاقب شروع کیا، اللہ تعالیٰ نے انہیں اُن کے آرام دہ گھروں، قیمتی خزانوں، خوبصورت باغات اور ٹھنڈے چشموں سے نکالا اور پھر ان نعمتوں سے ہمیشہ کے لیے محروم کر دیا۔ وہ تعاقب کرتے ہوئے دریا تک پہنچے اور دریا کے پھٹنے سے وجود میں آنے والے راستے پر داخل ہو گئے، جب وہ دریا کے بالکل وسط میں پہنچے تو دریا کا پانی مل گیا اور فرعون کا پورا لشکر ہلاک ہو گیا۔ اُن ظالموں کی بربادی سے کائنات کی کسی شے کو افسوس نہ ہو بلکہ ہر شے نے سکھ کا سانس لیا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ آیت ۲۹ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”روایات میں ہے کہ مومن کے مرنے پر آسمان کا وہ دروازہ روتا ہے جس سے اُس کی روزی اترتی تھی یا جس سے اُس کا عمل صالح اوپر چڑھتا تھا، اور زمین روتی ہے جہاں وہ نماز پڑھتا تھا یعنی افسوس وہ سعادت ہم سے چھین گئی۔ کافر کے پاس عمل صالح کا بیج ہی نہیں، پھر اس پر آسمان یا زمین کیوں روئے۔“

### آیات ۳۰ تا ۳۳

### بنی اسرائیل پر اللہ تعالیٰ کے انعامات

اور یقیناً ہم نے نجات دی بنی اسرائیل کو ذلت والے عذاب سے۔	وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْبُهَيْنِ ﴿٣٠﴾
فرعون سے	مِنْ فِرْعَوْنَ ط
بے شک وہ بڑا سرکش، حد سے گزرنے والوں میں سے تھا۔	إِنَّهُ كَانَ عَلِيًّا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾

وَلَقَدْ اخْتَرْنَهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ	اور یقیناً ہم نے چن لیا تھا انھیں علم کی بنیاد پر
عَلَىٰ الْعَالَمِينَ ﴿۳۱﴾	تمام جہان والوں سے
وَآتَيْنَهُمْ مِّنَ الْآيَاتِ	اور ہم نے دیں ان کو نشانیاں
مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ﴿۳۲﴾	وہ کہ جن میں تھی بڑی واضح آزمائش۔

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو فرعون جیسے ظالم کے ظلم و ستم سے معجزانہ طور پر بچا لیا، اُس نے انھیں چن لیا، پھر انھیں وہ انعامات دیے جو تاریخ میں کسی قوم کو بھی عطا نہیں کیے گئے۔ ان انعامات میں من و سلویٰ کا نزول، ایک ہی پتھر سے پانی کے بارہ چشموں کا پھوٹنا اور بادلوں کا ہر وقت سایہ کیے رکھنا شامل ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تورات جیسی ہدایت کی نعمت بھی ان کے لیے نازل فرمائی۔ ان نعمتوں میں انعامات کے علاوہ آزمائش بھی تھی، آزمائش یہ تھی کہ وہ نعمتیں استعمال کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں یا نہیں۔

### آیات ۳۴ تا ۳۷

کیا مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں ہونا؟

إِنَّ هَؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ ﴿۳۴﴾	بے شک یہ لوگ یقیناً کہتے ہیں۔
إِنَّ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ	نہیں ہے یہ مگر بس ہماری پہلی موت
وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ﴿۳۵﴾	اور ہم دوبارہ اٹھائے جانے والے نہیں ہیں۔
فَاتُّوا بِأَبَائِنَا	تو لے آؤ ہمارے باپ دادا کو
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۶﴾	اگر تم سچے ہو۔

---



---



---



---



---

کیا یہ لوگ بہتر ہیں یا تبع کی قوم	أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمٌ تُبَعُّ
اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے	وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط
ہم نے ہلاک کیا انھیں	أَهْلَكْنَاهُمْ ز
بے شک وہ مجرم تھے۔	إِنَّهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ۝۴۴

مشرکین مکہ بڑے تکبر کے ساتھ دعویٰ کرتے تھے کہ ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا۔ اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے تو ہمارے مر جانے والے آباء و اجداد کو زندہ کر کے دکھائے۔ چونکہ ان کا مرنے کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر اعتراض متکبرانہ تھا لہذا اللہ تعالیٰ نے بھی اسی اسلوب میں جواب دیا۔ ارشاد ہوا کہ یہ مکہ والے زیادہ طاقتور ہیں یا تبع کی قوم یا اُس سے بھی پہلے کی اقوام؟ وہ تو میں زیادہ قوت و اسباب والی تھیں، انھوں نے بھی موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ و برباد کر دیا۔ گویا اگر مشرکین مکہ نے بھی اس جرم سے توبہ نہ کی تو ان کا بھی برا انجام ہوگا۔

### آیات ۳۸ تا ۴۲

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا ضروری ہے

اور ہم نے پیدا نہیں کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے کھیل کے طور پر۔	وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لِعِبَادٍ ۝۳۸
ہم نے نہیں پیدا کیا ان دونوں کو مگر با مقصد	مَا خَلَقْنَاهَا إِلَّا بِالْحَقِّ
لیکن اُن کے اکثر نہیں جانتے۔	وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝۳۹
بے شک فیصلے کا دن اُن کا مقررہ وقت ہے سب ہی کے لیے۔	إِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيقَاتُهُمْ أَجْعَلِينَ ۝۴۰

اُس روز کام نہ آئے گا کوئی دوست کسی دوست کے کچھ بھی	يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلَىٰ عَنْ مَوْلَىٰ شَيْئًا
اور نہ ہی اُن کی مدد کی جائے گی۔	وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿۳۱﴾
سوائے اُس کے جس پر رحم فرمایا اللہ نے	إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ ۗ
بے شک وہی زبردست، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۳۲﴾

۳۱  
۳۲

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور جملہ مخلوقات بے مقصد پیدا نہیں کیں۔ اسی طرح اُس نے انسانوں کو بھی اپنی بندگی کے لیے بنایا ہے۔ دنیا کی زندگی میں امتحان ہے کہ کون اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتا ہے اور کون اُس کی نافرمانی کرتا ہے۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا تاکہ ہر شخص کو اُس کی دنیا کی زندگی کے کردار کے حوالے سے بدلہ دیا جائے۔ اُس روز کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آسکے گا اور نہ کہیں اور سے مدد حاصل کی جاسکے گی، کامیاب وہی ہوگا جس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی۔ بے شک اللہ تعالیٰ زبردست ہے جو چاہے کرے اور ساتھ ہی رحم فرمانے والا بھی ہے کہ جسے چاہے بخش دے۔

### آیات ۴۳ تا ۵۰

#### آخرت میں برانجام

بے شک زقوم کا درخت۔	إِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّومِ ﴿۳۳﴾
گناہ گار کا کھانا ہے	طَعَامُ الْإِثْمِ ﴿۳۴﴾
پچھلے ہوئے تانبے کی طرح کھولتا ہے پیٹوں میں۔	كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ ﴿۳۵﴾
جیسے کھولنا ہے گرم پانی کا۔	كَغَلِيِّ الْحَبِيمِ ﴿۳۶﴾
(حکم ہوگا) پکڑ لو اسے	خُذُوهُ

معاذتہ - ۱۳

پھر دھکیل کر لے جاؤ اسے بھڑکتی ہوئی آگ کے درمیان میں۔	فَاعْتَلُوهُ إِلَىٰ سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝۷۲
پھر انڈیلو اس کے سر پر کچھ کھولتے ہوئے پانی کا عذاب۔	ثُمَّ صُبُّوا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيمِ ۝۷۳
(کہا جائے گا) چکھو	ذُقْ ۝۷۴
بے شک تم بڑے زبردست، باعزت ہو۔	إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْكَرِيمُ ۝۷۵
بے شک یہ ہے وہ جس میں تم شک کیا کرتے تھے۔	إِنَّ هَذَا مَا كُنْتُمْ بِهِ تَمْتَرُونَ ۝۷۶

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے روزِ قیامت جہنم میں داخل ہوں گے۔ ان مجرموں کو کھانے کے لیے زقوم کے درخت کا پھل دیا جائے گا جو پیٹ میں جا کر اہلتے ہوئے گرم پانی کی طرح جوش مارے گا، پھر فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ ان مجرموں کو اٹھا کر دہکتی ہوئی آگ میں پھینک دو، پھر ان کے سروں پر کھولتے ہوئے پانی کی دھار ماری جائے گی۔ مجرموں کے سرکش سرداروں سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم دنیا میں بڑے زبردست اور معزز سردار بنے پھرتے تھے، میری نافرمانی میں سب سے آگے آگے تھے۔ اب چکھو ان عذابوں کا مزہ جن کے بارے میں تم شکوک و شبہات میں تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مجرمانہ روش اور جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۵۱ تا ۵۹

#### فرمانبرداروں کا حسین انجام

بے شک پرہیزگار امن والی جگہ میں ہوں گے۔	إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ ۝۵۱
باغات اور چشموں میں۔	فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝۵۲
پہنیں گے لباس باریک اور دبیز ریشم کا	يَلْبَسُونَ مِنْ سُندُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ

آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔	مُتَقَبِّلِينَ ﴿۵۶﴾
اسی طرح سے ہوگا	كَذٰلِكَ ۞
اور ہم نکاح کر دیں گے اُن کا بڑی آنکھوں والی حوروں سے۔	وَزَوْجُهُمْ بِحُورٍ عَيْنٍ ﴿۵۷﴾
طلب کریں گے وہاں ہر طرح کے میوے اطمینان سے۔	يَدْعُونَ فِيهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ آمِنِينَ ﴿۵۸﴾
نہیں چکھیں گے وہاں موت	لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ
سوائے پہلی موت کے (جو آچکی)	اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُولٰٓئِ ۞
اور اللہ بچالے گا انہیں جہنم کے عذاب سے۔	وَوَقَّهٖمُ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿۵۹﴾
فضل ہے اے نبی ﷺ! آپ ﷺ کے رب کی طرف سے	فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۞
یہی ہے شاندار کامیابی۔	ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾
تو بے شک ہم نے آسان کر دیا ہے اس قرآن کو آپ کی زبان میں	فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسٰنِكَ
تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔	لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۱﴾
پس انتظار کیجیے	فَاَرْتَقِبْ
بے شک وہ بھی انتظار کرنے والے ہیں۔	اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ﴿۶۲﴾

اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والے روزِ قیامت حسین باغات اور ٹھنڈے پانی کے چشموں سے فیض یاب ہوں گے، اُن کا بالائی لباس باریک ریشم کا اور زیریں لباس دبیز ریشم کا ہوگا، جنت کی حوروں سے اُن کا نکاح کر دیا جائے گا، وہ مرغوب میووں سے لطف اندوز ہوں گے جن کی فراہمی میں کوئی کمی نہ ہوگی، وہاں اُن کی زندگی ہمیشہ ہمیش کے لیے ہوگی اور اب کسی موت کا امکان نہ ہو گا۔ بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل ہے جو انہیں عطا ہوگا۔ آخر میں نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ کی مبارک زبان سے اس قرآنِ عربی کی تعلیمات کا سمجھنا لوگوں کے لیے آسان کر دیا گیا ہے۔ پھر بھی اگر کوئی بد نصیب آپ ﷺ کی دعوت کو ٹھکرا رہا ہے تو وہ کس بات کا منتظر ہے؟ کیا آخرت کا کہ جس روز فیصلہ سنا دیا جائے گا؟ اے نبی ﷺ! انتظار فرمائیے اُس وقت کا جب کہ حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے۔

---



---



---



---



---

## سورة الجاثية

## کافروں پر اتمامِ حجت

اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر کی دعوت، بنی اسرائیل کی روش کا بیان، مختلف اعتراضات کے جوابات اور آخرت کے احوال کا نقشہ کھینچ کر کافروں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دیا گیا ہے اور ان پر حجت تمام کر دی گئی ہے۔

## ☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۵
  - آیات ۱۶ تا ۲۲
  - آیات ۲۳ تا ۲۶
  - آیات ۲۷ تا ۳۷
- آیات الہی سے اعراض کا انجام  
شریعت کی پیروی کا حکم  
خواہش پرستوں کی مذمت  
احوالِ آخرت

## آیات ۱ تا ۶

## آیات الہی کا بیان

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ح۔ میم۔	حَمِّ ۱
نازل کیا جانا ہے اس کتاب کا اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔	تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۱
بے شک آسمانوں اور زمین میں یقیناً نشانیاں ہیں مومنوں کے لیے۔	اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۲

اور تمہارے پیدا کرنے میں	وَ فِي خَلْقِكُمْ
اور اُن میں جو اللہ نے پھیلا دیے ہیں جانداروں میں سے	وَمَا يَبْتُ مِنْ دَابَّةٍ
نشانیوں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں۔	اٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ يُوقِنُوْنَ ۝۱
اور رات اور دن کے بدلنے میں	وَ اٰخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ
اور جو نازل فرمایا ہے اللہ نے آسمان سے رزق میں سے	وَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ رِزْقٍ
پھر زندہ کیا اُس کے ذریعے زمین کو اُس کی موت کے بعد	فَاَحْيَا بِهٖ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
اور ہواؤں کے بدلنے میں	وَ تَصْرِيفِ الرِّيْحِ
نشانیوں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو سمجھتے ہیں	اٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُوْنَ ۝۲
یہ اللہ کی آیات ہیں	تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ
ہم تلاوت کرتے ہیں انہیں اے نبی ﷺ! آپ ﷺ پر حق کے ساتھ	تَتْلُوْهَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ۚ
تو کس بات پر اللہ اور اُس کی آیات کے بعد وہ ایمان لائیں گے؟	فَبَايَ حَدِيْثٍۢ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰیٰتِہٖ یُؤْمِنُوْنَ ۝۳

---



---



---



---



---

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی تین قسم کی آیات (نشانیوں) کا ذکر ہے:

1. آیاتِ آفاقی میں سے آسمانوں اور زمین کی تخلیق، زمین پر بسنے والے مختلف جان دار، رات اور دن کا نظام، آسمان سے برسنے والی بارش، بارش سے زمین کا زندہ ہونا اور بدلنے والی ہواؤں کا تذکرہ ہے۔ بلاشبہ ان آیات پر غور و فکر سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

حق مری دسترس سے باہر ہے

حق کے آثار دیکھتا ہوں میں

2. آیاتِ انفسی، یعنی انسان اگر اپنی ذات پر غور و فکر کرے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

ستم است گر ہو سست کشد کہ بہ سیر سرو سمن درا

تو ز غنجہ کم نہ دمیدہ ای در دل کشاہ چمن درا

”بڑے ستم کی بات ہے کہ تمہیں باہر جا کر باغات اور پھولوں کی سیر کی خواہش ہے۔ تم بذات خود ایک غنجے سے کم نہیں ہو، ذرا دل کا دروازہ کھولو اور اندر کے چمن کی سیر کرو۔“

3. آیاتِ قرآنیہ جو مکمل حق ہیں اور انسان کے دل سے زنگ اور پردے ہٹا کر اُسے معرفت ربانی سے بھر دیتی ہیں، پھر قرآن حکیم ہی وہ آخری چیز ہے جس کے ذریعے سے کوئی شخص ایمان اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی نعمت پاسکتا ہے۔

آیت ۶ میں پوچھا گیا کہ یہ سب تو اللہ اکیلے ہی کی نشانیاں ہیں، اب اگر تم ان پر ایمان نہیں لاتے تو ان کے علاوہ کسی دوسری ہستی کی بھی کچھ نشانیاں ہیں جو ان سے بڑھ کر ہوں اور تم اللہ کو چھوڑ کر اُس کی نشانیوں اور اُس کے کلام پر ایمان لانا چاہتے ہو؟

## آیات ۷ تا ۱۱

### آیاتِ الہی سے اعراض کی سزا

تباہی ہے ہر انتہائی جھوٹے گناہ گار کے لیے۔	وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٧﴾
وہ سنتا ہے اللہ کی آیات جو تلاوت کی جاتی ہیں اُس پر	يَسْمَعُ آيَاتِ اللَّهِ تُثْلَىٰ عَلَيْهِ
پھر وہ اڑا رہتا ہے تکبر کرتے ہوئے گویا اُس نے سنا ہی نہیں اُن آیات کو	ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَن لَّمْ يَسْمَعْهَا
سوائے نبی ﷺ! بشارت دیجیے اُسے دردناک عذاب کی۔	فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٨﴾
اور جب وہ جان لیتا ہے ہماری آیات میں سے کچھ	وَإِذَا عَلِمَ مِنْ آيَاتِنَا شَيْئًا
بناتا ہے اُس کا مذاق	اتَّخَذَهَا هُزُوًا
یہی لوگ ہیں جن کے لیے ذلت والا عذاب ہے۔	أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ ﴿٩﴾
اُن کے آگے جہنم ہے	مِنْ وَرَائِهِمْ جَهَنَّمُ ﴿١٠﴾
اور کام نہیں آئے گا اُن کے وہ جو انھوں نے کمایا کچھ بھی	وَلَا يُغْنِي عَنْهُمْ مَا كَسَبُوا شَيْئًا
اور نہ ہی وہ جو انھوں نے بنائے اللہ کے سوا حمایتی	وَلَا مَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ ﴿١١﴾
اور اُن کے لیے بڑا عذاب ہے۔	وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿١٢﴾
یہ ہدایت ہے	هٰذَا هُدًى ﴿١٣﴾

اور وہ لوگ جو انکار کرتے ہیں اپنے رب کی آیات کا	وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ
اُن کے لیے دردناک عذاب ہے سختی کا۔	لَهُمْ عَذَابٌ مِّن رَّجْزِ اَلْاٰلِیْمِۗۙ ۝۱۱

ان آیات میں اُن بد نصیبوں کے لیے شدید وعید ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات سننے کے باوجود اپنے کفر پر اڑے رہتے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جو اُس کی آیات کو سمجھنے کے بعد اُن پر اعتراضات کرتے اور اُن کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے بہت بڑا، دردناک اور ذلت والا عذاب ہے، اُن کی کوئی نیکی بھی اُن کے کام نہ آئے گی اور نہ ہی کسی کی سفارش اُنہیں فائدہ پہنچائے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی مجرمانہ روش اور ایسے برے انجام سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱۲ تا ۱۳

### تسخیر کائنات کی بشارت

اللہ وہ ہے جس نے تابع کر دیا ہے تمہارے لیے سمندر کو	اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ
تاکہ چلیں کشتیاں اُس میں اللہ کے حکم سے	لِتَجْرِی الْفُلُکَ فِیْهِ بِاَمْرِہٖ
اور تاکہ تم تلاش کرو اُس کے فضل میں سے	وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِہٖ
اور تاکہ تم شکر ادا کرو۔	وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝۱۲
اور اُس نے تابع کر دیا تمہارے لیے اُس کو جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب کے سب کو اپنی طرف سے	وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مِّنْہٗ ۝۱۳
بے شک اس میں یقیناً نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو غور و فکر کریں۔	اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَآیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۱۳

ہم پر اُس اللہ سبحانہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا واجب ہے جس نے وسیع و عریض سمندر انسانوں کے لیے مسخر کر دیا ہے، بڑی بڑی بحری کشتیاں اور جہاز ایجاد کر کے انسان سمندر کو کس قدر بڑے پیمانے پر اسباب کے نقل و حمل، تجارتی مقاصد اور صحت افزا گوشت کے حصول کے لیے استعمال کرتا ہے، اس کی گہرائیوں سے کیسے کیسے قیمتی موتی اور مونگے حاصل کرتا ہے۔ صرف سمندر ہی نہیں اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کی ہر شے انسانوں کے لیے مسخر کر دی ہے یعنی کائنات کی ہر شے کو انسان استعمال میں لا کر فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ ان آیات میں بیان کیے گئے حقائق جدید سائنسی ترقی کی بنیاد بن گئے۔ مسلمانوں نے غور و فکر کر کے کئی مظاہر قدرت کو دریافت کیا، تسخیر کیا اور پھر ایجادات کے ذریعے اپنے مقاصد اور سہولیات کے لیے استعمال کیا، البتہ رفتہ رفتہ ہم نے تحقیق و جستجو کی یہ نعمت اہل مغرب کو منتقل کی اور خود غافل ہو گئے، بقول اقبال۔

مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آباء کی  
جو دیکھیں اُن کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارہ

نتیجہ یہ نکلا کہ ہم دین سے بھی دور ہوئے اور دنیا میں بھی پیچھے رہ گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احساسِ زیاں عطا فرمائے اور اپنے جملہ معاملات کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱۴ تا ۱۵

### کافروں کے بارے میں جلدی نہ کرو

اے نبی ﷺ! فرمائیے اُن سے جو ایمان لائے ہیں	قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا
کہ وہ درگزر کریں اُن لوگوں سے جو امید نہیں رکھتے اللہ کے دنوں کی	يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ
تا کہ اللہ بدلہ دے کسی قوم کو اُس کا جو وہ کیا کرتے تھے۔	لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۱۴﴾
جس نے عمل کیا اچھا تو وہ اُسی کے لیے ہے	مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۚ

اور جس نے کی برائی سو وہ اُسی پر ہے	وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا
پھر اپنے رب کی طرف ہی تم لوٹائے جاؤ گے۔	ثُمَّ اِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴿۱۵﴾

کافروں کی ہٹ دھرمی اور ظلم و ستم کی وجہ سے بعض مسلمان خواہش رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جلد انہیں ان کے جرائم کی سزا دے دے۔ ان آیات میں مسلمانوں کو صبر کرنے کی تلقین کی گئی، انہیں آگاہ کیا گیا کہ عنقریب روزِ جزا آنے والا ہے جس میں ہر انسان کو اُس کے کیے کا بدلہ دے دیا جائے گا۔ جو اچھا عمل کرے گا وہ اپنی ہی عاقبت سنوارے گا اور جو برا عمل کرے گا وہ اپنی ہی بربادی کا سامان کرے گا۔ آخر کار سب لوگ اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہو کر اپنے اپنے اعمال کا نتیجہ دیکھ لیں گے۔

### آیات ۱۶ تا ۱۷

### بنی اسرائیل کی بد نصیبی

اور یقیناً ہم نے دی بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت	وَلَقَدْ اَتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ
اور رزق دیا انہیں پاکیزہ چیزوں میں سے	وَرَزَقْنَاهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ
اور فضیلت دی انہیں تمام جہان والوں پر۔	وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿۱۶﴾
اور ہم نے دیے انہیں واضح احکامات دین کے معاملے میں	وَاَتَيْنَاهُمْ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ﴿۱۷﴾
پھر انہوں نے اختلاف نہیں کیا مگر اس کے بعد کہ آگیا ان کے پاس صحیح علم	فَمَا اخْتَفَوْا اِلَّا مِمَّنْ بَعْدَ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ ﴿۱۸﴾
سرکشی کرتے ہوئے آپس میں	بَعِيًا بَيْنَهُمْ ﴿۱۹﴾

بے شک تمہارا رب فیصلہ کرے گا اُن کے درمیان قیامت کے دن	إِنَّ رَبَّكَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اُس کے بارے میں جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔	فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿۱۷﴾

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو چن لیا تھا، اُن میں نبوت جاری کی، اُنھیں عادلانہ شریعت دی اور حکومت، بہترین مادی رزق اور نعمتوں سے نوازا۔ انھوں نے باہم ضد اور ایک دوسرے پر برتری کے لیے اللہ تعالیٰ کے احکامات سے اختلاف کر کے تفرقہ پیدا کیا اور اپنی اپنی چودھر اہٹ قائم کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت فیصلہ فرمادے گا کہ اُن میں سے کون حق پر تھا اور کون گمراہی پر۔

### آیات ۱۸ تا ۲۰

### اب مسلمانوں کی آزمائش ہے

پھر اے نبی ﷺ! ہم نے لگا دیا آپ کو ایک واضح راستے پر (دین کے) معاملے میں	ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ
پس آپ ﷺ پیروی کیجیے اس راستے کی	فَاتَّبِعْهَا
اور پیروی نہ کیجیے اُن کی خواہشات کی جو جانتے نہیں ہیں۔	وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۸﴾
بے شک وہ کام نہ آسکیں گے آپ ﷺ کے، اللہ کے سامنے کچھ بھی	إِنَّهُمْ لَكَن يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا
اور بے شک ظالم کہ اُن میں سے کچھ ساتھی ہیں دوسروں کے	وَإِنَّ الظَّالِمِينَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ
اور اللہ ساتھی ہے پرہیزگاروں کا۔	وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ﴿۱۹﴾

یہ آنکھیں کھولنے والی دلیلیں ہیں لوگوں کے لیے	هَذَا بَصَائِرُ لِلنَّاسِ
اور ہدایت اور رحمت ہیں اُن لوگوں کے لیے جو یقین رکھتے ہیں۔	وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ﴿۲۵﴾

بنی اسرائیل تو اپنی ناشکری اور سرکشی کی وجہ سے ناکام ہو گئے۔ اب ہم مسلمانوں کی آزمائش کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتاب اور عادلانہ شریعت دی ہے۔ اب ہماری خیر اسی میں ہے کہ شریعت پر عمل کریں، اسے نافذ کریں اور خواہشات کی پیروی کرنے والوں کی راہ پر نہ چلیں۔ خواہشات کی پیروی کرنے والے گمراہ لوگ باہم متحد ہیں۔ ہمیں بھی شریعت پر عمل اور اس کے نفاذ کے مقصد کے لیے متحد ہونا چاہیے۔ اگر ہم نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے شامل حال ہوگی اور ہم دنیا اور آخرت میں سرخ رو ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے تو بصیرت افروز ہدایات ہمیں عطا فرمادی ہیں اب ہمیں چاہیے کہ انفرادی و اجتماعی سطح پر ان پر عمل کر کے سعادت کا راستہ اختیار کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

### آیات ۲۱ تا ۲۲

کیا شریعت پر عمل کرنا اور نہ کرنا برابر ہے؟

کیا سمجھا ہے اُن لوگوں نے جو ارتکاب کر رہے ہیں برائیوں کا	أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ
کہ ہم کر دیں گے انہیں اُن لوگوں کی طرح جو ایمان لائے	أَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا
اور جنہوں نے عمل کیے اچھے	وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۚ
برابر ہو گا اُن کا جینا اور مرنا؟	سَوَاءٌ مَّجِيَاهُمْ وَمَمَا تَهُمْ ۗ
برابری جو وہ فیصلہ کر رہے ہیں۔	سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿۲۱﴾

اور پیدا کیا اللہ نے آسمانوں اور زمین کو با مقصد	وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ
اور تاکہ بدلہ دیا جائے ہر جان کو اُس کا جو اُس نے کمایا	وَلِيُنْجِزِي كُلَّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔	وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۲۵﴾

شیطان دھوکہ دیتا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ بڑی وسیع رحمت والا ہے لہذا وہ تو معاف کر ہی دے گا۔ گویا شریعت پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے برابر ہے، اللہ تعالیٰ سب ہی کو معاف فرمادے گا۔ ان آیات میں اس تصور کی زور دار نفی کی گئی، ایسے تصورات کو انتہائی گمراہ کن قرار دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شے با مقصد بنائی ہے، انسانوں کا مقصد ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی یعنی اُس کی عطا کردہ شریعت پر عمل کرنا، جو اپنا یہ مقصد تخلیق پورا کرے گا سرخ رو ہوگا، جو یہ مقصد پورا نہیں کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ناپسندیدہ ہے اور اسی لائق ہے کہ اُسے جہنم کی آگ میں جلنے کے لیے ڈال دیا جائے۔ مرتے دم تک جن کا جینا یکساں نہ رہا موت کے بعد اُن کا انجام کیسے یکساں ہو سکتا ہے؟ اگر نیک انسان کو اُس کی نیکی کا اجر نہ ملے، اور ظالم کو اُس کے ظلم کی سزا نہ دی جائے اور مظلوموں کی کبھی دادرسی نہ ہو تو یہ ظلم ہوگا، اللہ تعالیٰ ظلم ہر گز نہیں کرے گا۔

### آیت ۲۳

### نفس کی غلامی بھی شرک ہے

پھر کیا تم نے اُس شخص کو دیکھا جس نے بنا لیا ہے اپنا معبود اپنی خواہشاتِ نفس کو	أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَهًا هُوَ
اور گمراہ کر دیا اُسے اللہ نے باوجود علم کے	وَ أَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ
اور مہر کر دی اُس کے کان اور دل پر	وَ خَتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ
اور ڈال دیا ہے اُس کی آنکھ پر پردہ	وَ جَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ غِشْوَةً ۗ

---



---



---



---



---

پس کون ہدایت دے گا اُسے اللہ کے بعد	فَمَنْ يَهْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ ۗ
تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔	أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿۳۵﴾

اس آیت میں اُن لوگوں کی مذمت ہے جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرتے ہیں۔ واضح کیا گیا کہ یہ لوگ بھی شرک کا ارتکاب کرتے ہیں کیونکہ اُن کا معبود اللہ تعالیٰ نہیں نفس ہے، جو اُن کے جی میں آتا ہے وہی عمل کرتے ہیں خواہ وہ عمل حلال ہو یا حرام۔ گویا وہ اللہ تعالیٰ کے بجائے نفس کی اطاعت کرتے ہیں، بقول مولانا روم۔

نفس ماہم کم تر از فرعون نیست

لیک اُو راعون این راعون نیست

”ہمارا نفس کسی طرح بھی فرعون سے کم نہیں لیکن اُس کے پاس لشکر تھا (لہذا اُس نے خدائی کا دعویٰ کر دیا) ہمارے نفس کے پاس لشکر نہیں (اس لیے یہ بظاہر خدائی کا دعویٰ نہیں کرتا)۔“ بعض بد نصیب علم رکھنے کے باوجود نفس پرستی کرتے ہیں۔ اس سے مراد علمائے سوء بھی ہیں جو اپنی خواہشات کی تائید کے لیے شریعت سے خود ساختہ تاویلیں، جواز یا حیلے تراشتے ہیں۔ ان کے بارے میں اقبال نے کہا۔

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق

اور اہل علم سے مراد وہ سائنس دان بھی ہو سکتے ہیں جنہوں نے بڑے بڑے مظاہر قدرت کی تاثیر دیکھی لیکن بد نصیب اپنے خالق کی معرفت سے محروم رہے، بقول اقبال۔

ڈھونڈھنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا

اپنے افکار کی دنیا میں سفر کر نہ سکا

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا

زندگی کی شبِ تاریک، سحر کر نہ سکا

---



---



---



---



---

اپنی حکمت کے خم و پیچ میں الجھا ایسا  
آج تک فیصلہ نفع و ضرر کر نہ سکا

آیات ۲۲ تا ۲۶

دہریت کی گمراہی... اللہ اور آخرت دونوں کا انکار

اور انھوں نے کہا نہیں ہے وہ مگر صرف ہماری دنیا کی زندگی	وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا
ہم یہاں مرتے ہیں اور جیتے ہیں	نَمُوتُ وَنَحْيَا
اور ہلاک نہیں کرتا ہمیں مگر زمانہ	وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ
نہیں ہے اُن کے پاس اس بارے میں کوئی علم	وَمَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ
وہ نہیں ہیں مگر یہ کہ گمان کرتے ہیں۔	إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ﴿۲۳﴾
اور جب تلاوت کی جاتی ہیں اُن پر ہماری واضح آیات	وَإِذَا تَنَزَّلَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بِبَيِّنَاتٍ
نہیں ہوتی اُن کی دلیل	مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ
مگر وہ کہتے ہیں لے آؤ ہمارے باپ دادا کو	إِلَّا أَنْ قَالُوا اتُّوَابَا بَابِنَا
اگر تم سچے ہو۔	إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۲۵﴾
اے نبی ﷺ! فرمائیے اللہ ہی زندگی دیتا ہے تمہیں	قُلِ اللَّهُ يُحْيِيكُمْ
پھر وہ موت دے گا تمہیں	ثُمَّ يُمِيتُكُمْ

پھر وہ جمع کرے گا تمہیں قیامت کے دن	ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
نہیں ہے کوئی شک جس میں	لَا رَيْبَ فِيهِ
اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔	وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۵﴾

ہر دور میں قلیل تعداد میں ایسے گمراہ لوگ رہے ہیں جو سرے سے اللہ تعالیٰ کے وجود ہی کے قائل نہیں ہوتے لہذا آخرت کو بھی نہیں مانتے۔ یہ گمراہ لوگ دہریے کہلاتے ہیں۔ اُن کا تصور یہ ہے کہ زندگی صرف یہی دنیا کی زندگی ہے، ہم مادی اسباب سے پیدا ہوئے اور اب اسباب ہی سے مر جائیں گے۔ وہ اپنے تصورات محض گمان کی بنیاد پر پیش کرتے ہیں اور اُن کے پاس ثبوت کے طور پر کوئی دلیل نہیں۔ ایسے لوگوں کو جب اللہ تعالیٰ کی آیات، جو فطرتِ انسانی کی ترجمان ہیں، پر ایمان بالغیب لانے کی دعوت دی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ اچھا ہمارے مردہ آباء و اجداد کو زندہ کر کے دکھاؤ۔ جو اب دیا گیا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے زندہ کیا ہے اور زندہ رکھا ہوا ہے، وہ تمہیں موت دے گا اور پھر دوبارہ زندہ کر کے ایک ایک عمل کا حساب لے گا۔ تم مانو یا نہ مانو حقیقت یہی ہے۔

### آیات ۲۷ تا ۲۹

### گمراہ کن تصورات دینے والے برباد ہوں گے

اور اللہ ہی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی	وَاللَّهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط
اور جس روز قائم ہوگی قیامت	وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ
اُس روز خسارے میں جائیں گے اہلِ باطل۔	يَوْمَئِذٍ يَحْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ﴿۲۷﴾
اور تم دیکھو گے ہر امت کو گھٹنوں کے بل گرا ہوا	وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً ۖ
ہر امت کو بلایا جائے گا اُس کے نامہ اعمال کی طرف	كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَىٰ إِلَىٰ كِتَابِهَا ط

آج تم بدلے میں دیے جاؤ گے وہی جو تم کیا کرتے تھے۔	اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۳۱﴾
یہ ہماری کتاب ہے جو بولتی ہے تم پر حق کے ساتھ	هَذَا كِتَابُنَا يُنطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ط
بے شک ہم لکھواتے جاتے تھے جو تم عمل کیا کرتے تھے۔	اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۳۲﴾

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ کائنات کا بادشاہ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ لوگوں سے اعمال کا حساب لینے کے لیے قیامت قائم فرمائے گا۔ جھوٹے تصورات دینے والے اُس روز خسارے میں ہوں گے۔ ہر امت عاجزی کے ساتھ گھٹنوں کے بل اللہ تعالیٰ کے سامنے سر بسجود ہوگی۔ ہر انسان کا حساب اُس کے نامہ اعمال کے مطابق ہوگا اور اُسی کے مطابق اُسے بدلہ ملے گا، نامہ اعمال میں درج ہر بات درست ہوگی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم کامل کی بنیاد پر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُس روز کی رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۳۰ تا ۳۳

#### روزِ قیامت اچھا اور برا انجام

پھر وہ لوگ جو ایمان لائے	فَاَمَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا
اور انھوں نے عمل کیے اچھے	وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
تو داخل فرمائے گا انہیں اُن کا رب اپنی رحمت میں	فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِي رَحْمَتِهٖ ط
اور یہی ہے واضح کامیابی۔	ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْبَيِّنُ ﴿۳۰﴾
اور جن لوگوں نے کفر کیا	وَ اَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوْا
(اُن سے پوچھا جائے گا) تو کیا میری آیات تلاوت نہیں کی جاتی تھیں تمہارے سامنے؟	اَفَلَمْ تَكُنْ اٰتِيْتِنِي تَتْلُو عَلَيَّكُمْ

فَاَسْتَكْبَرْتُمْ	پھر تم نے تکبر کیا
وَ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِينَ ﴿۳۱﴾	اور تم مجرم لوگ تھے۔
وَ اِذَا قِيلَ لَنْ وَعَدَا اللّٰهُ حَقًّا	اور جب کہا جاتا تھا بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے
وَ السَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا	اور جو قیامت ہے، نہیں کوئی شک اُس میں
قُلْتُمْ مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ ۗ	تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے کیا ہے قیامت
اِنْ نُّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا	ہم نہیں کرتے اُس کا مگر بہت تھوڑا سا گمان
وَ مَا نَحْنُ بِمُتَّقِيْنَ ﴿۳۲﴾	اور ہم نہیں ہیں اُس کا پورا یقین کرنے والے۔
وَ بَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتٍ مَا عَمِلُوْا	اور ظاہر ہو جائیں گی اُن کے لیے برائیاں اُس کی جو انہوں نے عمل کیا
وَ حَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوْا بِهِ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾	اور گھیر لے گی انہیں وہ چیز جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ تعلیمات پر ایمان لائے اور اُن کے مطابق عمل کیا، اللہ تعالیٰ انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا۔ یہی ہے بالکل واضح کامیابی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو عطا فرمائے، آمین۔ اس کے برعکس جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا وہ سخت گرفت میں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر فرد جرم عائد کرتے ہوئے فرمائے گا کہ تم نے میری آیات کو بڑے تکبر سے جھٹلایا اور میری نافرمانی کرتے ہوئے بڑے بڑے جرائم کا ارتکاب کیا۔ آخرت کا انکار کیا اور صاف کہا کہ ہمیں اُس کے واقع ہونے کا یقین ہی نہیں۔ اب آخرت واقع ہو چکی ہے اور تمہارے جرائم بھی تمہارے سامنے آچکے ہیں اب وہ عذاب تمہیں گھیر لے گا جسے تم نے مذاق سمجھا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس انجام بد سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۴ تا ۳۷  
مجرمین کے لیے حسرت ناک بیان

اور کہا جائے گا کہ آج کے دن ہم نے تمہیں نظر انداز کر دیا ہے	وَقِيلَ الْيَوْمَ نُنَسِّكُمْ
جیسے تم نے بھلا دیا تھا اس دن کے ملنے کو	كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا
اور تمہارا ٹھکانہ آگ ہے	وَمَا وُكِّمُ النَّارُ
اور نہیں ہے تمہارا کوئی مددگار۔	وَمَا لَكُمْ مِّنْ نَّصِيرِينَ ﴿۳۴﴾
یہ اس لیے کہ تم نے بنا لیا تھا اللہ کی آیات کو مذاق	ذِكْرُكُمْ بِأَنكُمُ اتَّخَذْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا
اور دھوکہ دیا تمہیں دنیا کی زندگی نے	وَاغْرَبْتُمْ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا
سو آج وہ نہیں نکالے جائیں گے آگ سے	فَالْيَوْمَ لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا
اور نہ ہی انہیں توبہ کا موقع دیا جائے گا۔	وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ﴿۳۵﴾
پس اللہ ہی کے لیے ہے کل شکر	فَلِلَّهِ الْحَمْدُ
جو آسمانوں کا رب ہے	رَبِّ السَّمَوَاتِ
اور زمین کا رب ہے	وَرَبِّ الْأَرْضِ
تمام جہانوں کا رب ہے۔	رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۳۶﴾
اور اسی کے لیے ہے بڑائی آسمانوں اور زمین میں	وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط

وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۲۵﴾

اور وہی زبردست، کمالِ حکمت والا ہے۔

مجرمین جب جہنم کی آگ میں جل رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہم نے تمہیں اسی طرح سے نظر انداز کر دیا جیسے تم نے روزِ قیامت کے حساب کتاب کو بھلا رکھا تھا، تمہارا ٹھکانہ آگ ہے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ ملے گی۔ تم میری آیات کا مذاق اڑاتے رہے اور دنیا کی زندگی کے دھوکے میں آگئے، اب نہ تمہیں کوئی رحم کی درخواست کرنے کی اجازت ہے اور نہ ہی تمہارا اس عذاب سے نکلنے کا کوئی امکان ہے۔ ظالموں کا یہ انجام مظلوموں کے لیے باعثِ تسکین ہو گا۔ اسی لیے آخری آیات میں اللہ تعالیٰ کے لیے شکر اور بڑائی کا مضمون وارد ہوا ہے۔ یعنی اُس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جو بلاشبہ آسمانوں اور زمین کا مالک ہے، اُس کی بڑائی جاری و ساری ہے اور وہ مظلوموں کی خوب داد رسی کرنے والا ہے۔ ظالموں کو اُن کے ظلم کی قرار واقعی سزا دے کر اُس نے مظلوموں کے سینے کو کیا خوب ٹھنڈک اور فرحت بخشی ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت دے اور نیکی کی راہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !

---



---



---



---



---

## سورة الاحقاف

## عقائد اور اعمال کی اصلاح کا مؤثر بیان

اس سورہ مبارکہ میں توحید کی دعوت، شرک کی مذمت، رسالت کی حقانیت، تاریخ سے عبرت، اچھے کردار کی عظمت، برے کردار کی خباثت اور اخروی جزا و سزا کی کیفیت ایسے مؤثر اسلوب میں بیان کی گئی ہے کہ وہ انسان کے عقائد اور اعمال کی اصلاح کے لیے کافی ہے۔

## ☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۶ تا ۱۱ شرک کی مذمت
- آیات ۱۲ تا ۱۷ مشرکین مکہ کے ساتھ کشمکش
- آیات ۱۸ تا ۲۳ مثالی کردار
- آیات ۲۴ تا ۲۹ برا کردار
- آیات ۳۰ تا ۳۵ تاریخ سے عبرت
- آیات ۳۶ تا ۳۹ جنات کی ایمان افروز دعوت
- آیات ۴۰ تا ۴۳ احوالِ آخرت

## آیات ۴ تا ۷

کیا شرک کے جرم کا کوئی جواز ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حم ۱	حا۔ میم۔
------	----------

---



---



---



---



---

نازل کیا جانا ہے اس کتاب کا اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔	تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝۲
ہم نے پیدا نہیں کیا آسمانوں اور زمین کو	مَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
اور اُس سے جو ان دونوں کے درمیان ہے	وَمَا بَيْنَهُمَا
مگر حق اور مقررہ مدت کے ساتھ	إِلَّا بِالْحَقِّ وَاجَلٍ مُّسَمًّى ۝۳
اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اُس چیز سے جس سے وہ خبردار کیے گئے ہیں رخ پھیرنے والے ہیں	وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا مُعْرِضُونَ ۝۴
اے نبی ﷺ! فرمائیے کیا تم نے دیکھا ہے اُن کو جنہیں تم پکارتے ہو اللہ کے سوا	قُلْ ارْعَيْتُمْ مَّا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
دکھاؤ مجھے کیا بنایا ہے انہوں نے زمین میں	أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ
یا اُن کا کوئی حصہ ہے آسمانوں میں	أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ ۝۵
لاؤ میرے پاس کوئی کتاب اس سے پہلے کی	إِنِّي نَزَّيْتُ بِكِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ هَذَا
یا کوئی نقل شدہ بات (سابقہ) علم میں سے	أَوْ آثَرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ
اگر تم سچے ہو۔	إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝۶

معبودِ حقیقی اللہ سبحانہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم نازل فرمایا اور اتنی وسیع اور بامقصد کائنات کو تخلیق کیا۔ جن ہستیوں کو معبود بنا کر اُس کے ساتھ شریک کیا جاتا ہے، کیا انہوں نے بھی کچھ بنایا ہے؟ کیا کائنات کی تخلیق کے کسی حصے میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ساتھ دیا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی کتاب میں خبر دی ہے کہ میرے ساتھ کچھ اور ہستیاں بھی کائنات کی تخلیق یا نظامِ کائنات چلانے

میں شریک ہیں؟ مشرکین کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے کا کیا جواز ہے؟ وہ جان لیں کہ یہ کائنات ایک روز فنا ہوگی، پھر قیامت قائم ہوگی اور ہر ایک کو اُس کے کیے کا بدلہ ملے گا۔ خیر اسی میں ہے کہ مشرکین کائنات کی دیگر مخلوقات کی طرح اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکا دیں اور شرک کرنے سے باز آجائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شرک جیسی کھلی نا انصافی اور ظلم سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۵ تا ۶

### روزِ قیامت مشرکین کے معبود اُن کے دشمن ہوں گے

اور اُس سے زیادہ گمراہ کون ہو گا جو پکارتا ہے اللہ کے سوال اُن کو جو نہیں جواب دے سکتے اُسے قیامت کے دن تک	وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
اور وہ اُن کی دعاؤں سے غافل ہیں۔	وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَفْلُونَ ﴿٥﴾
اور جب جمع کیے جائیں گے لوگ	وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ
وہ ہوں گے اُن کے دشمن	كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءَ
اور وہ اُن کی عبادت کا انکار کرنے والے ہوں گے۔	وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كُفْرِينَ ﴿٦﴾

بعض مشرکین فرشتوں یا اولیاء اللہ کو معبود مان کر اُن سے دعائیں کرتے ہیں اور مدد مانگتے ہیں۔ وہ تمام ہستیاں اُن کی دعاؤں سے غافل ہیں۔ وہ قیامت تک اُن کی دعاؤں کا جواب نہیں دے سکتیں۔ پھر جب روزِ قیامت واقع ہو گا تو وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ان مشرکین کی دشمن ثابت ہوں گی، اُن کی دعاؤں، سجدوں اور نذر و نیاز کی عبادت سے اعلانِ بیزاری کریں گی۔ گویا جن ہستیوں سے شفاعت کی امید تھی وہ اس کے برعکس اظہارِ دشمنی کریں گی۔

باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو مرے  
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے

آیات ۷ تا ۸

قرآنِ حکیم پر مشرکین کے اعتراضات

وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ	اور جب تلاوت کی جاتی ہیں اُن کے سامنے ہماری واضح آیات
قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوِ لِحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ	کہتے ہیں وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا حق کے لیے جب وہ آیات اُن کے پاس
هَذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝	یہ کھلا جادو ہے۔
أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ ۝	کیا وہ کہتے ہیں کہ پیغمبر نے گھڑ لیا ہے اسے
قُلْ إِنْ افْتَرَيْتُهُ	اے نبی ﷺ! فرمائیے اگر میں نے گھڑ لیا ہے اسے
فَلَا تَمْلِكُونَ لِي مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۝	تو تم اختیار نہیں رکھتے میرے لیے اللہ کے سامنے کسی چیز کا
هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ ۝	وہ زیادہ جاننے والا ہے اُن باتوں کا تم لگے ہوئے ہو جن میں
كُفِيَ بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ ۝	وہ کافی ہے گواہ میرے اور تمہارے درمیان
وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝	وہی بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

مشرکین مکہ کے سامنے جب قرآن حکیم کی واضح آیات تلاوت کی جاتیں اور وہ اس کی تاثیر محسوس کرتے تو اس پر ایمان لانے کے بجائے بہتان لگاتے کہ قرآن اللہ کا کلام نہیں بلکہ واضح طور پر جادو ہے، اسے حضرت محمد ﷺ نے خود سے بنا لیا ہے۔ جواب دیا گیا کہ اگر بالفرض حضرت محمد ﷺ اپنے بنائے کلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے تو وہ ضرور ان کی پکڑ کرتا اور کوئی انہیں اُس کی پکڑ سے بچا نہیں سکتا۔ وہ خوب جانتا ہے کہ مشرکین کیسے جھوٹے الزامات لگانے میں مشغول ہیں، البتہ وہ بہت بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اگر مشرکین اپنی روش پر نادم ہوں، توبہ کریں اور سچے دل سے نبی اکرم ﷺ اور قرآن حکیم پر ایمان لے آئیں تو وہ ان کے تمام سابقہ جرائم معاف فرمادے گا اور ان پر اپنی رحمت کا سایہ ڈال دے گا۔

### آیات ۹ تا ۱۰

### حضرت محمد ﷺ سچے نبی ہیں

اے نبی ﷺ! فرمائیے میں نہیں ہوں کوئی نیا رسولوں میں سے	قُلْ مَا كُنْتُ بِدُعَاءِ مِنَ الرَّسُلِ
اور نہ میں جانتا ہوں کہ کیا کیا جائے گا میرے ساتھ اور نہ (یہ کہ کیا کیا جائے گا) تمہارے ساتھ	وَمَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ ۗ
میں پیروی نہیں کرتا مگر اُس کی جو وحی کیا جاتا ہے میری طرف	إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ
اور میں نہیں ہوں مگر صاف صاف خبردار کرنے والا۔	وَمَا أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٩﴾
اے نبی ﷺ! فرمائیے کیا تم نے دیکھا اگر ہو ایہ قرآن اللہ کی طرف سے	قُلْ أَدْعَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
پھر تم نے انکار کیا اس کا	وَكَفَرْتُمْ بِهِ

اور گواہی دی ایک گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل میں سے اس جیسی کتاب پر	وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ
پھر وہ ایمان لے آیا ہے اور تم نے تکبر کیا	فَأَمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ ۗ
بے شک اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالم لوگوں کو۔	إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝۱۰

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ وہ مشرکین مکہ کو آگاہ کر دیں کہ:

1. میں بالکل اسی طرح سے اللہ کا رسول ہوں جیسے مجھ سے قبل بھی کئی رسول دنیا میں تشریف لائے۔ گویا میں نے کسی انوکھی بات کا دعویٰ نہیں کیا۔
2. میں اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہوں جسے نہیں معلوم کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہو گا اور تمہارا کیا انجام ہو گا۔
3. میں مکمل طور پر اُس ہدایت کی پیروی کر رہا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے۔
4. میں تمہیں واضح طور پر خبردار کر رہا ہوں کہ موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے اور اپنے دنیوی کردار کی جو ابد ہی کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر کیے جاؤ گے۔
5. میری رسالت کا ثبوت یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک گواہ نے میری رسالت کی تصدیق کی ہے اور وہ ایمان لے آیا ہے۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں گواہ سے مراد بنی اسرائیل کا عام آدمی لیا ہے۔ گویا قرآن کی طرح کی تعلیمات وحی کے ذریعے سے بنی اسرائیل کے سامنے تورات کی شکل میں آچکی ہیں اور ایک عام آدمی اُن کو مان چکا ہے جبکہ مشرکین مکہ کا غرور اور تکبر ایمان لانے میں رکاوٹ ہے۔ البتہ اکثر مفسرین کے نزدیک آیت ۱۰ مدنی ہے اور اس میں یہودی عالم دین حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے۔ اس تفسیر کی بنیاد سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا یہ بیان ہے کہ یہ آیت

---



---



---



---



---

حضرت عبداللہ بن سلام کے بارے میں نازل ہوئی تھی (بخاری، مسلم)۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے نبی اکرم ﷺ کا اُس وقت شرف دیدار حاصل کیا جب آپ ﷺ ہجرت کے وقت مدینہ پہنچے اور انھوں نے آپ ﷺ کو دیکھتے ہی فرمایا:

اِنَّ هَذَا الْوُجْهَ لَيْسَ بِوَجْهِ كَاذِبٍ ”بلاشبہ یہ چہرہ کوئی جھوٹا چہرہ نہیں ہے“۔

باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو مرے  
جن پہ تکیہ تھا، وہی پتے ہوا دینے لگے

### آیات ۱۲ تا ۱۴ قرآن حکیم کی عظمت

اور کہا اُن لوگوں نے جنھوں نے کفر کیا اُن کے بارے میں جو ایمان لائے	وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا
اگر ہوتا یہ قرآن کچھ بھی بہتر	لَوْ كَانَ خَيْرًا
وہ نہ بڑھتے ہم سے پہلے اس کی طرف	مَا سَبَقُونَا اِلَيْهِ ط
اور جب انھوں نے ہدایت نہ پائی اس سے	وَ اِذْ لَمْ يَهْتَدُوا وَاِيَّاهِ
تو وہ کہیں گے یہ پرانا جھوٹ ہے۔	فَسَيَقُولُونَ هَذَا اِفْكٌ قَدِيمٌ ۝۱۱
اور اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی	وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسَى اِمَامًا وَرَحْمَةً ط
اور یہ ایک تصدیق کرنے والی کتاب عربی زبان میں ہے	وَهَذَا كِتَابٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا
تاکہ خبردار کرے اُن لوگوں کو جنھوں نے ظلم کیا	لِيُنذِرَ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۝۱۲

## وَبُشْرَىٰ لِلْمُحْسِنِينَ ⑩

اور بشارت ہے نیکی کرنے والوں کے لیے۔

مشرکین مکہ قرآن حکیم پر طنز کرتے ہوئے بڑے تکبر سے کہتے تھے کہ اگر قرآن واقعی کوئی اعلیٰ کلام ہوتا تو سب سے پہلے قریش کے معزز سردار اس پر ایمان لاتے۔ ان آیات میں قریش کے طنز کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا گیا:

1. قرآن حکیم اعلیٰ ترین کلام ہے۔ البتہ مشرکین مکہ کا باطن خبیث ہے اور خبیث شے پر کوئی اعلیٰ اور لطیف شے مفید اثرات مرتب نہیں کر سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ قرآن سے ہدایت حاصل نہیں کر سکے اور اسے پرانی من گھڑت بات قرار دے رہے ہیں۔

2. قرآن حکیم پرانی من گھڑت بات نہیں بلکہ وہ قدیم حق ہے جس کی دعوت تمام انبیاء دیتے چلے آئے ہیں۔ پہلے تورات لوگوں کے لیے امام اور رحمت تھی اور اب یہ مقام قرآن حکیم کو حاصل ہو گیا ہے۔

3. قرآن حکیم سب سے زیادہ فصیح و بلیغ زبان یعنی عربی میں نازل کیا گیا ہے، یہ زبان قیامت تک زندہ رہے گی اور لوگ اس زبان کو سیکھ کر فہم قرآن اور ہدایت حاصل کرتے رہیں گے۔

4. قرآن حکیم کی دعوت بہت سادہ اور بے لاگ ہے۔ جو لوگ اس کی تعلیمات پر عمل نہیں کریں گے وہ ظالم ہیں اور بدترین انجام سے دوچار ہوں گے۔ اس کے برعکس جو لوگ ان تعلیمات پر عمل کریں گے وہی ایسے نیک سیرت لوگ ہیں جن کے لیے عظیم اجر کی بشارت ہے۔

## آیات ۱۳ تا ۱۴

## ایک مثالی کردار

بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے	إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ
پھر ڈٹ گئے (اس پر)	ثُمَّ اسْتَقَامُوا

---



---



---



---



---

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	تو نہیں ہوگا کوئی خوف اُن پر
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿۱۶﴾	اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔
أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ	یہ لوگ جنت والے ہیں
خَالِدِينَ فِيهَا	ہمیشہ رہنے والے ہیں اُس میں
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۱۷﴾	بدلہ ہے اُس کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

قرآن حکیم کی تعلیمات کے مطابق مثالی کردار یہ ہے کہ انسان تسلیم کرے کہ میرا رب یعنی میرا خالق، مالک، رازق اور تمام ضروریات پوری کرنے والا صرف اور صرف اللہ سبحانہ تعالیٰ ہے۔ پھر وہ اپنے اس عقیدے پر استقامت کا مظاہرہ کرے یعنی اُسے صرف اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ ہو اسی کا خوف ہو، اسی سے امید ہو، وہ اُس کے ہر فیصلے پر راضی ہو، وہ اُس کی مکمل اطاعت کرے اور اُس کی مرضی کو جاری کرنے کی کوشش کرے۔ ایسے خوش نصیب انسان کو اللہ تعالیٰ کے ولی ہونے کا مقام حاصل ہو جاتا ہے، نہ وہ ماضی کے حادثات پر غمگین ہوتا ہے اور نہ ہی مستقبل کے اندیشوں سے فکر مند، ایسے خوش نصیب لوگ ہی جنت میں جائیں گے اور وہاں ہمیشہ رہیں گے۔

### آیات ۱۶ تا ۱۷

اللہ کا بندوں کے لیے عظیم تحفہ... ایک ایمان افروز دعا

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ط	اور ہم نے وصیت کی انسان کو اُس کے والدین کے ساتھ بھلائی کی
حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا	اٹھایا اُسے اُس کی ماں نے تکلیف سے
وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ط	اور جنم دیا اُسے تکلیف سے

اور اُس کا حمل اور اُس کا دودھ چھڑانا تیس مہینوں میں ہے	وَحَمْلُهُ وَفِضْلُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ط
یہاں تک کہ جب وہ پہنچا اپنی پختگی کو	حَتَّىٰ اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهُ
اور پہنچا چالیس برس کو	وَبَلَغَ اَرْبَعِينَ سَنَةً ط
اُس نے کہا اے میرے رب! مجھے تو نفع عطا فرما کہ میں شکر کروں تیری نعمت کا جو کہ تو نے انعام کی مجھ پر	قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِي اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي اَنْعَمْتَ عَلَيَّ
اور میرے ماں باپ پر	وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ
اور یہ کہ میں عمل کروں اچھا تو پسند فرمائے جسے	وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ
اور اصلاح فرمادے میرے لیے میری اولاد میں	وَاَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ط
بے شک میں نے رجوع کیا تیری طرف	اِنِّي تَبْتُ اِلَيْكَ
اور بے شک میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔	وَ اِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝۱۵
یہ وہ لوگ ہیں کہ ہم قبول کرتے ہیں اُن کی طرف سے وہ بہترین عمل جو انھوں نے کیا	اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا
اور ہم درگزر کرتے ہیں اُن کی برائیوں کو	وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ
وہ جنت والوں میں ہیں	فِيْ اَصْحَابِ الْجَنَّةِ ط
سچے وعدے کے مطابق جو اُن سے کیا جا رہا ہے۔	وَعَدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوعَدُوْنَ ۝۱۶

آیت ۱۵ میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی گئی اور خاص طور پر بچے کی پیدائش اور پرورش کے مرحلے میں

ماں کی مشقت کا ذکر کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے والدین اور خاص طور پر والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! والدین کے حقوق کے ذکر کے بعد واضح کیا گیا کہ انسان فکری اعتبار سے ۴۰ برس کی عمر میں پختگی حاصل کرتا ہے۔ عمر کے اس مرحلے پر اللہ تعالیٰ کا نیک بندہ بارگاہِ الہی میں یوں عرض کرتا ہے کہ اے میرے رب!

1. تو ہی مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اُن تمام نعمتوں کے شکر کا حق ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہیں۔
2. تو ہی مجھے اِس قابل بنا کہ میں وہ نیکیاں کر سکوں جن سے مجھے تیری رضا حاصل ہو جائے۔
3. میری اولاد کو اِس طرح نیک بنا دے کہ وہ میرے لیے صدقہ جاریہ بن جائے۔
4. میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور تیری ہی فرمانبرداری کا عہد کرتا ہوں۔

آیت ۱۶ میں بشارت دی گئی کہ ایسے نیک بندے کے گناہوں سے اللہ تعالیٰ صرفِ نظر فرمائے گا، اُس کی تمام نیکیاں قبول کی جائیں گی اور وہ جنت کی نعمتوں سے سدا لطف اندوز ہوتے رہیں گے۔ یہ ایک سچا وعدہ ہے جو ضرور پورا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے خوش نصیب لوگوں میں شامل فرمائے اور مذکورہ بالا دعاؤں کو اپنے مستقل وظائف میں شامل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱۷ تا ۱۹

#### برا کردار اور اُس کا برا انجام

اور وہ جس نے کہا اپنے ماں باپ سے	وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ
افسوس ہے تم دونوں پر!	اِفٍّ لَّكُمَا
کیا تم دھمکی دیتے ہو مجھے	اَتَّعِدُنِيْ
کہ میں نکالا جاؤں گا (قبر سے)	اَنْ اُخْرَجَ

---



---



---



---



---

وَقَدْ خَلَّتِ الْقُرُونُ مِنْ قَبْلِي ۚ	حالانکہ گزر چکیں بہت سی قومیں مجھ سے پہلے
وَهُمَا يَسْتَعِيشُنِ اللّٰهَ	اور وہ دونوں فریاد کرتے ہیں اللہ سے
وَيَلِكْ اِمِنْ ۙ	ہلاکت ہو تیرے لیے! ایمان لے آ
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ	بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے
فَيَقُولُ مَا هَذَا اِلاَّ اَسَاطِيرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۱۷	تو وہ کہتا ہے یہ نہیں ہیں مگر کہانیاں پہلے لوگوں کی۔
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ	یہ وہ لوگ ہیں ثابت ہو گئی جن پر بات (عذاب کی)
فِيْ اُمَّةٍ قَدْ خَلَّتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ط	اُن امتوں میں جو گزر چکیں ان سے پہلے جنوں اور انسانوں میں سے
اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝۱۸	بے شک یہ خسارہ پانے والے ہیں۔
وَلِكُلِّ دَرَجَةٍ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ	اور ہر ایک کے لیے درجے ہیں اُس میں سے جو انھوں نے عمل کیے
وَلِيُوْفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ	اور تاکہ پورا پورا دے اللہ انہیں اُن کے اعمال کا بدلہ
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۱۹	اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

ایسا شخص انتہائی بد نصیب ہے جس کے والدین نیک ہوں لیکن وہ اُن کی نافرمانی کرتے ہوئے گمراہی کی راہ اختیار کرے۔ والدین اُسے تلقین کریں کہ اس حقیقت پر ایمان رکھو کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اپنے اعمال کی جواب دہی کرنی ہے۔ وہ پلٹ کر کہے کہ یہ بات حقیقت نہیں افسانہ ہے، ماضی میں بھی اس سے ڈرایا جاتا رہا ہے، آج تک کوئی انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ

نہیں ہوا۔ ایسا کردار رکھنے والے لوگ اگر توبہ نہیں کریں گے تو اُن پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کے قانون کا اطلاق ہو گا اور وہ دائمی خسارے سے دوچار ہوں گے۔ جہنم میں جرائم کے مطابق درجہ بندی ہوگی۔ بڑے مجرم زیادہ شدید عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ بڑے مجرموں میں وہ بھی شامل ہے جسے نیک والدین اور اچھا ماحول ملا لیکن وہ پھر بھی گمراہی کی روش پر چلتا رہا۔

### آیت ۲۰

## کافروں کو نیکی کا بدلہ دنیا میں ہی مل جاتا ہے

اور جس دن پیش کیے جائیں گے وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا ہے آگ پر	وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ ط
تم نے لیں اپنے حصے کی پاکیزہ چیزیں اپنی دنیا کی زندگی میں	أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا
اور تم فائدہ اٹھا چکے اُن سے	وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ط
سو آج تمہیں بدلہ دیا جائے گا ذلت کے عذاب کا اس لیے کہ تم تکبر کیا کرتے تھے زمین میں ناحق	فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
اور اس لیے کہ تم نافرمانی کیا کرتے تھے۔	وَبِمَا كُنْتُمْ تَقْسُونَ ۝

روزِ قیامت کافر جہنم کی آگ میں جل رہے ہوں گے، اُن کی حسرت میں اضافے کے لیے اُن سے کہا جائے گا کہ تمہیں تمہارے اچھے کاموں کا بدلہ دنیا میں دے دیا گیا اور وہاں تم نے اپنے حصے کی نعمتوں سے فائدہ اٹھالیا، اب آخرت میں تمہیں تمہارے کفر کی سزا ملے گی، یہاں تمہیں سب کے سامنے ذلیل کر کے شدت والا عذاب دیا جائے گا۔ اس رسوا کرنے والے انجام کی وجہ یہ ہے کہ تم نے ایمان لانے والوں کو حقیر سمجھ کر اُن کا مذاق اڑایا، بڑے تکبر سے ایمان لانے کی دعوت کو ٹھکرا دیا اور ڈھیٹ بن کر اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانیاں کرتے رہے۔

## آیات ۲۱ تا ۲۳

## ماضی سے برے کردار کی ایک مثال

اور اے نبی ﷺ! ذکر کیجیے عاد کے بھائی (سیدنا ہود علیہ السلام) کا	وَ اذْکُرْ اَخَاعَادٍ ط
جب انھوں نے خبردار کیا اپنی قوم کو احتفاف میں	اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ بِالْاِحْقَافِ
اور گزر چکے خبردار کرنے والے اُن سے پہلے اور اُن کے بعد (یہ کہتے ہوئے)	وَقَدْ خَلَّتِ النُّذُرُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ
کہ تم عبادت نہ کرو مگر اللہ ہی کی	اِلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ ط
بے شک میں ڈرتا ہوں تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب سے۔	اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۲۱﴾
انھوں نے کہا کہ (اے ہود علیہ السلام!) کیا تم آئے ہو ہمارے پاس اس لیے تاکہ پھیر دو ہمیں ہمارے معبودوں سے؟	قَالُوْۤا اَجَعْتُنَا لِتَاْفِكُنَا عَنِ الْهِتٰنَا ؕ
سولے آؤ ہم پر وہ عذاب جس کی تم ہمیں دھمکی دیتے رہتے ہو	فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا
اگر تم سچے ہو۔	اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۲﴾
فرمایا ہود علیہ السلام نے اصل علم تو اللہ کے پاس ہے	قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ
اور میں پہنچاتا ہوں تمہیں وہ کچھ، مجھے بھیجا گیا ہے جس کے ساتھ	وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِہٖ
اور لیکن میں دیکھ رہا ہوں تمہیں کہ تم لوگ جہالت کی باتیں کر رہے ہو۔	وَلٰکِنِّیْۤ اَرٰکُمْ قَوْمًا تَجْہَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

قوم عاد کی طرف سیدنا ہود علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا گیا۔ انھوں نے قوم کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی دعوت دی۔ انھیں خبردار کیا کہ اگر اُس کی بندگی نہ کی تو ایک بڑے دن کا عذاب تم پر مسلط ہو جائے گا۔ قوم نے بڑے تکبر سے کہا کہ کیا ہم تمہارے کہنے پر اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں؟ ہم ایسا نہیں کریں گے، جو عذاب ہم پر لانا ہے لے آؤ۔ سیدنا ہود علیہ السلام نے فرمایا کہ عذاب اللہ تعالیٰ لائے گا اور وہی جانتا ہے کہ ایسا کب ہو گا؟ البتہ میری ذمے داری ہے کہ میں تمہیں سمجھاتا ہوں۔ میں اپنی ذمے داری پوری کرتا ہوں گا خواہ تم کتنی ہی جہالت کا مظاہرہ کرتے رہو۔

اک طرزِ تغافل ہے سو وہ اُن کو مبارک

اک عرضِ تمنا ہے سو ہم کرتے رہیں گے

آیات ۲۴ تا ۲۵

جسے رحمت سمجھ رہے تھے وہی زحمت ثابت ہوئی

تو جب انھوں نے دیکھا اُسے ایک بادل کی صورت میں بڑھنے والا اُن کی وادیوں کی طرف	فَلَمَّا رَاوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اُوْدِيَّتِهِمْ ۙ
کہنے لگے یہ ایک بادل ہے بارش برسانے والا ہم پر	قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّطْرٍ نَّاطِ
بلکہ یہ وہ (عذاب) ہے تم نے جلدی مانگا تھا جسے	بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ ۗ
آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔	رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ
برباد کر رہی تھی ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے	تُدْمِرُ كُلَّ شَيْءٍ عِمْ بِاَمْرِ رَبِّهَا
پھر وہ ایسے ہو گئے کہ دکھائی نہ دیتا تھا کچھ بھی سوائے اُن کے گھروں کے	فَاَصْبَحُوْا اِلَّا يُرٰى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۗ

كَذَلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِينَ ﴿۲۶﴾

اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں مجرم لوگوں کو۔

جب قوم عاد پر عذاب کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے تیز آندھی کا طوفان اُن کی بستوں کی طرف بھیجا۔ وہ اُسے دور سے آتا دیکھ کر ایک گاڑھا بادل سمجھے اور بہت خوش ہوئے کہ یہ ہم پر برسے گا اور رحمت کی بارش ہماری کھیتوں کو سرسبز و شاداب کر دے گی۔ حقیقت یہ تھی کہ وہ تیز آندھی عذاب کی صورت اختیار کرتی گئی، اُس کی شدت بڑھتی گئی اور اُس نے سامنے آنے والی ہر شے کو اٹھا کر پُٹخ دیا۔ اہل ایمان کے سوا قوم کا ہر فرد اُس کی زد میں آکر ہلاک ہو گیا۔ آخر میں صورت یہ تھی کہ اونچے اونچے اور شاندار محلات تو باقی رہ گئے لیکن اُن میں بسنے والے تباہ و برباد ہو گئے۔ وہ مجرم قوم اسی انجام کی مستحق تھی۔

آیت ۲۶

ہلاک ہونے والی قومیں زیادہ طاقتور تھیں

اور یقیناً ہم نے اختیار دیا تھا انھیں ایسی چیزوں میں کہ اختیار نہیں دیا تمہیں اُن میں	وَلَقَدْ مَكَّنَّهُمْ فِيهَا إِنَّ مَكَّنَّاكُمْ فِيهِ
اور ہم نے دے رکھے تھے انھیں کان اور آنکھیں اور دل	وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَ أَبْصَارًا وَ أَفْئِدَةً ۚ
پھر کام نہ آئے انھیں اُن کے کان اور نہ اُن کی آنکھیں اور نہ اُن کے دل کچھ بھی	فَبَا أَعْنَى عَنْهُمْ سَمْعَهُمْ وَ لَا أَبْصَارَهُمْ وَ لَا أَفْئِدَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ
جب وہ انکار کر رہے تھے اللہ کی آیات کا	إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ
اور آگہیر انہیں اُس چیز نے جس کا وہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔	وَ حَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ﴿۲۶﴾

اس آیت میں مشرکین مکہ اور بعد میں آنے والی ہر سرکش قوم کو آگاہ کیا جا رہا ہے کہ ماضی میں جن قوموں کو ہلاک کیا گیا وہ قوت اور وسائل کے اعتبار سے بہت آگے تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سمجھ بوجھ کی بھی بہت صلاحیت دی تھی۔ بد قسمتی سے

انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے انعامات اُس کی اطاعت میں لگانے کے بجائے اُس کی نافرمانی میں صرف کیے۔ کانوں، آنکھوں اور سوچ بچار کے لیے دلوں سے اتنا ہی کام لیا جتنا ایک جانور لیتا ہے یعنی وہ کام جو دنیا کے مال و متاع کے حصول کے لیے مفید ہو۔ دنیا کے کام میں عقلمند تھے لیکن وہ عقل نہ آئی جس سے آخرت درست ہو۔ دنیا میں بھی جب اُن پر عذاب آیا تو اُن کی عقلمندی اُن کے کسی کام نہ آسکی، سرکشی پر جب اُنہیں عذاب کی وعید سنائی گئی تو اپنی قوت و اسباب پر ناز کرنے لگے اور عذاب کی وعید کا مذاق اڑایا۔ آخر کار اُسی عذاب نے اُنہیں ملیا میٹ کر دیا جس کا وہ مذاق اڑا رہے تھے۔

### آیات ۲۷ تا ۲۸

خود ساختہ معبودوں نے تباہی سے کیوں نہ بچایا؟

اور یقیناً ہم نے ہلاک کیا اُنہیں جو تمہارے ارد گرد ہیں بستیوں میں سے	وَلَقَدْ أَهَلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرَىٰ
اور ہم نے پھیر پھیر کر بیان کیں آیات	وَصَرَّفْنَا الْآيَاتِ
شاید کہ یہ باز آجائیں۔	لِعَالِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿۲۷﴾
پھر کیوں نہ مدد کی ان کی انہوں نے جنہیں بنایا تھا ان لوگوں نے اللہ کے سوا قرب حاصل کرنے کے لیے معبود	فَلَوْلَا نَصْرُهُمُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ قُرْبَانًا آلِهَةً ۗ
بلکہ وہ گم ہو گئے ان سے	بَلْ ضَلُّوا عَنْهُمْ ۗ
اور یہ ان کا جھوٹ تھا	وَذَلِكَ أَفْكَهُمُ
اور وہ بات تھی جو یہ گھڑا کرتے تھے۔	وَمَا كَانُوا يَفْقَهُونَ ﴿۲۸﴾

ان آیات میں اللہ تعالیٰ شرک کرنے والوں کو دعوتِ غور و فکر دے رہا ہے۔ اُس نے کئی ایسی قوموں کو ہلاک کیا جن کا یہ عقیدہ تھا کہ اُن کے خود ساختہ معبود انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچالیں گے۔ ثابت ہوا کہ اُن کا یہ عقیدہ جھوٹا اور بے بنیاد تھا۔ مشکل وقت میں کوئی اُن کے کام نہ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات کے ذریعے اُن پر حقیقت واضح کر دی تھی کہ اُس کے سوا کوئی مشکل کشا اور مددگار نہیں۔ انہوں نے اس کے باوجود شرک کیا اور خود ہی اپنی بربادی کو دعوت دی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کے شرک سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۹ تا ۳۰

### قرآنِ حکیم کی عظمت... جنات کی زبانی

اور اے نبی ﷺ! جب ہم نے پھیر آپ ﷺ کی طرف ایک گروہ کو جنوں میں سے	وَ اِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفْرًا مِّنَ الْجِنِّ
جو غور سے سنتے تھے قرآن	يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ ۚ
جب وہ پہنچے اُس کے پاس کہنے لگے خاموش ہو جاؤ	فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوا اَنْصِتُوا ۗ
جب وہ پورا ہوا وہ لوٹے اپنی قوم کی طرف خبردار کرنے والے بن کر۔	فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلَىٰ قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۙ ﴿۲۹﴾
انہوں نے کہا اے ہماری قوم!	قَالُوْا اَيَقُوْمُنَا
بے شک ہم نے سنی ہے ایک کتاب جو نازل کی گئی ہے موسیٰؑ کے بعد	اِنَّا سَبِعْنَا كِتٰبًا اَنْزَلْنَا مِنْۢ مِّنۡۢ بَعْدِ مُوسٰى
تصدیق کرنے والی ہے اُن کتابوں کی جو اس سے پہلے ہیں	مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ

یہدینى إِلَى الْحَقِّ	ہدایت دیتی ہے حق کی طرف
وَإِلَى طَرِيقٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿۳۰﴾	اور سیدھے راستے کی طرف۔

ان آیات میں اُس واقعے کا ذکر ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ قرآن حکیم کی تلاوت فرما رہے تھے اور اللہ تعالیٰ نے جنات کی ایک جماعت کو آپ ﷺ کی طرف بھیج دیا۔ جیسے ہی وہ آپ ﷺ کے پاس پہنچے انھوں نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے اور توجہ سے قرآن کی تلاوت سننے کی تلقین کی۔ جب آپ ﷺ نے تلاوت کا سلسلہ ختم کیا تو وہ فوراً اپنی قوم کی طرف گئے اور جا کر کہا کہ ہم نے دل کو متاثر کرنے والا کلام سنا ہے۔ یہ اللہ کی وہ کتاب ہے جو تورات کے بعد نازل کی گئی ہے۔ یہ سابقہ آسمانی کتابوں کی تصدیق کر رہی ہے اور بالکل سیدھے اور برحق راستے کی طرف ہدایت دے رہی ہے۔ گویا یہ جنات پہلے سے تورات اور دیگر آسمانی کتابوں پر ایمان لائے ہوئے تھے۔ قرآن حکیم سننے کے بعد انھوں نے محسوس کیا کہ یہ وہی تعلیم ہے جو پچھلے انبیاء دیتے چلے آ رہے ہیں، اس لیے وہ قرآن حکیم اور اس کے لانے والے رسول ﷺ پر بھی ایمان لے آئے۔

### آیات ۳۱ تا ۳۲

### حق کی دعوت... جنات کی زبانی

يَقَوْمَنَا أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ	(جنات نے کہا) اے ہماری قوم! قبول کرو دعوت اللہ کی
وَأْمِنُوا بِهِ	طرف بلانے والے کی
وَأْمِنُوا بِهِ	اور ایمان لاؤ اُس پر
يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ	اللہ بخش دے گا تمہیں یعنی تمہارے گناہ
وَيُجْزِكُمْ مِّنْ عَذَابِ آلِيمٍ ﴿۳۱﴾	اور بچالے گا تمہیں دردناک عذاب سے۔
وَمَنْ لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ	اور جس نے قبول نہیں کی دعوت اللہ کی طرف بلانے والے کی

فَكَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ	تو وہ نہیں ہے بے بس کرنے والا (اللہ کو) زمین میں
وَلَيْسَ لَهُ مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءُ ۗ	اور نہ ہوں گے اُس کے لیے اللہ کے سوا حمایتی
أُولَٰئِكَ فِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ ﴿۳۶﴾	اور یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔

جنات نے اپنی قوم کے سامنے قرآن کے حق ہونے کی گواہی دینے کے بعد اس حق کو قبول کرنے کی دعوت پیش کی۔ انھوں نے کہا کہ اُس داعیٰ حق کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے ایمان لے آؤ جس پر قرآن جیسی عظیم کتاب نازل ہوئی ہے۔ ایسا کرنے والے خوش نصیبوں کے تمام گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادے گا اور انہیں دردناک عذاب سے بچالے گا۔ البتہ اگر ہم نے حق کی دعوت کو قبول نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے نہ ہم خود بچ سکیں گے اور نہ کوئی ہمیں بچا سکے گا۔ بلاشبہ ایسی روش کھلی گمراہی ہے اور بدترین خسارے میں لے جانے والی ہے۔

انسانوں کے لیے غور و فکر کا مقام ہے کہ جنات نے صرف ایک بار قرآن سنا اور نہ صرف اُس پر ایمان لائے بلکہ دوسروں کو بھی ایمان لانے کی دعوت دینے لگے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اسی طرزِ عمل کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ یہی سب سے بہترین طرزِ عمل ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. (بخاری) ”تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن سیکھیں اور اُسے سکھائیں۔“

### آیات ۳۳ تا ۳۴

پوری کائنات کا خالق، کیا انسان کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا؟

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	اور کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے پیدا فرمایا ہے آسمانوں اور زمین کو
وَلَمْ يَعْبٰ بِخَلْقِهِنَّ	اور وہ نہیں تھکا ان کے پیدا کرنے سے

---



---



---



---



---

وہ قادر ہے اس پر کہ زندہ کر دے مردوں کو	بِقَدْرِ عَلٰی اَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى ط
کیوں نہیں بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔	بَلٰى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۶﴾
اور جس دن پیش کیے جائیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے آگ پر	وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلٰى النَّارِ ط
(اللہ پوچھے گا) کیا یہ حق نہیں ہے؟	اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ط
وہ کہیں گے کیوں نہیں (حق ہے) ہمارے رب کی قسم	قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا ط
اللہ فرمائے گا چکھو عذاب کا مزہ اس وجہ سے کہ تم کفر کیا کرتے تھے۔	قَالَ فَاذُوْا الْعَذَابِ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے کتنی وسیع و عریض کائنات بنائی ہے اور وہ اس عمل سے ہر گز نہیں تھکا۔ یہود کا یہ تصور من گھڑت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چھ دن میں کائنات بنائی اور وہ تھک گیا، پھر اُس نے ساتویں دن آرام کیا، اللہ تعالیٰ ہر قسم کی کمزوری سے پاک ہے۔ بلاشبہ اتنی عظیم کائنات بنانے والا اس پر قادر ہے کہ مرنے کے بعد انسانوں کو دوبارہ زندہ کرے۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا انکار کرنے والے روز قیامت جب اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ کیا تمہیں دوبارہ زندہ ہونے کا یقین آگیا؟ وہ کہیں گے ہاں، اللہ تعالیٰ جو اب میں ارشاد فرمائے گا کہ اب اپنے انکار کی سزا پاؤ اور ہمیشہ ہمیش جہنم کی آگ میں جلتے رہو۔

### آیت ۳۵

نبی اکرم ﷺ کو صبر کی تلقین

پس اے نبی ﷺ! صبر کیجیے جیسے ہمت والے رسولوں نے صبر کیا	فَاَصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ
--	---

---



---



---



---



---

اور جلدی نہ کیجیے ان کے لیے	وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَهُمْ ط
گویا کہ یہ اُس روز دیکھیں گے وہ عذاب جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے (تو سمجھیں گے)	كَانَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَا
وہ نہیں رہے (دنیا میں) مگر ایک گھڑی دن کی	لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ط
پہنچا دینا ہے (یہ پیغام)	بَلٰغٌ ؕ
تو کیا ہلاک ہو گا کوئی اور سوائے نافرمان لوگوں کے؟	فَهَلْ يُهْلِكُ إِلَّا الْقَوْمَ الْفٰسِقُونَ ؕ

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تلقین کی کہ وہ کفار کی ہٹ دھرمی پر اسی طرح صبر کریں جیسے ماضی میں اللہ تعالیٰ کے باہمت رسولوں نے کیا، کفار پر عذاب کے حوالے سے جلدی نہ کریں۔ عنقریب قیامت آئے گی، اُس روز کافر دنیا کی زندگی کی مدت کو محض ایک لمحہ سمجھیں گے، افسوس کریں گے کہ انھوں نے مختصر وقت کی لذتوں کو ترجیح دی اور آخرت کی ابدی نعمتوں کے حصول کے لیے کوشش نہ کی۔ اس بیان میں دنیا پرستوں کے لیے ایک پیغام ہے۔ اگر انھوں نے اس پیغام سے سبق نہ سیکھا تو پھر ایسے فاسقوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت کے لیے تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

---



---



---



---



---

## سورة محمد (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

انسانوں کے تین کرداروں کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں انسانوں کے تین گروہوں یعنی مومنین، کافرین، اور منافقین کا کردار اور اُن کا انجام بڑے موثر پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔

## ☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱۵ تا ۱۵
- آیات ۳۱ تا ۳۱
- آیات ۳۲ تا ۳۲
- آیات ۳۵ تا ۳۸

آیات ۳ تا ۳

دو قومی نظریہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا	الَّذِينَ كَفَرُوا
اور روکا اللہ کی راہ سے	وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ
اُس نے برباد کر دیے اُن کے اعمال۔	اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ①
اور وہ لوگ جو ایمان لائے	وَالَّذِينَ اٰمَنُوا
اور جنہوں نے عمل کیے اچھے	وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اور ایمان لائے اُس پر جو نازل کیا گیا محمد ﷺ پر	وَ اٰمَنُوْا بِمَا نَزَّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ
اور وہی حق ہے اُن کے رب کی طرف سے	وَ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۙ
اللہ نے دور کر دیں اُن سے اُن کی خطائیں	كَفَرَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
اور ان کی حالت سنوار دی ہے۔	وَ اَصْلَحَ بِاَلِهِمْ ۝۱
یہ اس لیے کہ جن لوگوں نے کفر کیا انھوں نے پیروی کی باطل کی	ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ
اور بے شک جو ایمان لائے انھوں نے پیروی کی حق کی اپنے رب کی طرف سے	وَ اَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَبِّهِمْ ە
اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ لوگوں کے لیے اُن کی مثالیں۔	كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝۲

ان آیات میں دو قومی نظریے کا بیان ہے۔ دنیا میں دو ہی گروہ ہیں ایک کافر اور دوسرے مومن :

1. کافر وہ ہیں جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو رسول ماننے سے انکار کیا اور دوسروں کو یہ سعادت حاصل کرنے سے روکا۔ اُن کی تمام نیکیاں اللہ تعالیٰ نے برباد کر دیں، یہ برا انجام اس لیے ہوا کہ انھوں نے حق کے بجائے باطل کی پیروی کی۔
2. مومن وہ ہیں جنہوں نے حضرت محمد ﷺ کو رسول مانا، اُن کی بیان کردہ تمام تعلیمات پر ایمان لائے اور پھر اُن کی تمام ہدایات پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی تمام خطائیں معاف فرمادیں اور ہمیشہ کے لیے اُن کا حال سنوار دیا۔ یہ انعام اس لیے ملا کہ انھوں نے حق کی پیروی کی۔

ایک تیسرا گروہ منافقین کا بھی ہے جو ایمان لانے کا محض زبانی دعویٰ کرتا ہے۔ دنیا میں اُن کا شمار مومنوں میں کیا جاتا ہے لیکن آخرت میں ان بد نصیبوں کا حشر کافروں کے ساتھ ہو گا۔

آیت ۲ میں حضرت محمد ﷺ کا ذکر خاص طور پر کیا گیا کیونکہ مومن وہی ہے جو آپ ﷺ کی رسالت پر ایمان لائے۔ آپ ﷺ کی رسالت پر ایمان ہی مومن کو کافر سے جدا کرتا ہے۔ اسی لیے اقبال نے مسلمانوں کو ”قومِ رسولِ ہاشمی“ ﷺ سے تعبیر کیا ہے

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر  
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی ﷺ  
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار  
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

آیات ۶ تا ۴

کافروں کے ساتھ جنگ کے بارے میں ہدایات

پھر جب تم مقابل ہو اُن کے جنھوں نے کفر کیا تو خوب اڑاؤ گردنیں	فَإِذَا لَقِيتُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ط
یہاں تک کہ جب تم خوب قتل کر چکوا نہیں	حَتَّىٰ إِذَا أَتَّخَذْتُمُوهُمْ
تو مضبوطی سے جکڑ لو	فَشُدُّوا وَالْوُثَاقَ ۝
پھر یا تو احسان کرنا ہے بعد میں یا فدیہ لینا ہے	فَأَمَّا مَنَّا بَعْدُ وَإِنَّمَا فَدَاءٌ
یہاں تک کہ ڈال دے جنگ اپنے ہتھیار	حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ۝
یہی حکم ہے اور اگر چاہے اللہ تو بدلہ لے لے اُن سے	ذَٰلِكَ ۝ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَآتَيْنَاكُمْ مِنْهُمْ ۝
اور لیکن وہ آزماتا ہے تم میں سے کچھ کو دوسروں سے	وَلَكِن لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ط

اور جو لوگ قتل کر دیے گئے اللہ کی راہ میں	وَالَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
تو وہ ہر گز ضائع نہیں کرے گا اُن کے اعمال۔	فَكَانَ يُضِلُّ أَعْمَاءَهُمْ ۝۴
وہ راہ دکھائے گا انہیں (جنت کی)	سِيَهْدِيهِمْ
اور سنوار دے گا اُن کا حال۔	وَيُصْلِحُ بِأَلْهِمُ ۝۵
اور داخل کرے گا انہیں جنت میں	وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ
پہچان کر اچکا ہے جس کی وہ انہیں۔	عَرَفَهَا لَهُمْ ۝۶

غزوہ بدر سے قبل اس آیت کے ذریعے مومنوں کو ہدایات دی گئیں کہ جو کافر اسلام کے خلاف میدان جنگ میں آجائیں ان کی خوب خون ریزی کر کے کمر توڑ دی جائے۔ ہاں جب وہ پوری طرح سے شکست تسلیم کر لیں تو پھر میدان جنگ میں گرفتار ہونے والوں کی جان بخشی کر کے انہیں غلام بنایا جاسکتا ہے، بعد میں فدیہ لے کر یا بغیر فدیہ کے بھی آزاد کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو بغیر جنگ کے کافروں کو عذاب کے ذریعے ہلاک کر سکتا ہے لیکن وہ مومنوں کو آزمانا چاہتا ہے۔ جو مومن پامردی کے ساتھ کافروں سے جنگ کرتے ہیں اور پھر جام شہادت نوش کرتے ہیں، اُن کی یہ قربانی ہر گز رائیگاں نہیں جائے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں دائمی کامیابی عطا فرمائے گا، اُن کا حال سنوار دے گا اور انہیں روز قیامت اُس جنت میں داخل فرمائے گا جس کی نعمتوں سے وہ شہادت کے فوراً بعد ہی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنی راہ میں شہادت کی موت نصیب فرمائے۔ آمین!

### آیت ۷

اللہ تعالیٰ کی مدد کن کے لیے آتی ہے؟

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
------------------------------	--------------------------------

---



---



---



---



---

اگر تم مدد کرو گے اللہ کی	إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ
وہ مدد کرے گا تمہاری	يَنْصُرْكُمْ
اور جمادے گا تمہارے قدموں کو۔	وَيَثِّبْتُ أَقْدَامَكُمْ ﴿٦﴾

اس آیت میں بشارت دی گئی کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی مدد کریں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ہماری مدد فرمائے گا اور دشمنوں کے مقابلے میں ہمارے قدم جمادے گا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد یعنی :

1. اللہ تعالیٰ کے دین کے انفرادی احکامات پر عمل کرنا۔

2. اللہ تعالیٰ کے دین کی تعلیمات کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے مال و جان سے بھرپور کوشش کرنا۔

3. اللہ تعالیٰ کے دین کے اجتماعی احکامات کے نفاذ کے لیے مال و جان سے اجتماعی جدوجہد کرنا۔

ہم نے اپنی ان دینی ذمے داریوں کو ادا کرنے کے بارے میں غفلت کی روش اختیار کی لہذا اللہ تعالیٰ کی مدد سے محروم ہو گئے اور آج دنیا میں ذلت اور رسوائی سے دوچار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کے حوالے سے تمام ذمے داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی نصرتِ خاص سے ہماری مدد فرمائے۔ آمین!

### آیات ۸ تا ۱۱

کافر برباد ہو کر رہیں گے

اور جن لوگوں نے کفر کیا	وَالَّذِينَ كَفَرُوا
سو ہلاکت ہے اُن کے لیے	فَتَعَسَّ لَهُمْ
اور اللہ نے برباد کر دیے اُن کے اعمال۔	وَاضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴿٨﴾
یہ اس لیے کہ انھوں نے ناپسند کیا اُسے جو نازل کیا اللہ نے	ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ

---



---



---



---



---

فَاَحْبَطَ اَعْبَالَهُمْ ⑨	تو اُس نے ضائع کر دیے اُن کے اعمال۔
اَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْاَرْضِ	تو کیا وہ نہیں چلے پھرے زمین میں
فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ٭	پس دیکھتے کہ کیسا ہوا انجام اُن کا جو ان سے پہلے تھے
دَقَمَرَ اللهُ عَلَيْهِمْ ٭	تباہی ڈال دی اللہ نے اُن پر
وَاللَّكْفَرِيْنَ اَمْثَالِهَا ⑩	اور کافروں کے لیے اسی جیسی (سزائیں) ہیں۔
ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	اس لیے کہ اللہ رفیق ہے اُن کا جو ایمان لائے
وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ ⑪	اور بے شک جو کافر ہیں نہیں کوئی رفیق اُن کے لیے۔

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ کافر تباہ و برباد ہو کر رہیں گے اور اُن کی کوئی نیکی بھی اُن کے کام نہ آئے گی۔ اُن کا جرم یہ ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو ناپسند کیا لہذا اللہ تعالیٰ نے انہیں اُن کے نیک کاموں کے اجر سے محروم کر دیا۔ تاریخ انسانی گواہ ہے کہ ماضی میں کافر برے انجام سے دوچار ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مومنوں کو تو ہر وقت اللہ تعالیٰ کی مدد اور عنایات کا سہارا ہے جبکہ کافر وہ بد نصیب ہیں جن کا کوئی حامی اور مددگار نہیں، اُن کی محرومی و بربادی یقینی ہے۔

## آیت ۱۲

کافر دنیا میں کیوں مزے کر رہے ہیں؟

اِنَّ اللّٰهَ يَدْخُلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	بے شک اللہ داخل کرے گا انہیں جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور جنھوں نے عمل کیے اچھے
جَنَّتْ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ٭	اُن باغات میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں

---



---



---



---



---

اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا	وَالَّذِينَ كَفَرُوا
وہ فائدہ اٹھا رہے ہیں	يَتَّبِعُونَ
اور کھا رہے ہیں جس طرح کھاتے ہیں چوپائے	وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ
اور آگ ٹھکانہ ہے اُن کے لیے۔	وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۝۱۱

کافر دنیا میں خوب عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے ہیں جبکہ سچے مومنوں کو جائز و ناجائز کی پابندیوں کا لحاظ رکھنا پڑتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کافروں کے لیے آخرت میں کوئی خیر نہیں اور انہیں دنیا میں نعمتیں اس طرح دی جا رہی ہیں جیسے جانور کھاتے پیتے اور مختلف نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وہ جانوروں کی طرح کھانے پینے میں حلال و حرام کی تمیز نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کے بجائے کھانے پینے کو ہی مقصدِ زندگی سمجھتے ہیں۔ اس کے برعکس مومنین حلال و حرام کی تمیز اور احکاماتِ شریعت کی پابندیوں میں محدود ہو کر اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ لہذا اُن کے لیے آخرت میں ایسے باغات ہیں جہاں اُن کی ہر خواہش پوری کی جائے گی۔ اس حقیقت کو نبی اکرم ﷺ نے یوں بیان فرمایا:

الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ (مسلم)

”دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔“

اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کی محدود زندگی میں شریعت کے احکام کی پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آخرت کی دائمی اور بہترین نعمتوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۳ تا ۱۴

نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

اور اے نبی ﷺ! کتنی ہی بستیاں ہیں	وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ
----------------------------------	---------------------------

وہ زیادہ سخت تھیں قوت میں آپ ﷺ کی اس بستی سے جس نے نکالا ہے آپ ﷺ کو	هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرِيْبِكَ الَّتِي اَخْرَجْتِكَ ۚ
ہم نے ہلاک کر دیا اُس بستی والوں کو	اهْلَكْنَهُمْ
تو نہ تھا کوئی مددگار اُن کے لیے۔	فَلَا ناصِرَ لَهُمْ ﴿۱۶﴾
بھلا وہ شخص جو ہے ایک واضح دلیل پر اپنے رب کی طرف سے	اَقْبَنُ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّهٖ
اُس کی طرح ہو سکتا ہے کہ خوشنما کر دی گئی جس کے لیے اُس کے عمل کی برائی	كَمَنْ زُيِّنَ لَهُ سُوْءُ عَمَلِهٖ
اور انھوں نے پیروی کی اپنی خواہشات کی۔	وَاتَّبَعُوْا اَهْوَاءَهُمْ ﴿۱۷﴾

مشرکین مکہ نے نبی اکرم ﷺ کو مکہ سے ہجرت پر مجبور کر دیا تھا۔ آپ ﷺ کو خانہ کعبہ سے شدید محبت تھی اور بیت اللہ سے دوری کا آپ ﷺ کو دکھ تھا۔ مکہ والوں کے ظلم و ستم پر آپ ﷺ انتہائی رنجیدہ تھے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تسلی دی کہ ماضی میں جن قوموں کو ہلاک کیا گیا وہ مکہ والوں سے کہیں زیادہ طاقتور تھیں لیکن نہ وہ خود اپنے دفاع کے لیے کچھ کر سکیں اور نہ ہی کسی اور نے اُن کی مدد کی۔ آپ ﷺ اپنے رب کی رحمت سے واضح ہدایت اور حق پر ہیں۔ دوسری طرف آپ ﷺ کے مخالفین ہیں جو اپنے برے سے برے عمل کو بڑی کامیابی سمجھ رہے ہیں اور سرکشی میں بہکے ہوئے خواہشات کی پیروی کیے چلے جا رہے ہیں۔ اب کیا اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے مخالفین برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں! اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کو سرخ رو فرمائے گا اور اُن پر ظلم کرنے والے مشرکین مکہ کو ذلیل اور رسوا کر دے گا۔

## آیت ۱۵

### جنت کے مشروبات

مثال اُس جنت کی وعدہ کیا گیا ہے جس کا پرہیزگاروں سے	مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وَعَدَ الْمُتَّقُونَ ط
اُس میں ہیں نہریں ہیں ایسے پانی کی جو نہیں ہے خراب ہونے والا	فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ ج
اور نہریں ہیں دودھ کی نہیں بدلے گا جس کا مزہ	وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ ج
اور نہریں ہیں شراب کی جو لذیذ ہے پینے والوں کے لیے	وَأَنْهَارٌ مِنْ خَبَرٍ لَذِيذٍ لِلشَّرْبِ بَيْنَهُ ه
اور نہریں ہیں صاف کیے ہوئے شہد کی	وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى ط
اور اُن کے لیے اُن باغات میں ہر قسم کے میوے ہیں	وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ
اور بخشش ہے اُن کے رب کی طرف سے	وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ ط
کیا یہ اُس کی طرح ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ رہنے والا ہے آگ میں	كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ
اور جنہیں پلایا جائے گا کھولتا ہو پانی	وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا
تو وہ کاٹ دے گا اُن کی آنتیں۔	فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ ٥

اس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ جنت میں چار مشروبات کی نہریں ہوں گی :

1. ایسے پانی کی نہر جو ہمیشہ تازہ رہے گا اور کبھی بھی اُس کا ذائقہ، بو اور رنگ تبدیل نہیں ہوں گے۔
2. ایسے دودھ کی نہر جو ہمیشہ تازہ اور خالص رہے گا اور اُس کا ذائقہ کبھی تبدیل نہ ہو گا۔

---



---



---



---



---

3. ایسی شراب کی نہر جس میں پینے والوں کے لیے انوکھی لذت ہوگی۔

4. ایسے خالص شہد کی نہر جسے مکمل طور پر صاف کر لیا گیا ہوگا۔

مشروبات کے علاوہ جنت میں ہر طرح کے میوے بھی ہوں گے، یہ انعام ہے متقیوں کا۔ اس کے برعکس کافر جہنم کی آگ میں ہمیشہ جلیں گے اور اُن کا مشروب وہ کھولتا ہوا پانی ہوگا جو اُن کی انتڑیوں کو کاٹ دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۱۶ تا ۱۸

### منافقانہ طرزِ عمل

اور اے نبی ﷺ! اُن میں سے کچھ سنتے ہیں بظاہر کان لگا کر آپ ﷺ کی طرف	وَمِنْهُمْ مَّنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۚ
یہاں تک کہ جب وہ نکلتے ہیں آپ ﷺ کے پاس سے	حَتَّىٰ إِذَا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِكَ
کہتے ہیں اُن سے جنہیں علم دیا گیا	قَالُوا لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ
کیا کہا تھا انہوں نے ابھی ابھی	مَاذَا قَالُوا زُفَرًا ۚ
یہی لوگ ہیں کہ مہر کر دی ہے اللہ نے اُن کے دلوں پر	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ
اور انہوں نے پیروی کی اپنی خواہشات کی۔	وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ ۗ
اور جنہوں نے ہدایت قبول کی	وَالَّذِينَ اهْتَدَوْا
اللہ نے بڑھادیا انہیں ہدایت میں	زَادَهُمْ هُدًى

اور عطا کیا انہیں اُن کا تقویٰ۔	وَأَتَهُمْ تَقْوَاهُمْ ﴿۱۷﴾
پھر وہ انتظار نہیں کر رہے مگر قیامت کا	فَهَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ
کہ وہ آجائے اُن پر اچانک	أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ
پس یقیناً اچکی ہیں اُس کی نشانیاں	فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا ۚ
کہاں ہو گا اُن کے لیے	فَأَنَّى لَهُمْ
جب وہ آجائے گی اُن پر	إِذَا جَاءَتْهُمْ
اپنے لیے نصیحت حاصل کرنا۔	ذِكْرُهُمْ ﴿۱۸﴾

منافقین نبی اکرم ﷺ کے ارشادات سننے کے لیے آپ ﷺ کی مجلس میں آتے اور بظاہر یہ تاثر دیتے کہ وہ بہت توجہ سے آپ ﷺ کی گفتگو سن رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہوتی کہ اُن کا ذہن کسی اور ہی سوچ میں کھویا ہوا ہوتا۔ جب مجلس برخواست ہوتی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کرتے کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ یہ بد نصیب آپ ﷺ کی تعلیمات کی نہیں بلکہ اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں لہذا بطور سزا اللہ تعالیٰ نے اُن کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔ اس کے برعکس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو آپ ﷺ کی مجلس میں ہدایت کے حصول کی نیت سے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کی ہدایت میں مزید اضافہ فرما رہا ہے۔ حق واضح ہونے کے باوجود جو شخص خواہشات کی پیروی کر رہا ہے آخر وہ کس بات کا انتظار کر رہا ہے سوائے اس کے کہ آخرت آجائے اور نتیجہ سنا دیا جائے۔ آخرت کی آمد زیادہ دور نہیں، اُس کی نشانیاں ظاہر ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ اُس کی سب سے بڑی نشانی نبی اکرم ﷺ ہیں جن کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور قیامت ہی آئے گی۔ جب قیامت آگئی تو پھر کسی کا اپنی روش پر نادم ہونا یا توبہ کرنا ہرگز مفید نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ منافقانہ روش سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

## آیت ۱۹

## اپنی نیکیوں پر ناز نہیں کرنا چاہیے

پس اے نبی ﷺ! جان لیجیے کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے	فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
اور بخشش مانگیے اپنی کوتاہی کی	وَاسْتَغْفِرْ لِدُنْيَاكَ
اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لیے بھی (بخشش مانگیے)	وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط
اور اللہ جانتا ہے تمہارے چلنے پھرنے کی جگہ اور تمہارے ٹھہرنے کے مقام کو۔	وَاللَّهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوَاكُمْ ۝۱۹

۲۶

منافقین کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں بخشش نہیں۔ البتہ اگر سچے مومنین سے خطا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُس کی بخشش کی صورت پیدا فرمادیں گے۔ اسی حوالے سے نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ اللہ تعالیٰ معبودِ حقیقی ہے، وہ بندوں پر رحم فرمانے والا ہے، آپ ﷺ اُس کی بارگاہ میں بخشش کی دعا کیجیے، اپنے اُن معاملات کے لیے جن میں آپ ﷺ کے عظیم مقام کے معیار کے اعتبار سے کمی رہ گئی اور مومن مردوں اور مومن خواتین کی خطاؤں پر بھی۔ اس بیان میں یہ نصیحت بھی ہے کہ ایک بندہ اپنے رب کی فرمانبرداری کی خواہ اپنی سی کوشش کرتا رہا ہو، اُسے کبھی بھی یہ خیال نہ ہونا چاہیے کہ جو کچھ مجھے کرنا چاہیے تھا وہ میں نے کر دیا۔ بلکہ اُسے ہمیشہ یہی سمجھنا چاہیے کہ میرے مالک کا مجھ پر جو حق تھا وہ میں ادا نہیں کر سکا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتا رہے کہ تیری بندگی میں ہونے والی میری ہر کوتاہی سے درگزر فرما۔ آیت کے آخر میں ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ بندوں کی نیتوں، ارادوں اور احوال سے خوب واقف ہے، وہ جانتا ہے کہ اس وقت ایک بندہ کس مقام پر اور کس حال میں ہے اور اُس کا آخری مقام اور انجام کیا ہے؟

## آیات ۲۰ تا ۲۱ منافقین کی بزدلی

اور کہتے ہیں وہ لوگ جو ایمان لائے	وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا
کیوں نازل نہیں کی گئی کوئی سورت؟	لَوْلَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ
پھر جب نازل کی گئی ایک واضح سورت	فَإِذَا نُزِّلَتْ سُورَةٌ مُحْكَمَةٌ
اور اُس میں ذکر کیا گیا جنگ کا	وَذُكِرَ فِيهَا الْقِتَالُ
آپ ﷺ دیکھیں گے اُن کو جن کے دلوں میں بیماری ہے	رَأَيْتَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ
وہ دیکھتے ہیں آپ ﷺ کی طرف جیسے دیکھنا ہو اُس شخص کا غشی طاری ہو جس پر موت کی	يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ
پس ہلاکت ہے اُن کے لیے۔	فَأُولَىٰ لَهُمْ
حکم ماننا چاہیے اور بھلی بات کہنی چاہیے	طَاعَةٌ وَقَوْلٌ مَّعْرُوفٌ
جب پکا ہو جائے حکم	فَإِذَا عَزَمَ الْأَمْرُ
پھر اگر وہ سچے ثابت ہوتے اللہ کے ساتھ	فَأُولَىٰ صِدْقُوا لِلَّهِ
تو ہوتا بہتر اُن کے لیے۔	لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ

مدینہ منورہ آنے کے بعد مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سورہ حج آیت ۳۹ کی روشنی میں جنگ کی اجازت مل گئی۔ آپ ﷺ نے مشرکین مکہ سے جنگ کی تیاری شروع کی تو منافقین مطالبہ کرنے لگے کہ اللہ نے قرآن میں واضح

طور پر جنگ کا حکم کیوں نہیں دیا؟ گویا آج کے منکرین حدیث کی طرح منافقین کو بھی اللہ کے رسول ﷺ کے حکم پر اعتماد نہیں تھا بلکہ وہ قرآن سے دلیل دینے کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جب سورۃ البقرہ آیت ۲۱۶ میں جنگ کا واضح حکم دے دیا تو اب منافقین کی جان پر بن آئی، وہ خوف سے نبی اکرم ﷺ کی طرف اس طرح دیکھتے تھے جیسے وہ شخص دیکھتا ہے جس پر موت کے وقت نزع کا عالم طاری ہوتا ہے، ایسے بزدلوں کے لیے بربادی ہے۔ مطلوب روش تو یہ ہے کہ کسی معاملے میں خلوص سے مشورہ دیا جائے اور پھر صاحب امر جو بھی فیصلہ کرے اُس کی دل و جان سے اطاعت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں منافقت سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

### آیات ۲۲ تا ۲۳

تربیت یافتہ لوگوں کی حکومت سے خیر پھیلتا ہے

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ	پھر کیا تم سے اندیشہ ہے کہ اگر تم حاکم بن جاؤ
اَنْ تَفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ	کہ تم فساد کرو زمین میں
وَتَقَطَّعُوا اَرْحَامَكُمْ ﴿۲۲﴾	اور کاٹنے لگو گے اپنی قرابت داریاں۔
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ	یہی وہ لوگ ہیں لعنت کی جن پر اللہ نے
فَاَصَّهَمُ	پھر بہرا کر دیا انہیں
وَاعْتَمٰى اَبْصَارَهُمْ ﴿۲۳﴾	اور اندھا کر دیا ان کی آنکھوں کو۔

منافقین کی خواہش تھی کہ بغیر جنگ اور آزمائش کے دیگر مراحل سے گزرے ہوئے کامیابی حاصل ہو جائے اور اقتدار مل جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی غیب سے مدد فرمائے، کافروں کو نیست و نابود کر دے اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہو جائے۔ اس آیت میں واضح کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو حکومت نہیں دے گا جو آزمائش کی بھٹیوں سے ابھی نہیں گزرے۔ اللہ

تعالیٰ تو مسلمانوں کی حکومت کے ذریعے فساد ختم کرنا چاہتا ہے۔ جو لوگ ابھی خود ہی فساد زدہ ہوں وہ کیسے فساد ختم کریں گے۔ انہیں حکومت مل گئی تو وہ خواہشات کی تسکین کے لیے قتل و غارت گری کریں گے اور اپنوں میں سے جن کو اپنے اقتدار و مفادات کے لیے خطرہ سمجھیں گے، ان کی جان لینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ ایسا کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے اور وہ بڑی سفاکی اور ڈھٹائی سے ظلم کرتے ہیں۔ بلاشبہ عادلانہ حکومت انہی لوگوں کے ذریعے قائم ہوگی جن میں تربیت کے مختلف مراحل کے ذریعے خدا خونی اور تقویٰ پیدا ہو چکا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جلد بازی سے محفوظ فرمائے اور مسنون طریقے سے ایک عادلانہ حکومت کے قیام کے لیے جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۲۴

#### منافقت کا علاج... قرآن پر تدبر

تو کیا وہ غور نہیں کرتے قرآن میں؟	أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ
یا کچھ دلوں پر پڑے ہوئے ہیں ان کے تالے۔	أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾

اس آیت میں منافقین سے جھنجھوڑنے کے انداز میں پوچھا گیا ہے کہ وہ قرآن حکیم پر غور و فکر کیوں نہیں کرتے؟ کیا ان کے دلوں پر تالے پڑ چکے ہیں؟ قرآن شِفَاءٌ لِّبَنَاتِ الْصُّدُورِ یعنی سینہ میں موجود بیماریوں کا علاج ہے۔ منافقت دراصل دنیا سے محبت کی بیماری ہے۔ بلاشبہ قرآن حکیم پر غور و فکر انسان کے دل سے دنیا کی محبت کا زنگ اتارتا ہے اور اس میں نہ صرف ایمان پیدا کرتا بلکہ ایمان کو تقویت بھی دیتا ہے۔ جوں جوں دل میں ایمان تقویت پاتا ہے دل سے شک اور منافقت ختم ہوتی جاتی ہے۔ اب انسان دنیا کی عارضی اور گھٹیا چیزوں کا نہیں بلکہ آخرت کی دائمی اور بہترین نعمتوں کا طلب گار بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی کتاب سے محبت عطا فرمائے اور اس کے مضامین پر غور و فکر کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

## آیات ۲۵ تا ۲۶

شیطان دھوکہ دے کر منافق بنا دیتا ہے

بے شک جو لوگ پھر گئے اپنی پیٹھوں پر	إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ
اس کے بعد کہ جو واضح ہو چکی ہے اُن کے لیے ہدایت	مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ ۗ
شیطان نے فریب دیا ہے انہیں	الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۗ ط
اور امیدیں دلائی ہیں انہیں۔	وَأَمَلَىٰ لَهُمْ ۗ ۝۲۵
اس لیے کہ انہوں نے کہا ایسے لوگوں کے لیے جنہوں نے ناپسند کیا وہ جو نازل کیا ہے اللہ نے	ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ
ہم اطاعت کریں گے تمہاری بعض معاملات میں	سَطِيْعِكُمْ فِيْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ ج
اور اللہ جانتا ہے اُن کے چھپانے کو۔	وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَسْرَارَهُمْ ۗ ۝۲۶

یہ آیات آگاہ کر رہی ہیں کہ منافقین خلوص دل سے مسلمان ہوئے تھے، البتہ جب اُن کے سامنے دین کی سر بلندی کے لیے مال و جان کی قربانی پیش کرنے کا تقاضا آیا تو دنیا کی محبت غالب آگئی اور وہ پسپائی اختیار کر گئے۔ پھر شیطان نے انہیں پسپائی کے لیے جواز سکھا کر اور دین کے لیے قربانیاں پیش کیے بغیر بخشش کی امید دلا کر منافقت میں پکا کر دیا۔ اب اُن کی منافقت کی یہ انتہا ہے کہ وہ اسلام کے دشمنوں یہود سے ساز باز کرتے ہیں اور اُن سے کہتے ہیں کہ ہم بعض معاملات میں تمہاری بات مانیں گے۔ اسلام کے غلبے کی تحریک کے خلاف اُن کی سازشوں کا سبب یہ ہے کہ اس تحریک نے ان کی بزدلی اور دنیا کی محبت والی کمزوری کو ظاہر کر کے انہیں رسوا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی سازشوں سے خوب آگاہ ہے اور انہیں ان کے جرائم کی بھرپور سزا دے گا۔

## آیات ۲۷ تا ۲۸

## منافقین کی اذیت ناک موت

فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ	تو کیا حال ہو گا جب جان نکالیں گے اُن کی فرشتے
يَضْرِبُونَ وُجُوهُهُمْ وَآدْبَارَهُمْ ۝۴۰	وہ مارتے ہوں گے اُن کے چہروں اور اُن کی پیٹھوں پر۔
ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ اتَّبَعُوا مَا آسَخَطَ اللَّهُ	اس لیے کہ انہوں نے پیروی کی اُس چیز کی جس نے ناراض کر دیا اللہ کو
وَكَرَهُوا رِضْوَانَهُ	اور انہوں نے ناپسند کیا اُس کی رضا کو
فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝۴۱	تو اُس نے ضائع کر دیے اُن کے اعمال۔

موت کے فرشتے جب منافقین کی جانیں نکالتے ہیں تو اُن کے چہروں اور پیٹھوں پر زور دار ضربیں لگاتے ہیں۔ گویا موت کے وقت ہی سے اُن پر عذابِ قبر کی تمہید ظاہر ہو جاتی ہے۔ اُن بد بختوں نے وہ جرائم کیے جن سے اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوا، انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو پسند نہیں کیا لہذا اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی خلوص سے خالی نیکیوں اور عبادت کو قبول نہیں کیا اور اُنہیں اجر و ثواب سے محروم کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ کفر و اسلام کی جنگ میں جس شخص کی ہمدردیاں اسلام اور مسلمانوں کے بجائے کفر اور کفار کے ساتھ ہوں، اُس کا ایمان ہی معتبر نہیں۔ لہذا اُس کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں کیسے مقبول ہو سکتا ہے؟

## آیات ۲۹ تا ۳۱

## اللہ تعالیٰ آزمائش کے ذریعے منافقوں کو ظاہر کر دیتا ہے

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ	کیا یہ سمجھا ہے اُن لوگوں نے جن کے دلوں میں بیماری ہے
--	---

انُن لَّنْ يُخْرِجَ اللهُ اَصْغَانَهُمْ ۲۹	کہ کیا ہر گز ظاہر نہیں کرے گا اللہ اُن کے دلی کھوٹوں کو۔
وَلَوْ نَشَاءُ لَا رَيْبَ لَكُمْ	اور اگر ہم چاہیں تو اے نبی ﷺ! ضرور دکھادیں آپ ﷺ کو وہ لوگ
فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسَيِّئِهِمْ ۱	پھر یقیناً آپ ﷺ پہچان لیں گے انہیں اُن کے چہروں سے
وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ۱	اور آپ ﷺ ضرور پہچان لیں گے انہیں بات کرنے کے انداز سے
وَاللهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۲۰	اور اللہ جانتا ہے تمہارے اعمال۔
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ	اور ہم ضرور آزمائیں گے تمہیں
حَتَّى نَعْلَمَ الْمُجْهِدِينَ مِنْكُمْ	یہاں تک کہ ہم ظاہر کر دیں گے جہاد کرنے والوں کو تم میں سے
وَالصَّابِرِينَ ۱	اور صبر کرنے والوں کو
وَنَبْلُواْ اَخْبَارَكُمْ ۲۱	اور ہم جانچیں گے تمہارے حالات۔

منافقین سمجھتے تھے کہ وہ اپنی لچھے دار گفتگو سے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے رہیں گے اور اُن کے اندر کی بزدلی اور مال و جان سے محبت ظاہر نہ ہوگی۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کھرے اور کھوٹے کو ظاہر کر کے رہے گا۔ اللہ تعالیٰ یہ بھی کر سکتا تھا کہ اُن کا نفاق اُن کے چہروں سے ظاہر کر دیتا۔ ہاں اُن کی گفتگو کا انداز اس بات کا عکاس ہے کہ وہ صرف باتوں سے وفاداری ظاہر کرتے ہیں اور مال و جان کی قربانی دینے سے گریز کرتے ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ انہیں بار بار آزمائے گا۔ دین کی سربلندی کے لیے مسلسل مال و جان لگانے کے تقاضے آئیں گے اور ان مواقع پر اُن کا فرار، اُن کی منافقت ظاہر کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں منافقت سے پاک فرمائے اور اپنے مال و جان سے دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے۔ آمین!

## آیات ۳۲ تا ۳۴ گستاخانِ رسول کی نیکیاں برباد کر دی جائیں گی

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
اور روکا اللہ کی راہ سے	وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
اور مخالفت کی رسول ﷺ کی	وَشَاقُّوا الرَّسُولَ
اس کے بعد کہ جو واضح ہو چکی ہے اُن کے لیے ہدایت	مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ
وہ ہرگز نقصان نہیں کریں گے اللہ کا	لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا
اور عنقریب وہ ضائع کر دے گا اُن کے اعمال۔	وَسَيَحْبُطُ أَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾
اے لوگو جو ایمان لائے ہو!	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اطاعت کرو اللہ کی	أَطِيعُوا اللَّهَ
اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی	وَاطِيعُوا الرَّسُولَ
اور برباد نہ کرو اپنے اعمال۔	وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾
بے شک جن لوگوں نے کفر کیا	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
اور روکا اللہ کی راہ سے	وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
پھر مر گئے اس حال میں کہ وہ کافر تھے	ثُمَّ مَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ

فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۝۳۷

تو ہر گز معاف نہیں کرے گا اللہ انہیں۔

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ:

1. جو لوگ اللہ کے رسول ﷺ کی دعوت کو جھٹلاتے ہیں، دوسروں کو بھی یہ دعوت قبول کرنے سے روکتے ہیں اور آپ ﷺ سے دشمنی کرتے ہیں، ان کے بظاہر نیک اعمال ضائع کر دیے جائیں گے۔
2. مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں، اس اطاعت سے جان بوجھ کر گریز بھی عملی اعتبار سے کفر ہے اور اس کی سزا بھی یہی ہے کہ تمام نیکیاں برباد کر دی جائیں۔
3. جو لوگ اللہ کے رسول ﷺ کی دعوت کو جھٹلاتے رہے، دوسروں کو بھی حق کی دعوت قبول کرنے سے روکتے رہے اور توبہ کیے بغیر مر گئے تو ایسے لوگوں کی ہر گز بخشش نہیں ہوگی۔

### آیت ۳۵

ہمت نہ ہارو، ڈٹ جاؤ

پس نہ کمزور بنو اور نہ بلاؤ صلح کی طرف	فَلَا تَهِنُوا وَتَدْعُوا إِلَى السَّلَامِ ۝۳۵
اور تم ہی غالب رہو گے	وَ أَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ ۝۳۵
اور اللہ تمہارے ساتھ ہے	وَاللَّهُ مَعَكُمْ
اور وہ ہر گز کمی نہ کرے گا تم سے تمہارے اعمال میں۔	وَ كَنْ يَّتْرِكُمْ أَعْمَالَكُمْ ۝۳۵

اس آیت میں اہل ایمان کے لیے بشارت اور ہمت افزائی کا مضمون ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو خوشخبری دے رہا ہے کہ وہ ان کے ساتھ ہے اور عنقریب انہیں غلبہ عطا فرمائے گا۔ انہیں نہ دشمن سے مرعوب ہو کر ہمت ہارنی چاہیے اور نہ ہی کسی مفاہمت اور صلح کی کوشش کرنی چاہیے۔ حق اور باطل کے درمیان صلح اور مفاہمت ہو ہی نہیں سکتی۔

باطل دوئی پسند ہے، حق لا شریک ہے

شرکت میانہ حق و باطل نہ کر قبول

(البتہ جب تک باطل کو مٹانے کے لیے درکار قوت دستیاب نہ ہو تو وقتی طور پر مجبوراً صلح کی جاسکتی ہے جیسے صلح حدیبیہ جس کا ذکر اگلی سورہ مبارکہ میں آرہا ہے)۔

### آیات ۳۶ تا ۳۷

دنیا کی زندگی ایک کھیل ہے یہاں جی نہ لگاؤ

بے شک دنیا کی زندگی تو کھیل اور تماشایہی ہے	إِنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُوَ <sup>ط</sup>
اور اگر تم ایمان لاؤ اور بچو اللہ کی نافرمانی سے	وَأِنْ تُوْمِنُوا وَتَتَّقُوا
وہ عطا کرے گا تمہیں تمہارے اجر	يُؤْتِكُمْ أَجْرَكُمْ
اور نہیں طلب کرے گا تم سے تمہارا سارا مال۔	وَلَا يَسْئَلُكُمْ أَمْوَالَكُمْ <sup>٣٦</sup>
اگر وہ طلب کرے تم سے سارا مال	إِنْ يَسْئَلْكُمْ <sup>٣٧</sup>
پھر اصرار کرے تم سے	فِي حُفِّكُمْ
تم بخل کرو گے	تَبْخَلُوا
اور وہ ظاہر کر دے گا تمہارے (دلوں کے) کھوٹ۔	وَيُخْرِجُ أَضْغَانَكُمْ <sup>٣٨</sup>

دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشہ ہے، یہاں کی کامیابی بھی عارضی ہے اور ناکامی بھی وقتی، اصل زندگی آخرت کی ہے۔ لہذا اس دنیا میں آخرت کی تیاری کے لیے ہر ممکن قربانی دینا ہی عقلمندی اور دور اندیشی ہے۔ جو لوگ ایسا کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں بھرپور بدلہ عطا فرمائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اسی نے ہمیں مال دیا ہے لیکن وہ ہم سے ہمارے سارے مال کی قربانی کا

تقاضا نہیں کر رہا۔ اگر وہ ایسا کرتا تو ہماری مال کے حوالے سے کمزوری اور حرص ظاہر ہو جاتی اور ہم رسوا ہو جاتے۔ وہ تو تقاضا کر رہا ہے کہ ہم ممکن حد تک اپنا مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کر کے اسے اپنے ہی لیے آخرت کا توشہ بنا لیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

### آیت ۳۸

دین کے لیے قربانی دو، ورنہ یہ اعزاز کسی اور قوم کو دے دیا جائے گا

سنو! تم وہ لوگ ہو جو بلائے جاتے ہو تاکہ خرچ کرو اللہ کی راہ میں	هَٰأَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ
تو تم میں سے کچھ وہ ہیں جو بخل کرتے ہیں	فَمِنْكُمْ مَّنْ يَبْخُلُ ۚ
اور جو کوئی بخل کرتا ہے تو بے شک وہ بخل کرتا ہے اپنے ہی نقصان کے لیے	وَمَنْ يَبْخُلْ فَإِنَّمَا يَبْخُلُ عَنِ نَفْسِهِ ۗ
اور اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو	وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَ أَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ ۚ
اور اگر تم رخ پھیرو گے	وَإِنْ تَوَلَّوْا
وہ بدل کر لے آئے گا کوئی اور قوم تمہارے سوا	يَسْتَبْدِلُ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۗ
پھر وہ نہیں ہوں گے تمہاری طرح۔	ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ۚ ﴿۳۸﴾

اس آیت میں ہمارے لیے ہلا دینے والا مضمون ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں دعوت دے رہا ہے کہ ہم اُس کے دین کی سر بلندی کے لیے مال و جان کے ساتھ بھرپور جدوجہد کریں، البتہ اُس کا دین ہماری قربانیوں کا محتاج نہیں بلکہ ہم اُس کے در کے فقیر ہیں۔ اگر ہم نے بخل اور بزدلی کا مظاہرہ کیا تو وہ اپنے دین کی خدمت کے اعزاز سے ہمیں محروم کر دے گا اور یہ سعادت کسی ایسی قوم کو دے

گا جو ہماری طرح دنیا دار نہیں ہوگی۔ مسلمانوں کی تاریخ میں اس کی مثال موجود ہے۔ جب عرب دین اسلام کی خدمت کو پس پشت ڈال کر عیش و عشرت میں کھو گئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں تاتاریوں کے ہاتھوں زوال اور تباہی سے دوچار کیا۔ پھر اُس نے تاتاریوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی اور ان کے ایک قبیلے ترکانِ عثمانی سے خلافت کے نظام کو قائم کرادیا۔

ہے عیاں یورشِ تاتار کے افسانے سے

پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

---



---



---



---



---

## سورة الفتح

فتح مبین یعنی صلح حدیبیہ کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں صلح حدیبیہ کو فتح مبین قرار دیا گیا اور اس کا پس منظر، تفصیل اور فوائد و نتائج بیان کیے گئے۔

## ☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۷ صلح حدیبیہ کی برکات
- آیات ۸ تا ۱۰ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی عظمت
- آیات ۱۱ تا ۱۷ منافقین کی مذمت
- آیات ۱۸ تا ۲۹ مومنوں کی تحسین

## آیات ۱ تا ۳

صلح حدیبیہ کھلی فتح ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۱	اے نبی ﷺ! بے شک ہم نے فتح دی آپ ﷺ کو کھلی فتح۔
لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ	تاکہ بخش دے آپ ﷺ کے لیے اللہ جو پہلے ہوئی کوئی
وَمَا تَاَخَّرَ	اور جو بعد میں ہو
وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ	اور وہ پوری کرے اپنی نعمت آپ ﷺ پر
وَيَهْدِيكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ۲	اور چلائے رکھے آپ ﷺ کو سیدھی راہ پر۔

وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَظِيمًا ①

اور مدد فرمائے آپ ﷺ کی اللہ زبردست مدد۔

سن ۶ھ میں مسلمان عمرے کے ارادے سے مکہ کی طرف گئے تھے۔ مشرکین نے انہیں عمرہ نہیں کرنے دیا، البتہ ایک صلح کی پیشکش کی۔ صلح کی شرائط یک طرفہ اور مسلمانوں کے خلاف تھیں۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے اس صلح پر آمادگی ظاہر فرمادی، مسلمان اس صلح پر رنجیدہ تھے، وہ شکستہ دلی کے ساتھ واپس لوٹ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کے ذریعے بشارت دی کہ یہ صلح مسلمانوں کے لیے کھلی فتح ہے۔ باوجود اس کے کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھی اس صلح کے لیے تیار نہ تھے اور مشرکین بھی ہٹ دھرمی پر اترے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرتے ہوئے یہ صلح کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی فرمانبرداری کا یہ عمل قبول فرمایا اور ان کی اگلی پچھلی لغزشوں سے درگزر کر دیا۔ اب ان کی جدوجہد سیدھی آخری فتح کی طرف جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی مدد ہر اعتبار سے ان کے ساتھ ہوگی۔ صلح حدیبیہ کو فتح مبین یعنی کھلی فتح اس لیے کہا گیا کہ اس صلح سے مسلمانوں کو جو فوائد حاصل ہوئے وہ حسب ذیل ہیں:

1. قریش کا صلح کرنا دراصل مسلمانوں کی قوت کا اعتراف اور اس حقیقت کو تسلیم کرنا تھا کہ اب قریش اس قوت کو کچلنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ انھوں نے عرب میں اسلامی ریاست کا وجود باقاعدہ تسلیم کر لیا اور تمام عرب قبائل کے لیے یہ دروازہ بھی کھول دیا کہ ان دونوں سیاسی طاقتوں میں سے جس کے ساتھ چاہیں حلیفانہ معاہدے کر لیں۔
2. مسلمانوں کے لیے آئندہ سال بیت اللہ کی زیارت کا حق تسلیم کر کے قریش نے یہ بھی مان لیا کہ اسلام عرب کے مسلمہ ادیان میں سے ایک ہے اور دوسرے عربوں کی طرح اس کے پیروکار بھی حج و عمرہ کے مناسک ادا کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

3. اس صلح کی وجہ سے مسلمانوں اور مشرکین مکہ کے درمیان ہر طرح کے میل جول کے راستے کھل گئے۔ مسلمانوں نے قریش کو اسلام کے روحانی، ذہنی، علمی، اخلاقی اور مادی فیوض کا حال بتایا۔ اس کے نتیجے میں مکہ کے اہم لوگ اسلام کی

طرف مائل ہونے لگے۔ انہی لوگوں میں سے جب سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مکہ نے اپنے جگر گوشوں کو ہمارے حوالے کر دیا ہے۔“

4. مسلمانوں کو دعوت و تبلیغ کے لیے وسیع مواقع میسر آگئے۔ جزیرہ نمائے عرب کے طول و عرض میں تبلیغی سرگرمیاں اپنے پورے نقطہ عروج کو پہنچ گئیں۔ یہی وجہ ہے کہ دو سال کے دوران مسلمانوں کی تعداد چودہ سو سے بڑھ کر دس ہزار ہو گئی۔

5. بڑے دشمن سے صلح کے بعد مسلمانوں نے چھوٹے دشمنوں پر بھرپور وار کیا۔ غطفان کی قوت کو منتشر کر دیا گیا اور سن ۷ ہجری میں یہودیوں کو شرمناک شکست دے کر خیبر کے علاقے کو فتح کر لیا گیا۔

6. صلح حدیبیہ کی یہ دفعہ مسلمانوں کے لیے بڑی تکلیف دہ تھی کہ اگر قریش کا کوئی آدمی بھاگ کر مدینہ آئے گا تو مسلمان اُسے واپس کر دیں گے لیکن جو شخص مدینہ سے بھاگ کر مکہ جائے گا، اُسے واپس نہیں کیا جائے گا۔ حالات کچھ ایسے ہوئے کہ قریش کو خود صلح کی اس دفعہ کو ختم کرنے کی درخواست کرنی پڑی۔ سیدنا ابو بصیر رضی اللہ عنہ نام کے ایک صحابی، جنہیں مکہ میں اذیتیں دی جا رہی تھیں، بھاگ کر مدینہ آگئے، قریش نے اُن کی واپسی کے لیے دو آدمی مدینہ بھیجے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر رضی اللہ عنہ کو اُن کے حوالے کر دیا۔ راستہ میں سیدنا ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کی تلوار قبضہ میں لے کر اُس کو مار دیا اور دوسرا بھاگ گیا۔ سیدنا ابو بصیر رضی اللہ عنہ مدینہ سے باہر ساحل سمندر پر آ کر رہنے لگے۔ کچھ روز بعد سیدنا ابو جندل رضی اللہ عنہ بن سہیل بھی بھاگ کر سیدنا ابو بصیر رضی اللہ عنہ سے آئے۔ اب قریش کا جو آدمی بھی اسلام لا کر بھاگتا وہ سیدنا ابو بصیر رضی اللہ عنہ سے آتا، یہاں تک کہ ان کی ایک جماعت تیار ہو گئی۔ اس کے بعد ان لوگوں کو ملک شام آنے جانے والے قریش کے کسی بھی تجارتی قافلے کا پتا چلتا تو وہ قافلے والوں کا مال لوٹ لیتے۔ قریش نے تنگ آ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ اور قرابت کا واسطہ دیتے ہوئے یہ پیغام دیا کہ آپ ان لوگوں کو اپنے پاس بلا لیں اور صلح کی مذکورہ بالا دفعہ کو کالعدم سمجھیں۔

## آیات ۴ تا ۵

## صحابہ کرام پر اللہ تعالیٰ کے انعامات

وہ اللہ ہی ہے جس نے نازل کی تسکین مومنوں کے دلوں میں	هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ
تاکہ وہ بڑھ جائیں ایمان میں اپنے ایمان کے ساتھ	لِيَزِدَّهُمْ إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ ۝
اور اللہ ہی کے ہیں آسمانوں اور زمین کے لشکر	وَاللَّهُ جُنُودُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝
اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمالِ حکمت والا ہے۔	وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝
تاکہ وہ داخل کرے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ان باغات میں	لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ
بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں	تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
وہ ہمیشہ رہنے والے ہیں ان میں	خَالِدِينَ فِيهَا
اور اللہ دور کر دے ان سے ان کی برائیاں	وَيُكَفِّرُ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ ۝
اور ہے یہ اللہ کے نزدیک شاندار کامیابی	وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا ۝

صلح حدیبیہ کے موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جس نظم و ضبط اور تحمل کا مظاہرہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں انتہائی لائق تحسین تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو تحمل و برداشت کی یہ سعادت اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ملی۔ اب جب وہ اس صلح کے ثمرات دیکھیں گے تو ان کے ایمان میں مزید اضافہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے ایسے لشکر ہیں جو آئندہ معرکوں میں ان کی مدد کریں گے اور انہیں دنیا میں عظیم الشان فتوحات نصیب ہوں گی۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ ان کی تمام خطاؤں کو معاف فرمادے گا اور انہیں جنت

کی لازوال زندگی میں بے مثال نعمتوں سے نوازے گا۔ بلاشبہ جنت کا حصول ہی اصل اور شاندار کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین!

### آیات ۶ تا ۷

### منافقین اور مشرکین پر اللہ تعالیٰ کی لعنت

اور تاکہ اللہ عذاب دے منافق مردوں اور منافق عورتوں کو	وَيُعَذِّبُ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ
اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو	وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ
جو گمان کرنے والے ہیں اللہ کے بارے میں برا گمان	الظَّالِمِينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۗ
اُن پر ہے بری گردش	عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ ۗ
اور غضبناک ہو اللہ اُن پر	وَعَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ
اور اُس نے لعنت کی اُن پر	وَلَعَنَهُمُ
اور اُس نے تیار کی اُن کے لیے جہنم	وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۗ
اور وہ بری ہے لوٹنے کی جگہ۔	وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝۱
اور اللہ ہی کے ہیں آسمانوں اور زمین کے لشکر	وَاللَّهُ جُنُودُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ
اور اللہ زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔	وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝۲

منافقین نے عمرے کے سفر میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ مسلمان نہتے مکہ کی طرف جا رہے ہیں اور اب ضرور مشرکین ان کا خاتمہ کر دیں گے۔ مشرکین مکہ نے مسلمانوں کو عمرہ کرنے سے روک دیا اور

بار بار مشتعل کرنے کی کوشش کی تاکہ مسلمان ردِ عمل میں اقدام کریں اور پھر مشرکین کو مسلمانوں کے خلاف کاروائی کا جواز مل جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں بد بخت گروہوں کی امیدوں کو خاک میں ملادیا، مسلمانوں کو صبر و تحمل اور نظم و ضبط کے بے مثال مظاہرے کی توفیق دی۔ البتہ منافقین اور مشرکین پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں بھی لعنت اور پھٹکار برے گی اور آخرت میں وہ جہنم کے شدید عذاب سے دوچار ہوں گے۔ مسلمانوں کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے ایسے لشکر ہیں جو دنیا میں اور آخرت میں منافقین اور مشرکین پر عذاب کے کوڑے برسائیں گے۔

### آیات ۸ تا ۹

## اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی عظمت

اے نبی ﷺ! بے شک ہم نے بھیجا ہے آپ ﷺ کو گواہی دینے والا اور بشارت دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر۔	إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٨﴾
تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر	لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
اور مدد کرو رسول ﷺ کی	وَتُعْزَّرُوهُ
اور تعظیم کرو اُن کی	وَتُوقِّرُوهُ
اور تسبیح کرو اللہ کی صبح اور شام۔	وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٩﴾

اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر بہت بڑا احسان فرمایا کہ اُن کے لیے حضرت محمد ﷺ جیسی بے مثال ہستی کو رسول بنا کر بھیجا۔ انھوں نے اپنے قول و فعل سے لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا دین پہنچانے کا حق ادا کر دیا۔ بھرپور انداز سے نیک کاموں کی ترغیب اور اُن پر اعلیٰ اجر کی بشارت دی۔ برے کاموں سے روکا اور اُن پر شدید عذاب کے خطرے سے خبردار کیا۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے احسانات کا اعتراف کرتے ہوئے اُن پر ایمان لائیں، نبی اکرم ﷺ کا ادب و احترام

کرتے ہوئے خدمتِ دین کے مشن میں اُن کا ساتھ دیں اور صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور حمد کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیت ۱۰ بیعتِ رضوان کی تحسین

اے نبی ﷺ! بے شک جو لوگ بیعت کر رہے ہیں آپ ﷺ سے	إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ
در حقیقت وہ اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں	إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ
اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھوں کے اوپر ہے	يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ
تو جس نے عہد توڑا تو بے شک وہ عہد توڑتا ہے اپنے ہی نقصان کے لیے	فَمَنْ تَكَلَّفَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ
اور جس نے پوری کی وہ بات، اُس نے عہد کیا تھا جس پر اللہ سے	وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ
تو جلد ہی وہ دے گا اُسے شاندار بدلہ۔	فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا

صلح حدیبیہ سے قبل نبی اکرم ﷺ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو سردارانِ قریش سے گفت و شنید کے لیے مکہ بھیجا تھا۔ اس دوران افواہ پھیل گئی کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کی اطلاع دی اور دعوت دی کہ وہ عہد کریں کہ خون سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لیں گے یا پھر اپنی جان قربان کر دیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیوانہ وار اس دعوت پر لبیک کہا اور نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ پر بیعت علی الموت کی، اس بیعت کو ”بیعت رضوان“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس جذبے کی تحسین کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بیعت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ

پر بھی کی گئی ہے۔ جو بھی بیعت میں کیے گئے عہد کو نبھائے گا یعنی حق کی خاطر جان قربان کرنے کے لیے میدان میں آئے گا، اُسے بھرپور اجر سے نوازا جائے گا۔ البتہ اگر کسی نے بیعت کے مطابق عہد کی پاسداری نہ کی تو وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔

### آیات ۱۱ تا ۱۲

اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے سے گریز کا کوئی جواز نہیں

اے نبی ﷺ! عنقریب کہیں گے پیچھے چھوڑ دیے جانے والے دیہاتیوں میں سے	سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ
مشغول کر رکھا تھا ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے	شَغَلْتَنَا أَمْوَالَنَا وَأَهْلُونَا
سو بخشش مانگیے ہمارے لیے	فَاسْتَغْفِرْ لَنَا
کہتے ہیں اپنی زبانوں سے جو نہیں ہے اُن کے دلوں میں	يَقُولُونَ بِالسِّنْتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ط
فرمائیے کون اختیار رکھتا ہے تمہارے لیے اللہ کے سامنے کچھ بھی	قُلْ فَمَنْ يَبْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا
اگر وہ چاہے تمہارے بارے میں نقصان	إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا
یا چاہے تمہارے بارے میں فائدہ	أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ط
بلکہ اللہ اُس سے جو تم کر رہے ہو خوب باخبر ہے۔	بَلْ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝۱۱
بلکہ تم نے گمان کیا	بَلْ ظَنَنْتُمْ
کہ ہر گز واپس نہیں آئیں گے رسول ﷺ اور مومنین	أَنْ لَّنْ يَنْقَلِبَ الرَّسُولُ وَالْمُؤْمِنُونَ

اپنے گھر والوں کی طرف کبھی بھی	إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ أَبَدًا
اور خوشنما بنا دیا گیا تھا یہ گمان تمہارے دلوں میں	وَزُيِّنَ ذَٰلِكَ فِي قُلُوبِكُمْ
اور تم نے گمان کیا برا گمان	وَوَظَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۗ
اور تم تباہ ہونے والے لوگ تھے۔	وَ كُنْتُمْ قَوْمًا بُورًا ﴿۱۱﴾

اللہ کے رسول ﷺ نے جب عمرے کے لیے روانہ ہونے کا فیصلہ کیا تو تمام مسلمانوں کو نکلنے کی ترغیب دی، منافقین کو اندیشہ تھا کہ اگر ہم بغیر ہتھیاروں کے مکہ کی طرف جائیں گے تو مشرکین ہمارا خاتمہ کر دیں گے، لہذا انھوں نے اپنی جان بچانے کے لیے آپ ﷺ کا ساتھ نہیں دیا اور گھر بیٹھے رہے۔ جب آپ ﷺ صلح حدیبیہ کے بعد واپس آئے تو آکر جھوٹے بہانے پیش کیے کہ ہمیں گھر کی بعض مصروفیات اور کاروبار کی چند مشکلات نے گھیر لیا اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ جانے سے قاصر رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے جھوٹ کا پردہ چاک کر دیا اور فرمایا کہ کیا ان کی گھر پر موجودگی ان کے کام بنا سکتی ہے یا انہیں کسی نقصان سے بچا سکتی ہے؟ نفع اور نقصان تو کل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان کا برا گمان تھا کہ اب رسول ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کبھی بھی واپس نہ آسکیں گے۔ قریش نہتے مسلمانوں کو ترنوالہ سمجھ کر بالکل ہی مٹا دیں گے۔ بلاشبہ ایسے برے گمان کرنے والے بد بخت ہیں اور وہی تباہی سے دوچار ہوں گے۔

### آیات ۱۳ تا ۱۴

رسول ﷺ کا ساتھ نہ دینے والا مومن نہیں ہے

اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر	وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنِ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
تو بے شک ہم نے تیار کر رکھی ہے کافروں کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ۔	فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا ﴿۱۱﴾

وَاللَّهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط	اور اللہ ہی کے لیے ہے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی
يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ط	وہ بخش دیتا ہے جسے چاہے اور عذاب دیتا ہے جسے چاہے
وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۱۳	اور اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

جن منافقین نے عمرے کے سفر میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت پر اُن کا ساتھ نہیں دیا انھوں نے ثابت کیا کہ وہ دل سے آپ ﷺ پر ایمان نہیں رکھتے۔ آپ ﷺ کے احکام کی خلاف ورزی کرنا اور آزمائش کا وقت آنے پر دین کی خاطر جان و مال اور اپنے مفاد کو خطرے میں ڈالنے سے جی چراجانا دراصل نفاق کی علامت ہے، ایسا کرنے والوں کے لیے دکھتی ہوئی آگ کا عذاب ہے۔ البتہ اصل اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے، وہ جسے چاہے گا معاف فرمادے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا۔ اگر منافقین اپنی سابقہ روش پر سچی توبہ کر لیں تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

### آیت ۱۵

## فتح خیبر کی بشارت اور منافقین کی محرومی

سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ	عنقریب کہیں گے پیچھے چھوڑ دیے جانے والے
إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَائِمٍ لِّتَأْخُذُوا هَا	جب تم چلو گے غنیمتوں کی طرف تاکہ حاصل کرو انہیں
ذُرُوزَنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ	اجازت دو ہمیں تاکہ ہم بھی پیچھے آئیں تمہارے
يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلِمَ اللَّهِ ط	وہ چاہتے ہیں کہ بدل دیں اللہ کا کلام
قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا	اے نبی ﷺ! بتا دیجیے تم ہر گز پیچھے نہیں آ سکتے ہمارے
كَذَلِكَ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ ۚ	اسی طرح سے فرمادیا ہے اللہ نے پہلے سے

پھر وہ کہیں گے بلکہ تم حسد کرتے ہو ہم سے	فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسَدُونََنَا
بلکہ وہ نہیں سمجھتے مگر بہت کم۔	بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ﴿۱۵﴾

اس آیت میں بشارت دی گئی کہ عنقریب مسلمان ایک ایسے معرکے کی طرف جائیں گے جس میں ان کی فتح یقینی ہے اور اس میں انہیں کثرت سے مال غنیمت حاصل ہوگا۔ یہ دراصل فتح خیبر کی طرف اشارہ ہے۔ اس موقع پر منافقین بھی ساتھ نکلنے کی اجازت چاہیں گے۔ انہیں بتا دیا جائے کہ جو لوگ عمرے کے سفر پر ساتھ نہیں گئے تھے وہ خیبر کے معرکے کے لیے بھی نہیں جاسکیں گے۔ منافقین اس پر ناراض ہوں گے اور کہیں گے یہ لوگ ہم سے حسد کرتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ ہم بھی غنیمت کا مال حاصل کریں۔ یہ ان کے دل کی جلن ہے جس کا وہ اظہار کریں گے انہیں بتا دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ حتمی ہے اور وہ فتح خیبر میں شرکت کے ثمرات سے محروم کر دیے گئے ہیں۔

### آیات ۱۶ تا ۱۷

منافقین کے لیے ایک اور آزمائش آنے والی ہے

اے نبی ﷺ! فرمائیے ان سے جو پیچھے چھوڑے جانے والے ہیں دیہاتوں میں سے	قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ
عنقریب تم بلائے جاؤ گے لیک سخت لڑنے والی قوم کی طرف	سَتُدْعُونَ إِلَى قَوْمٍ بَأْسٍ شَدِيدٍ
تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے	تُقَاتِلُوهُمْ أَوْ يُسَلِّمُونَ ؕ
پھر اگر تم اطاعت کرو گے تو دے گا تمہیں اللہ اچھا بدلہ	فَإِنْ تَطِيعُوا بُرْتَكُمْ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا
اور اگر تم رخ پھیرو گے جیسے تم نے رخ پھیرا تھا اس سے پہلے	وَإِنْ تَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّن قَبْلُ

تو وہ عذاب دے گا تمہیں دردناک عذاب۔	يُعَذِّبُكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ⑩
نہیں ہے اندھے پر کوئی حرج	لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَى حَرْجٌ
اور نہ ہی لنگڑے پر کوئی حرج	وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرْجٌ
اور نہ ہی بیمار پر کوئی حرج	وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرْجٌ ⑪
اور جس نے اطاعت کی اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی	وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
اللہ داخل کرے گا اُسے ایسے باغات میں بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں	يُدْخِلُهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ⑫
اور جس نے رخ پھیر لیا	وَمَنْ يَتَوَلَّ
وہ اُسے عذاب دے گا	يُعَذِّبُهُ
دردناک عذاب۔	عَذَابًا أَلِيمًا ⑬

ان آیات میں منافقین کو پیغام دیا گیا کہ عنقریب تمہارے لیے آزمائش کا ایک اور موقع آنے والا ہے۔ مشرکین مکہ صلح حدیبیہ کی خلاف ورزی کر کے اُسے توڑ دیں گے۔ پھر مسلمان اُن کی طرف پیش قدمی کریں گے۔ وہ شدید جنگجو لوگ ہیں، اُن سے جنگ ہوگی یا وہ اسلام قبول کر لیں گے۔ اگر تم نے اُس موقع پر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کا بھرپور ساتھ دیا تو تمہارے سابقہ جرائم معاف کر دیے جائیں گے اور تمہیں بہت عمدہ اجر سے نوازا جائے گا۔ اس کے برعکس اگر تم نے سابقہ روش کی طرح بزدلی دکھائی تو پھر تمہیں بدترین عذاب دیا جائے گا۔ البتہ جو لوگ معذور یا بیمار ہیں، اُن پر جنگ میں شرکت نہ کرنے کا کوئی گناہ نہیں، گناہ تو اُن پر ہے جو صحیح و سالم اور تندرست ہیں اور بغیر کسی عذر کے جنگ میں شرکت سے گریز کرتے ہیں۔

## آیات ۱۸ تا ۲۱

بیعتِ رضوان کرنے والوں کے لیے بشارتیں

یقیناً راضی ہو گیا اللہ مومنوں سے	لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ
جب وہ بیعت کر رہے تھے آپ ﷺ سے درخت کے نیچے	إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
تو اُس نے جان لیا جو اُن کے دلوں میں تھا	فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ
پھر اُس نے نازل فرمائی اپنی تسکین اُن پر	فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ
اور انہیں بدلے میں دی ایک قریبی فتح۔	وَأَنَابَهُمْ فَتَحَّا قَرِيبًا ۱۸
اور بہت سی غنیمتیں ہیں، وہ حاصل کریں گے جنہیں	وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا ۱
اور اللہ زبردست ہے، کمالِ حکمت والا۔	وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۱۹
وعدہ کیا تم سے اللہ نے بہت سی غنیمتوں کا، تم حاصل کرو گے جنہیں	وَعَدَكُمْ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا
پس اُس نے جلدی عطا کر دی تمہیں یہ	فَعَجَّلَ لَكُمْ هَذِهِ
اور اُس نے روک دیے لوگوں کے ہاتھ تم سے	وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۲
اور تاکہ یہ بنے نشانی مومنوں کے لیے	وَلِتَكُونَ آيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ
اور وہ چلائے رکھے تمہیں سیدھی راہ پر۔	وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۳
اور ایک دوسری فتح ہے، تم قدرت نہیں رکھتے جس پر	وَأُخْرَى لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا

قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا	یقیناً احاطہ کر لیا ہے اللہ نے اُس کا بھی
وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ﴿۲۱﴾	اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اُن سعادت مندوں کو اپنی رضا کی بشارت دی جنہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت علی الموت کی۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ اُس کی راہ میں جان دینے کا کیسا جذبہ اُن جواں مردوں کے دلوں میں موجزن تھا۔

جو حق کی خاطر جیتے ہیں، مرنے سے کہیں ڈرتے ہیں جگر

جب وقت شہادت آتا ہے، دل سینوں میں رقصاں ہوتے ہیں

باوجود اس کے کہ صلح حدیبیہ یک طرفہ تھی، اللہ تعالیٰ نے اِن بندوں پر ایسی تسکین نازل فرمائی کہ انہوں نے مثالی صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا۔ اب اللہ تعالیٰ انہیں انعام کے طور پر ایک قریبی فتح یعنی فتح خیبر دے گا، بڑی مقدار میں مالِ غنیمت سے وہ فیض یاب ہوں گے، اب اُن کی جدوجہد میں کامیابیاں ہی کامیابیاں ہیں۔ اہل ایمان کے لیے رہتی دنیا تک اُن کی جدوجہد ایک قابلِ تقلید نمونہ اور انہیں حاصل ہونے والی اللہ کی رضا و نصرت ایک نشانی بن جائے گی، اُن کی جدوجہد کا ایک بڑا ثمر فتح مکہ کی صورت میں ظاہر ہو گا جب اللہ تعالیٰ کا گھر بتوں کی گندگی سے پاک کر دیا جائے گا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اعلان فرمادیں گے کہ: جَاءَ الْحَقُّ وَذَهَبَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا. (بنی اسرائیل: ۸۱) ”آگیا حق اور مٹ گیا باطل، بے شک باطل ہے ہی مٹنے کے لیے۔“

آیات ۲۲ تا ۲۴

اگر مشرکین جنگ کرتے تو پیٹھ پھیر کر بھاگتے

وَلَوْ قَاتَلَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا	اور اگر تم سے جنگ کرتے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے
لَوَلَّوْا الْأَدْبَارَ	تو یقیناً پیٹھ پھیر جاتے
ثُمَّ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿۲۲﴾	پھر وہ نہ پاتے کوئی دوست اور نہ ہی کوئی مددگار۔

یہی اللہ کا دستور ہے جو جاری رہا اس سے پہلے	سُنَّةَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ
اور تم ہر گز نہیں پاؤ گے اللہ کے دستور کو بدلتا ہوا۔	وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝۳۳
اور وہی ہے جس نے روک دیے اُن کے ہاتھ تم سے	وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ
اور تمہارے ہاتھ اُن سے مکہ کی وادی میں	وَ أَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ
اس کے بعد کہ اُس نے غلبہ دے دیا تھا تمہیں اُن پر	مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۚ
اور اللہ اُسے جو تم کر رہے ہو خوب دیکھنے والا ہے۔	وَ كَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝۳۴

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ اگر مشرکین صلح کے بجائے جنگ کرتے تو زبردست شکست سے دوچار ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اہل ایمان کے ساتھ ہے اور جس کی مدد اللہ تعالیٰ کرے اُسے کون مغلوب کر سکتا ہے۔ ماضی میں بھی حق کے دشمن اسی طرح ذلیل اور رسوا ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک خاص حکمت کی وجہ سے جنگ کی صورت پیدا نہ ہونے دی ورنہ جنگ میں مسلمانوں کی فتح یقینی تھی۔ جنگ روکنے کی مصلحتیں اگلی آیت میں بیان کی جا رہی ہیں۔

### آیت ۲۵

### جنگ روکنے کی مصلحتیں

یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا	هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا
اور روکا تمہیں مسجد حرام سے	وَصَدُّكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
اور قربانی کے جانور روک دیے گئے کہ وہ پہنچیں اپنی قربان گاہ تک	وَالْهَدْيِ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحَلَّهُ ۚ

---



---



---



---



---

اور اگر نہ ہوتے وہ مومن مرد اور مومن عورتیں تم نہیں جانتے تھے جنہیں	وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمَّ تَعْلَمُوهُمُ
کہ تم روند ڈالتے انہیں	أَنْ تَطَّوَّهُمْ
پھر آپڑتی تم پر ان کی وجہ سے برائی علم نہ ہونے کی وجہ سے	فَتَصِيبُكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ
تاکہ داخل کرے اللہ اپنی رحمت میں جسے چاہے	لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ
اگر علیحدہ ہو جاتے یہ مومنین	كُوتَزَيَّلُوا
تو ہم ضرور عذاب دیتے ان کو جنہوں نے کفر کیا ہے ان میں سے دردناک عذاب۔	لَعَذَابُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۱۵﴾

مشرکین مکہ نے حق کا انکار کیا، اہل ایمان کو بیت اللہ کی زیارت اور عمرہ ادا کرنے سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو حدودِ حرم میں لے جا کر ذبح کرنے میں رکاوٹیں پیدا کیں، ان جرائم کی سزا تو یہ تھی کہ ان کے خلاف جنگ ہوتی اور انہیں ہلاک کر دیا جاتا۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے دو مصلحتوں کی وجہ سے جنگ کی صورت پیدا نہیں ہونے دی:

1. مکہ معظمہ میں بہت سے مومن مرد اور عورتیں موجود تھے جنہوں نے سردارانِ قریش کے خوف سے اپنا ایمان چھپا رکھا تھا، یا جن کا ایمان معلوم تھا مگر وہ اپنی بے بسی کی وجہ سے ہجرت نہ کر سکتے تھے اور ظلم و ستم کے شکار ہو رہے تھے۔ اگر جنگ ہوتی تو مسلمانوں کے ہاتھوں کفار کے ساتھ ساتھ نادانستگی میں یہ مومنین بھی مارے جاتے، اس سے مسلمانوں کو رنج و افسوس ہوتا اور مشرکین عرب کو بھی یہ کہنے کا موقع مل جاتا کہ یہ لوگ تو لڑائی میں خود اپنے دینی بھائیوں کو بھی مار دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر رحم کیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رنج اور الزام سے بچایا اور اس موقع پر جنگ کو ٹال

دیا۔ ہاں اگر کوئی صورت ہوتی کہ اہل مکہ میں موجود مومنین علیحدہ ہو جاتے تو پھر اللہ تعالیٰ مشرکین کو مسلمانوں کے ذریعے بدترین سزا دیتا۔

1. اللہ تعالیٰ قریش کو ایک خونریز جنگ میں شکست دلو کر مکہ فتح کروانا نہ چاہتا تھا بلکہ اُس کے پیش نظر یہ تھا کہ دو سال کے اندر اُن کو ہر طرف سے گھیر کر اس طرح بے بس کر دے کہ وہ کسی مزاحمت کے بغیر مغلوب ہو جائیں، اور پھر پورا قبیلہ اسلام قبول کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہو جائے، جیسا کہ فتح مکہ کے موقع پر ہوا۔

### آیت ۲۶

#### صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مدح و تحسین

جب رکھ لی اُن لوگوں نے جنھوں نے کفر کیا اپنے دلوں میں ضد	إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ
جو جاہلیت کی ضد تھی	حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ
تو نازل کی اللہ نے اپنی تسکین اپنے رسول اور مومنوں پر	فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ
اور قائم رکھا انہیں تقویٰ کی بات پر	وَأَلَزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ
اور وہ زیادہ حق دار تھے اس کے اور لائق تھے اس کے	وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا
اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔	وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ﴿۳۸﴾

صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار مکہ نے شدید ہٹ دھرمی اور جہالت کا مظاہرہ کیا، صلح کی ایک طرفہ شرائط پر زور دیا، مسلمانوں کو اُس وقت عمرہ کرنے سے روک دیا۔ سیدنا ابو جندل رضی اللہ عنہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے حدیبیہ آگئے تاکہ مسلمان انہیں قید سے رہائی دلائیں لیکن کفار اُن کو رہا کرنے پر تیار نہ ہوئے۔ صلح کے متن میں ”مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ لکھنے پر اعتراض کیا۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ

نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر وہ تسکین نازل کی کہ انھوں نے کمالِ صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا، اُن کا پورا طرزِ عمل تقویٰ کی بہترین مثال تھا، یہ طرزِ عمل انھیں اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ملا کیونکہ اُس نے انھیں اس کا اہل سمجھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیت ۲۷

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب سچ ثابت ہوگا

یقیناً سچی خبر دی اللہ نے اپنے رسول <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کو خواب میں حق کے ساتھ	لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّبِّيَا بِالْحَقِّ ۚ
آپ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> ضرور داخل ہوں گے مسجدِ حرام میں اگر چاہا اللہ نے امن کے ساتھ	لَتَدْخُلَنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَمِينٌ ۙ
منڈواتے ہوئے اپنے سر اور کترواتے ہوئے بال	مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ ۙ
ڈرتے نہیں ہوں گے (کسی سے)	لَا تَخَافُونَ ۙ
پھر وہ جانتا ہے جو تم نہیں جانتے	فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا
تو اُس نے طے کر دی ہے اس کے علاوہ ایک قریب فتح۔	فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا ۝

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن ۶ھ میں خواب دیکھا تھا کہ وہ عمرہ کر رہے ہیں۔ نبی کا خواب سچا ہوتا ہے، لہذا اسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمرے کے لیے روانہ ہوئے۔ جب عمرہ نہ ہو سکا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو منافقین کو اعتراض کا موقع مل گیا، انھوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب سچ ثابت نہیں ہوا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب ضرور سچ ثابت ہوگا۔ صلح حدیبیہ میں طے شدہ شرط کے مطابق اگلے سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمرے کی سعادت حاصل کریں گے۔ پھر اُس سے اگلے سال ایک عظیم کامیابی حاصل ہوگی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

بحیثیتِ فاتح مکہ میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ یہ دونوں خبریں سچ ثابت ہوئیں اور اعتراض کرنے والوں کو رسوا ہونا پڑا۔

## آیت ۲۸

نبی ﷺ کا مقصد صلح نہیں غلبہ دین ہے

وہی ہے اللہ جس نے بھیجا اپنے رسول ﷺ کو	هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ
کامل ہدایت کے ساتھ	بِالْهُدَى
اور برحق دین کے ساتھ	وَدِينِ الْحَقِّ
تاکہ وہ غالب کر دے اُسے تمام دینوں پر	لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ط
اور کافی ہے اللہ گواہ۔	وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝۲۸

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو قرآنِ حکیم جیسی کامل ہدایت اور اسلام جیسا برحق دین دے کر اس لیے بھیجا ہے کہ دنیا میں اس ہدایت کو جاری و ساری کریں اور دین کو غالب و نافذ کریں۔ آپ ﷺ صرف دین اسلام کی عادلانہ تعلیمات کی تبلیغ کے لیے نہیں بلکہ انہیں نافذ کرنے کے لیے بھیجے گئے ہیں۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری کا مقصد صلح یا جنگ نہیں بلکہ عادلانہ نظام کا قیام ہے۔ صلح تو مصلحت کے تحت کی گئی ہے کیوں کہ ابھی باطل کو نیست و نابود کرنے کے لیے درکار قوت فراہم نہیں ہوئی۔ اگر قریش نے صلح توڑی اور اُس وقت مناسب قوت فراہم ہو گئی تو پھر باطل کے خلاف فیصلہ کن اقدام کر کے حق کو غالب کیا جائے گا۔ بلاشبہ دین حق کا غلبہ ہی دنیا میں ایک انسان کے لیے اعلیٰ ترین مقصد اور مشن ہو سکتا ہے۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی

میں اسی لیے مسلمانوں میں اسی لیے نمازی

اللہ تعالیٰ ہمیں نبی اکرم ﷺ کا اتباع کرتے ہوئے اپنے دین کی سر بلندی و سرفرازی کے لیے تن من دھن لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

## آیت ۲۹

## اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کے اوصاف

مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ ط	محمد اللہ کے رسول ﷺ ہیں
وَالَّذِينَ مَعَهُ	اور وہ جو آپ ﷺ کے ساتھ ہیں
أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ	بہت سخت ہیں کافروں پر
رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ	بہت رحم دل ہیں آپس میں
تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا	تم دیکھو گے انھیں رکوع کرنے والے ہیں سجدے کرنے والے ہیں
يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا	طلب کرتے ہیں فضل اللہ کا اور (اُس کی) رضا
سِيَّاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ط	اُن کی نشانی اُن کے چہروں پر (نور یعنی) سجدوں کا اثر ہے
ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ ۗ	یہ اُن کی مثال تورات میں ہے
وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيلِ ۗ	اور اُن کی مثال انجیل میں
كَزَّرَجٍ اَخْرَجَ شَطْعَهُ	اُس کھیتی کی طرح ہے جس نے نکالی اپنی کونپل
فَاَذْرَهُ	پھر اللہ نے مضبوط کیا اسے

فَاَسْتَعْلَظْ	پھر وہ موٹی ہوئی
فَاَسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوْقِهِ	پھر سیدھی کھڑی ہو گئی اپنے تنے پر
يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ	بھلی لگتی ہے کسانوں کو
لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط	تاکہ غصہ دلائے کافروں کو
وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا	وعدہ کیا اللہ نے اُن سے جو ایمان لائے
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ	اور جنہوں نے عمل کیا اچھا اُن میں سے
مَغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝۳۸	بخشش اور شاندار بدلے کا۔

ع  
۱۲

اس آیت میں نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت و تحسین کرتے ہوئے اُن کے حسب ذیل اوصاف بیان کیے گئے ہیں:

1. وہ دین کے دشمنوں کے معاملے میں انتہائی سخت ہیں خواہ وہ اُن کے قریبی رشتے دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ مخالفین کے پاس ایسی طاقت یا تدبیر نہیں تھی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اُس مقصدِ عظیم سے ہٹادیں جس کے لیے وہ سر دھڑکی بازی لگا کر حضرت محمد ﷺ کا ساتھ دینے کے لیے اُٹھے تھے۔
2. وہ دین کی خدمت کرنے والوں سے شدید محبت کرنے والے اور اُن کے لیے ہر طرح کا ایثار و قربانی پیش کرنے کے لیے بے چین ہوتے ہیں۔ مقصد کی ہم آہنگی نے اُن کے درمیان ایسی اخوت پیدا کر دی ہے کہ وہ حقیقی بھائی محسوس ہوتے ہیں۔
3. اللہ تعالیٰ سے اُن کے تعلق کا یہ عالم ہے کہ اُس کی رضا اور فضل کے ہر وقت طلب گار ہوتے ہیں، کثرتِ سجد سے روحانیت کا ایک نور اُن کے چہروں پر جگمگاتا رہتا ہے۔
4. اللہ تعالیٰ نے اُن کے اعلیٰ کردار کی مثالیں تورات اور انجیل میں پہلے ہی سے بیان کر دی ہیں۔

آیت کے آخر میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ان کے ترقی کرتے ہوئے اخلاق و اوصاف کو ایک ایسی کھیتی سے تشبیہ دی گئی جو زمین سے برآمد ہوئی، اللہ تعالیٰ نے رفتہ رفتہ اُسے تقویت دی اور وہ اپنے بل بوتے پر کھڑی ہو گئی، کھیتی لگانے والے کو اُس کا پھلنا پھولنا خوش کرتا ہے لیکن حسد کرنے والوں کی جلن اور بڑھتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ صالح جماعت اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محنت اور تربیت کا ثمر ہے۔

پھلا پھولا رہے یارب چمن میری اُمیدوں کا

جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹے میں نے پالے ہیں

اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی محنت کے ثمرات دیکھ کر خوش ہو رہے ہیں اور کافر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس سرسبز و شاداب گلستان کو دیکھ کر حسد کی آگ میں بری طرح سے جل رہے ہیں۔ وہ جلتے رہیں اللہ تعالیٰ تو اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ان مخلص ساتھیوں کو نوازتا رہے گا اور روزِ قیامت اپنی بخشش اور اجرِ عظیم کے انعامات سے سرفراز فرمائے گا۔

---



---



---



---



---

## سورة الحجرات

### اسلامی ریاست کے حوالے سے احکامات

اس سورہ مبارکہ میں اسلامی ریاست کے حوالے سے رہنما اصول اور اُس کے اندرونی استحکام کے لیے اہم ہدایات بیان کی گئی ہیں۔

### ☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۵ تا ۵
  - آیت ۶
  - آیات ۷ تا ۸
  - آیات ۹ تا ۱۲
  - آیت ۱۳
  - آیات ۱۴ تا ۱۸
- اسلامی ریاست کی دستوری بنیادیں  
 بغیر تحقیق فیصلہ نہ کرنے کی تاکید  
 اسلامی ریاست کی دستوری بنیادیں  
 ملت اسلامیہ کی شیرازہ بندی  
 عالمی اسلامی ریاست کے لیے وحدت کی بنیاد  
 اسلامی ریاست میں شہریت کی بنیاد

### آیت ۱

کوئی قانون سازی قرآن و سنت کے خلاف نہیں ہوگی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!	يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
آگے نہ بڑھو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے	لَا تَقْدِمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ
اور بچو اللہ کی (نافرمانی) سے	وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ط
بے شک اللہ سب کچھ سننے والا، سب کچھ جاننے والا ہے۔	اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ①

اس آیت میں ہدایت دی گئی کہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکام سے تجاوز نہ کرو۔ اس ہدایت کی روشنی میں اسلامی ریاست میں دستور کی پہلی اور اہم ترین بنیاد یہ ہے کہ حاکمیت اللہ تعالیٰ کی ہے اور اُس کی اطاعت ہر صورت میں لازم ہے۔ البتہ اُس کی اطاعت کا ذریعہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ذریعے ہمیں شریعت کے دو ماخذ، قرآن و سنت عطا ہوئے، ان حقائق کو ملحوظ رکھتے ہوئے دستور میں طے کیا جائے گا کہ ریاست میں کوئی قانون سازی قرآن و سنت کے خلاف نہ ہوگی۔ آیت میں مزید تاکید کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہی اطاعت کی روح ہے۔ تقویٰ نہ ہو تو انسان احکام شریعت کو حیلہ سازی کے ذریعے کھیل بنالیتا ہے۔

### آیات ۲ تا ۵

دستورِ اسلامی کی جذباتی و ثقافتی بنیاد... نبی اکرم ﷺ کا ادب و احترام

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ	نہ بلند کرو اپنی آوازیں نبی ﷺ کی آواز پر
وَلَا تَجْهَرُوْا لَهُ بِالْقَوْلِ	اور نہ اونچی کرو آواز اُن کے ساتھ بات کرنے میں
كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ	جیسا کہ اونچی کرنا ہوتا ہے آواز تم میں سے ایک کا دوسرے کے لیے
اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ	ایسا نہ ہو برباد ہو جائیں تمہارے اعمال
وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۲﴾	اور تم خبر تک نہ رکھتے ہو۔
اِنَّ الَّذِیْنَ یُعْضُوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	بے شک جو لوگ پست رکھتے ہیں اپنی آوازیں اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے

یہی لوگ ہیں کہ آزما لیے ہیں اللہ نے اُن کے دل تقویٰ کے لیے	أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ط
اُن کے لیے بخشش ہے اور شاندار بدلہ۔	لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَّ أَجْرٌ عَظِيمٌ ①
بے شک اے نبی ﷺ! جو لوگ پکارتے ہیں آپ ﷺ کو حجروں کے باہر سے	إِنَّ الَّذِينَ ينادُونَكَ مِنَ وَّرَاءِ الْحُجُرَاتِ
اُن کے اکثر نہیں سمجھتے۔	أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ②
اور اگر یہ کہ وہ صبر کرتے	وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا
یہاں تک کہ آپ ﷺ نکلتے اُن کی طرف	حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ
یقیناً بہتر ہوتا اُن کے لیے	لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ط
اور اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ⑤

ہر ریاست کو اپنی وحدت و شیرازہ بندی کے لیے ایک قومی رہنما (National hero) کی ضرورت ہوتی ہے، اُس کی محبت کو فروغ دیا جاتا ہے اور اُس کے فرامین کو سند سمجھا جاتا ہے۔ اسلامی ریاست میں اس مقصد کے لیے کسی مصنوعی رہنما کی ضرورت نہیں۔ ہمارے لیے قیامت تک اُسوہ اور لائق اتباع ذات جنابِ نبی کریم ﷺ کی ہے، اُن کے فرامین کی اطاعت اور اُن کی سنت کی پیروی عالمگیر سطح پر ایک وحدت کی بنیاد ہے۔ آپ ﷺ کا ادب و احترام دل میں اللہ کا تقویٰ ہونے کی علامت ہے کیونکہ آپ ﷺ کی تعظیم دراصل اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے جس نے آپ ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کے ادب و احترام کا تقاضا ہے کہ اپنی رائے کو آپ ﷺ کے ارشاد پر فوقیت نہ دی جائے، جب دلیل کے طور پر آپ ﷺ کا ارشاد پیش کیا جائے تو فوراً خاموشی اختیار کی جائے اور اپنی کسی برخلاف رائے کو ترک کر دیا جائے، اگر کسی نے ایسا نہ کیا تو اُس کی تمام نیکیاں ضائع کر دی جائیں گی۔ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ جو بد نصیب آپ ﷺ کی نافرمانی کرتے ہیں اُن کا کیا انجام ہو گا!

## آیت ۶

## بغیر تحقیق کے فیصلہ نہ کرو

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اگر لائے تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر	إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ
تو خوب تحقیق کر لیا کرو	فَتَبَيَّنُوا
ایسا نہ ہو تم جاڑو کسی قوم پر لاعلمی میں	أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ
پھر ہو جاؤ اُس پر جو تم نے کیا ہے نادم۔	فَتُصِيبُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ لُدْمِينَ ﴿٦﴾

اس آیت میں افواہ سازی کا سدباب کیا گیا ہے۔ اگر کوئی خبر کسی ایسے شخص کی طرف سے پہنچے جس کے کردار کی پاکیزگی واضح نہ ہو تو اُس خبر پر بغیر تحقیق کے کوئی گمان یا فیصلہ نہ کیا جائے۔ ممکن ہے وہ خبر غلط ہو اور ہمیں اپنے کیے پر ندامت و پشیمانی سے دوچار ہونا پڑے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: كَفَى بِالْبُرِّءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. (مسلم) ”کافی ہے ایک شخص کے جھوٹا ہونے کے لیے کہ وہ (بلا تحقیق) آگے بیان کر دے ہر وہ بات جو اُس نے سنی ہے۔“

اسلامی ریاست میں قانون سازی کا ایک اہم ماخذ حدیثِ نبوی ﷺ ہے، حدیث بھی ایک اہم خبر ہے جو محدثین تک پہنچی۔ اسی لیے محدثین نے اس کی صداقت معلوم کرنے کے لیے تحقیق کا حق ادا کیا۔ ہر اُس شخص کے بارے میں مکمل چھان بین کی جس کا نام کسی بھی حدیث کی سند میں راوی کے طور پر آیا۔ صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس سے مستثنیٰ رکھا کیوں کہ اُن کے عدول اور سچا ہونے پر پوری امت کا اجماع ہے۔

## آیات ۷ تا ۸

رسول اللہ ﷺ کی اطاعت نہ کی تو مشکل میں پڑ جاؤ گے

وَأَعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ط	جان لو! تمہارے درمیان اللہ کے رسول ﷺ ہیں
لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ	اگر وہ کہنا نہیں تمہارا بہت سے معاملات میں یقیناً تم مشکل میں پڑ جاؤ گے
وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَبٌ إِلَيْكُمْ الْإِيمَانَ وَزَيْنَةٌ فِي قُلُوبِكُمْ	اور لیکن اللہ نے محبوب کر دیا ہے تمہارے لیے ایمان کو اور خوشنما کر دیا ہے اُسے تمہارے دلوں میں
وَكَرَّهَ إِلَيْكُمْ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ط	اور ناپسندیدہ کر دیا ہے تمہارے لیے کفر اور گناہ اور نافرمانی کو
أُولَئِكَ هُمُ الرُّشِدُونَ ﴿٧﴾	یہی لوگ ہدایت والے ہیں۔
فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَنِعْمَةً ط	فضل ہے اللہ کی طرف سے اور نعمت
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٨﴾	اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمالِ حکمت والا ہے۔

ان آیات میں روئے سخن اُن صحابہ اور صحابیات رضی اللہ عنہم کی طرف ہے جن کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قرابت داری کا تعلق تھا۔ ان سے فرمایا گیا کہ اگرچہ نبی اکرم ﷺ تم میں سے کسی کے داماد، کسی کے بھتیجے، کسی کے خسر، کسی کے شوہر اور کسی کے والد بھی ہیں لیکن اُن سے تمہاری اصل نسبت رسول اور امتی کی ہے۔ اُن کی رہنمائی براہ راست اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ ہر معاملے میں پہلے اُن کی مرضی و منشا کو دیکھو اور پھر اگر وہ اجازت دیں تو اپنی رائے پیش کرو، کسی بھی صورت میں اپنی رائے کو اُن کی رائے پر فوقیت دے کر اپنی بات منوانے کی کوشش نہ کرو ورنہ تمہیں لازماً نقصان کا سامنا ہوگا۔ آیت ۷ کے

دوسرے حصے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صاحب ایمان، صاحب کردار اور صاحب ہدایت ہونے کی سند عطا کی گئی ہے۔ فرمایا گیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا باطن اس قدر پاکیزہ اور نورِ ایمان سے اس طرح جگمگا رہا ہے کہ انہیں کفر، نافرمانی اور گناہوں کے تصور سے بھی نفرت ہے۔ ایسے ہی مخلص ساتھیوں کی رفاقت اور جاں نثاری کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انقلابی جدوجہد کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ بلاشبہ ایمان کی محبت اور کفر و نافرمانی سے نفرت اللہ تعالیٰ کا وہ فضل ہے جو وہ اپنے علم و حکمت کی بنیاد پر جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ فضل ہمیں بھی عطا فرمائے:

اللَّهُمَّ حَبِّبِ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا وَكِّرْهُ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ۔ آمین !

### آیات ۹ تا ۱۰

دو مسلمان گروہ باہم لڑ پڑیں تو فوراً صلح کراؤ

اور اگر دو گروہ مومنوں میں سے آپس میں لڑ پڑیں	وَإِنْ طَافَيْتُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا
تو صلح کراؤ ان دونوں کے درمیان	فَاَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا
پھر اگر زیادتی کرے ان میں ایک گروہ دوسرے پر	فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى
تو لڑو اس سے جو زیادتی کرتا ہے	فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي
یہاں تک کہ وہ پلٹ آئے اللہ کے حکم کی طرف	حَتَّى تَفِئَءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ
پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان صلح کراؤ عدل کے ساتھ	فَإِنْ فَاءَتْ فَاَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
اور عدل کرو	وَاقْسِطُوا
بے شک اللہ پسند فرماتا ہے عدل کرنے والوں کو۔	إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ①

بے شک مومن تو بھائی ہی ہیں	إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ
پس صلح کرادیا کرو اپنے دو بھائیوں کے درمیان	فَاَصْلِحُوا بَيْنَ أَخْوَيْكُمْ
اور بچو اللہ کی نافرمانی سے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔	وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

الْحَجَرَاتِ

اگر اہل ایمان کے دو گروہ باہم لڑ پڑیں تو دیگر مسلمانوں کو چاہیے کہ:

1. اس صورت حال پر انتہائی دکھ اور کرب محسوس کریں اور اسے ملتِ اسلامیہ کے اتحاد میں ایک رخنہ تصور کریں، لہذا التعلق ہو کر بیٹھنے یا تماشائی بننے کے بجائے متخارب گروہوں میں صلح کروانے کی کوشش کریں۔
  2. اگر کوئی فریق صلح پر آمادہ نہ ہو یا صلح کے لیے ناجائز شرائط پیش کرے یا صلح کی خلاف ورزی کرے تو اسے سماجی دباؤ کے ذریعے عادلانہ صلح پر آمادہ کیا جائے۔ سماجی دباؤ میں اس کی ہٹ دھرمی کی علی الاعلان مذمت، اس کا بائیکاٹ اور انتہائی درجے میں اس کے خلاف جنگ کرنا بھی شامل ہے۔
  3. جب دونوں فریق صلح پر آمادہ ہو جائیں تو ان کے درمیان صلح کرادی جائے۔ صلح کے مبنی بر عدل ہونے کا خاص خیال رکھا جائے اور خاص طور پر اس فریق پر زیادتی نہ کی جائے جسے زبردستی صلح پر آمادہ کیا گیا ہے۔
- آیت ۱۰ ادنیٰ کے تمام مسلمانوں کی ایک عالمگیر برادری قائم کرتی ہے۔ اس آیت میں فرمایا گیا کہ تمام اہل ایمان بھائی بھائی ہیں۔ کوئی سلیم الفطرت آدمی پسند نہیں کرتا کہ دو بھائیوں کے درمیان اختلافات رہیں لہذا صلح کی بھرپور کوشش کی جائے۔ اگر ہم بھائیوں کے درمیان تنازعات ختم کروا کر ان پر مہربانی کریں گے تو اللہ تعالیٰ بھی ہمیں اپنے رحم و کرم سے نوازے گا۔

### آیات ۱۱ تا ۱۲

وہ مجلسی برائیاں جو دلوں کو پھاڑ دیتی ہیں

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
مذاق نہ اڑائیں مرد دوسرے مردوں کا	لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ

عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ	ممکن ہے وہ ہوں بہتر اُن سے
وَلَا نِسَاءَ مِّنْ نِّسَاءٍ	اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا
عَسَىٰ أَنْ يَكُونَ خَيْرًا مِنْهُنَّ ۚ	ممکن ہے وہ ہوں بہتر اُن سے
وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ	اور نہ طعنہ دو اپنے لوگوں کو
وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۗ	اور نہ پکارو ایک دوسرے کو بُرے القاب کے ساتھ
بِئْسَ الْأَسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ	بُرا ہے برا نام رکھنا ایمان کے بعد
وَمَنْ لَّمْ يَتُوبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿۱۱﴾	اور جس نے توبہ نہیں کی تو وہی ظالم ہیں۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا	اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو
اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ ۗ	بچو بہت زیادہ گمان کرنے سے
إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ	بے شک بعض گمان گناہ ہیں
وَلَا تَجَسَّسُوا	اور جاسوسی نہ کرو (کسی کی)
وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم بَعْضًا ۗ	اور نہ غیبت کرے تم میں سے کوئی دوسرے کی
أَيُّحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا	کیا پسند کرتا ہے تم میں سے کوئی کہ وہ کھائے گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہے
فَكَرِهْتُمُوهُ ۗ	تو تم نے ناپسند کیا اسے
وَاتَّقُوا اللَّهَ ۗ	اور بچو اللہ کی نافرمانی سے

بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۷﴾
---	--------------------------------------

ان آیات میں ان مجلسی برائیوں سے روکا گیا ہے جن کی وجہ سے دو افراد یا گروہوں میں محبت و الفت کمزور پڑ جاتی ہے، نفرت و عداوت کا آغاز ہوتا ہے اور بعض اوقات دشمنی ایسی شدت اختیار کرتی ہے کہ فتنہ و فساد کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ وہ مجلسی برائیاں یہ ہیں :

1. کسی کا مذاق اڑانا: مذاق اڑانے والا کسی کے ظاہر کو دیکھ کر ایسا کرتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ انسان کے باطن پر ہوتی ہے۔

ترمذی شریف میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ

”بے شک اللہ نہیں دیکھتا تمہاری صورتیں اور مال لیکن وہ دیکھتا ہے تمہارے دل اور اعمال“۔

ممکن ہے کہ جس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے وہ اپنی کسی نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کو مذاق اڑانے والے سے زیادہ محبوب ہو یا اگر آج برا ہے تو کل کوئی ایسا عمل کرے کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں افضل قرار پائے۔ عام طور پر قرآن حکیم میں مخاطب مرد ہوتے ہیں لیکن دیے جانے والے احکام کا اطلاق خواتین پر بھی ہوتا ہے۔ ان آیات میں خواتین کو علیحدہ سے مذاق اڑانے سے روکا گیا کیوں کہ یہ برائی خواتین میں کثرت سے پائی جاتی ہے۔ خواتین کا دائرہ کار گھر تک محدود ہوتا ہے اور اس چھوٹی دنیا میں سطحی باتوں پر توجہ زیادہ ہوتی ہے، لہذا ان باتوں پر تنقید کا معاملہ بھی بڑھ جاتا ہے۔

2. کسی کو طعنہ دے کر یا اس پر الزام لگا کر اسے شرمندہ کرنا: یہاں فرمایا گیا کہ اپنوں کو طعنہ نہ دو یعنی تمام مسلمان آپس میں بھائی اور ایک ملت واحدہ ہیں لہذا کسی مسلمان کو طعنہ دینا درحقیقت اپنی ہی ملت کو داغدار کرنا ہے۔

3. کسی شخص یا گروہ کا ایسا نام رکھنا جو اُسے ناگوار محسوس ہوتا ہو: یہ انتہائی بزدلانہ اور گھٹیا حرکت ہے اور ایمان کے دعوے دار انسان کو ہرگز زیب نہیں دیتی، ایمان تو وہ جذبہ محرکہ ہے جو انسان کی سوچ اور کردار کو اعلیٰ صفات کا حامل بننے کی طرف گامزن کرتا ہے۔

4. سوءِ ظن یعنی براگمان کرنا: انسان کی رائے محض گمان پر نہیں بلکہ ٹھوس حقائق کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ کسی شخص کے ساتھ معاملے کا آغاز حسن ظن سے کرنا چاہیے۔ سوءِ ظن بعض اوقات بہت سی غلط فہمیوں کا سبب بن جاتا ہے اور انسان سے افسوسناک اقدامات کروا دیتا ہے۔

5. تجسس کرنا یعنی کسی کی ٹوہ میں لگنا: عام طور پر کسی کے ساتھ حسد، بغض، دشمنی یا دنیوی معاملات میں مسابقت کی وجہ سے، اُس کے نجی و ذاتی معاملات کو جاننے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ اُسے بدنام کیا جائے یا نقصان پہنچایا جائے۔ اس برائی سے مسلمانوں کو روکا گیا کیونکہ یہ آپس میں شدید نفرتوں کا باعث بنتی ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

يَا مَعْشَرَ مَنْ آمَنَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَدْخُلِ الْإِيمَانُ قَلْبَهُ: لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَاتِهِمْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ فِي بَيْتِهِ. (مسند احمد)

”اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو زبان سے اور نہیں داخل ہوا ایمان جن کے دل میں! غیبت نہ کرو مسلمانوں کی اور نہ تلاش کرو اُن کے عیب، تو بے شک جو تلاش کرے گا اُن کے عیب تو پیچھے پڑ جائے گا اللہ اُس کے عیب کے اور جس کے عیب کے پیچھے پڑ جائے اللہ تو رسوا کر دے گا اُسے اُس کے گھر میں۔“

6. غیبت کرنا یعنی کسی کی غیر موجودگی میں اُس کی برائی کرنا: اگر یہ برائی فی الواقع اُس شخص میں موجود ہے تو اس کا بیان کرنا غیبت ہے ورنہ بہتان ہے۔ ایک چونکا دینے والی تمثیل کے ذریعے واضح کیا گیا کہ غیبت کا گناہ اتنا ہی برا ہے جیسے ایک مردہ بھائی کا گوشت نوچ نوچ کر کھانا جو اپنے دفاع پر قادر نہیں ہے۔

### آیت ۱۳

## عالمگیر مساواتِ انسانی کی بنیاد... وحدتِ خالق اور والدین

اے لوگو! بے شک ہم نے پیدا کیا ہے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے	يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى
اور ہم نے بنا دیا ہے تمہیں قومیں اور قبیلے	وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ

تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو	لِتَعَارَفُوا ط
بے شک تم میں زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے	إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ط
بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، خوب باخبر ہے۔	إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝۱۰

اس آیت میں فرمایا گیا کہ تمام انسان ایک خالق کی مخلوق اور ایک مرد اور عورت کی اولاد ہونے کے ناتے بالکل برابر ہیں، کوئی بھی انسان حقیر نہیں، وہ سب ایک عالمگیر برادری کا حصہ ہیں۔ گویا یہ آیت پوری نوع انسانی کے درمیان وحدت کی اساس فراہم کرتی ہے۔ انسان نے اجتماعیت کے میدان میں ارتقا کرتے کرتے قبائلی نظام، پھر شہری حکومت اور آخر کار ریاست کے تصور تک رسائی حاصل کر لی ہے۔ اب انسان شدت سے محسوس کر رہا ہے کہ اگر ایک عالمی ریاست قائم نہ ہوئی تو قوموں کے درمیان تصادم اور اس میں مہلک ہتھیاروں کے استعمال کی وجہ سے انسان ایک ہولناک تباہی سے دوچار ہو کر رہے گا۔ ذرائع ابلاغ کی ترقی نے آج پوری دنیا کو قریب کر کے فاصلوں کو بے معنی کر دیا ہے اور اس طرح ایک عالمی ریاست کے قیام کی راہ ہموار کر دی ہے۔ لیکن دلوں میں ایسے فاصلے ہیں جو اس سلسلے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ یہ فاصلے مختلف اقوام کے درمیان رنگ، نسل اور زبان کی بنیاد پر نفرتوں کی صورت میں ہیں، یہ نفرتیں ماضی میں ہولناک جنگوں اور بڑے پیمانے پر انسانی ہلاکتوں کا باعث بنی ہیں۔ یہ آیت ان نفرتوں کو دور کرنے کے لیے ٹھوس رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ آیت کے دوسرے حصے میں کہا گیا کہ انسانوں کی مختلف قوموں اور قبائل میں تقسیم محض تعارف یعنی ایک دوسرے کو پہچاننے کی سہولت کے لیے ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز وہ ہے جو متقی ہے۔ تقویٰ کا تعلق ظاہر سے نہیں بلکہ باطن سے ہے، لہذا اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس کے دل میں تقویٰ ہے اور کتنا ہے؟ اسی کے اعتبار سے آخرت میں انسان کا مرتبہ و مقام طے ہو گا۔ انسانوں میں ایک دوسرے پر برتری (The urge to dominate) کے حصول کا جذبہ فطری طور پر موجود ہے۔ اگر معاشرے میں برتری کی بنیاد نسب، دولت یا اقتدار نہ ہو بلکہ اخلاق و تقویٰ ہو تو انسانوں کے مابین مسابقت مثبت اور مفید (Productive) خطوط پر پروان چڑھتی ہے اور ایک صالح معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

## آیت ۱۴

## اسلام اور ایمان

کہا دیہاتوں نے ہم ایمان لے آئے	قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا <sup>ط</sup>
اے نبی ﷺ! فرمائیے تم ایمان نہیں لائے	قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا
اور لیکن کہو ہم اسلام لے آئے	وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا
اور ابھی تک نہیں داخل ہوا ایمان تمہارے دلوں میں	وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ <sup>ط</sup>
اور اگر تم اطاعت کرو گے اللہ اور اُس کے رسول کی	وَإِنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
اللہ کمی نہیں کرے گا تمہارے اعمال میں سے کچھ بھی	لَا يَلْتَكُم مِّنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا <sup>ط</sup>
بے شک اللہ بہت بخشنے والا ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔	إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿۱۴﴾

یہ قرآن حکیم کی واحد آیت ہے جہاں اسلام اور ایمان کی اصطلاحات مقابل کے طور پر لائی گئی ہیں۔ چند نو مسلموں کے بطورِ احسان ایمان کے دعوے کی نفی کی گئی لیکن اُن کے اسلام کا اثبات کیا گیا۔ یہاں زبانی اقرار کو اسلام اور قلبی یقین کو ایمان کہا گیا ہے۔ اسلام عام ہے اور ایمان خاص۔ جن لوگوں کو ایمان حقیقی کی نعمت حاصل ہے ان کی کیفیت اگلی آیت میں بیان کی گئی ہے۔ البتہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی شانِ غفاری ورحیمی کا اظہار ہے کہ اگر بغیر ایمانِ کامل کے بھی اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی سچے دل سے اطاعت کی جائے تو پورا پورا بدلہ ملے گا۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ استقامت کے ساتھ عمل کرنے سے دل میں ایمان بڑھتا ہے۔ سورت کے موضوع کے اعتبار سے اس آیت سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسلامی ریاست میں شہریت کی بنیاد اسلام پر ہے۔ ایمان حقیقی ایک باطنی حقیقت ہے جسے دنیا میں جانچا یا ناپا نہیں جاسکتا۔ لہذا اسلامی ریاست میں شہری حقوق زبانی اقرار یعنی اسلام کی بنیاد پر حاصل ہو سکیں گے۔ اسلامی معاشرہ ایک نظریاتی معاشرہ ہے جس کی بنیاد رنگ، نسل یا زبان پر نہیں بلکہ صرف اور صرف اسلام پر ہے۔

## آیت ۱۵

## حقیقت میں مومن کون ہیں؟

بے شک مومن تو وہی ہیں جو ایمان لائے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ پر	إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
پھر انھوں نے شک نہیں کیا	ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا
اور جہاد کیا اپنے مال اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں	وَجَهَادُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ط
یہی لوگ سچے ہیں۔	أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴿۱۵﴾

اس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ حقیقی مومن تو صرف وہ ہیں جو:

1. باطن میں ایسا یقین قلبی رکھتے ہیں کہ جس کی وجہ سے اُن کی سوچ شکوک و شبہات سے پاک ہے اور وہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے لیے یکسو ہو چکے ہیں۔
  2. ظاہر میں مال اور جان سے اللہ تعالیٰ کے دین کے غلبے کے لیے جہاد کر رہے ہیں۔
- اگر ہم اوپر بیان کردہ دونوں صفات رکھتے ہیں تو گویا ایمان حقیقی کی دولت رکھتے ہیں جس کی بنیاد پر آخرت میں کامیابی کا فیصلہ ہوگا، ورنہ ہم صرف قانونی مسلمان ہیں اور آخرت میں ہمیں ناکامی کے اندیشے سے ڈرنا چاہیے۔

## آیات ۱۶ تا ۱۸

اسلام قبول کرنا تمہارا کمال نہیں بلکہ تم پر اللہ کا احسان ہے

اے نبی ﷺ! فرمائیے کیا تم آگاہ کرتے ہو اللہ کو اپنے دین سے	قُلْ اتَّعَلَّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ ط
حالانکہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے	وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط

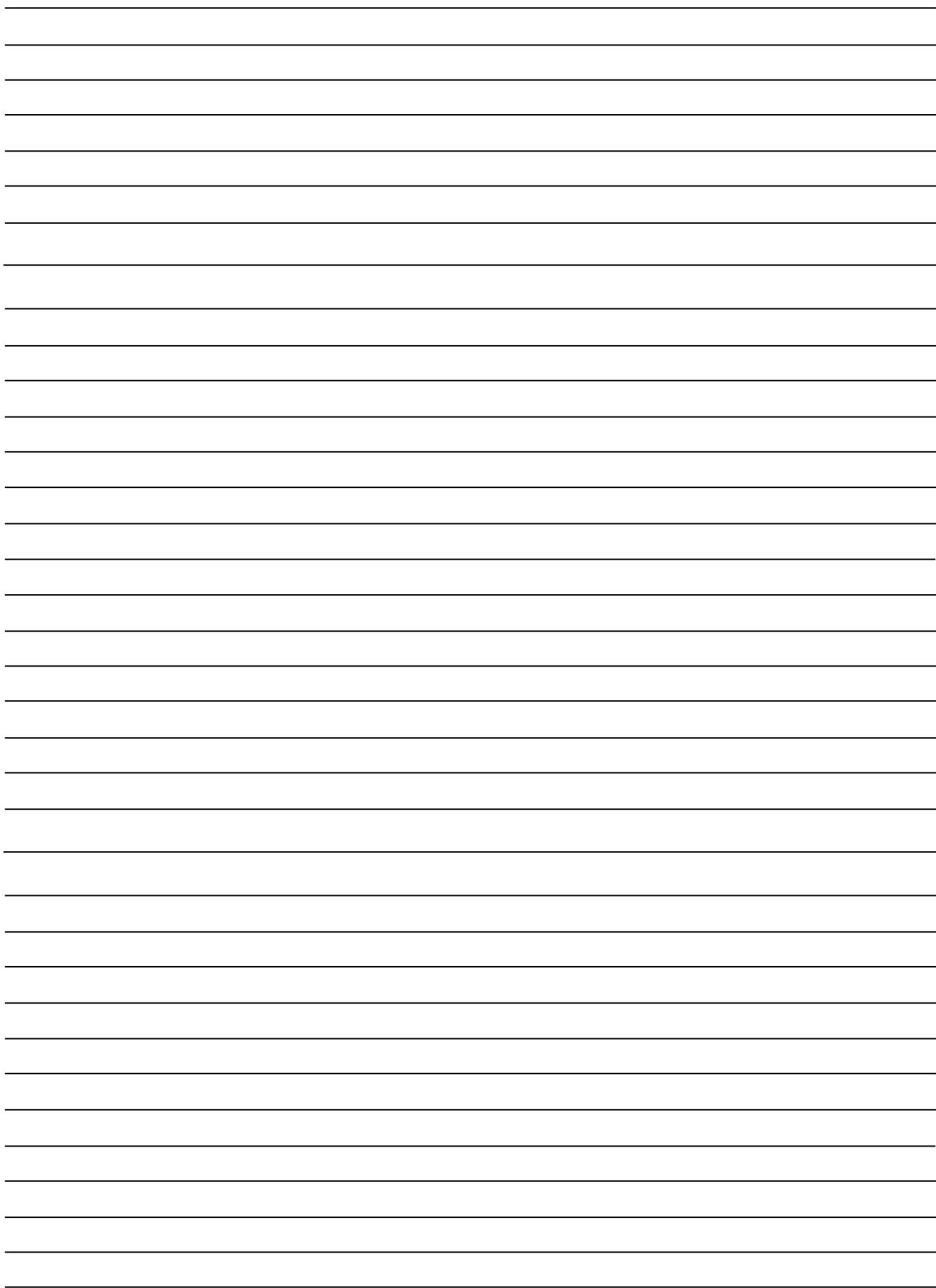
اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔	وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۱۶﴾
وہ احسان رکھتے ہیں آپ ﷺ پر کہ اسلام لے آئے	يَمُنُونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۗ
فرمائیے مت احسان رکھو مجھ پر اپنے اسلام کا	قُلْ لَا تَمُنُوا عَلَيَّ إِلَّا بِمَا لَكُمْ ۗ
بلکہ اللہ احسان رکھتا ہے تم پر کہ اُس نے ہدایت دی ہے تمہیں ایمان کی	بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ
اگر تم سچے ہو	إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۷﴾
بے شک اللہ جانتا ہے آسمانوں اور زمین کے تمام غیب	إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ
اور اللہ خوب دیکھنے والا ہے اُسے جو تم کر رہے ہو۔	وَاللَّهُ بَصِيرٌ ﴿۱۸﴾

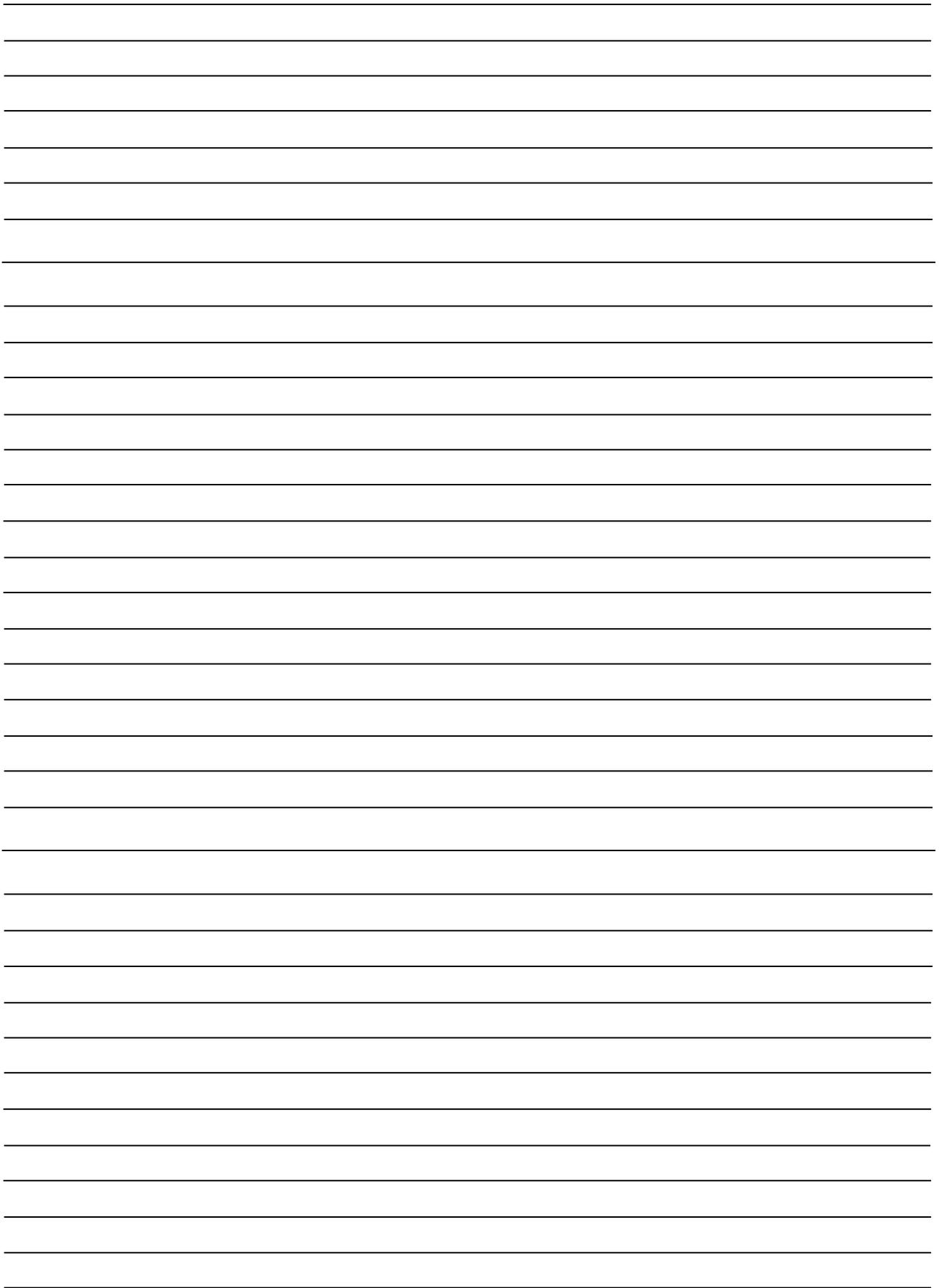
ان آیات میں اُن نو مسلموں سے خطاب ہے جنہوں نے نبی کریم ﷺ پر اپنے قبولِ اسلام کا احسان جتلا یا تھا۔ فرمایا گیا کہ کسی انسان کا مسلمان ہو جانا، اللہ تعالیٰ یا نبی کریم ﷺ پر کوئی احسان نہیں بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا اُس انسان پر احسان ہے کہ اُس نے اُسے اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

منت منہ کہ خدمتِ سلاطین ہی کنی

منت شناس ازو کہ بخدمتِ بداشتت

”بادشاہ کی خدمت کا تمہیں اگر کوئی موقع ملا ہے تو یہ نہ سمجھو کہ اُس پر تمہارا کوئی احسان ہے بلکہ بادشاہ کا احسان مانو کہ اس نے تمہیں اپنی خدمت کا موقع دیا ہے۔“ پھر اللہ تعالیٰ نے تو اسلام سے آگے بڑھ کر ایمان کی طرف رہنمائی کی ہے۔ آخر میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ بذاتِ خود جانتا ہے کہ کون اخلاصِ نیت سے اسلام لایا ہے اور کس کا دل ایمانِ حقیقی سے منور ہے۔





# دفتر ریسرچ و رجسٹریشن آفیسر اوقاف حکومت سندھ

0300-3311811

موبائل نمبر

021-99332012

فون نمبر



نشان مجاریہ: آر-آر-اوقاف

۲۰-۱۹۵-۲۰۲۱

مورخہ ۱۵-۱۱-۲۰۲۱

## تصدیق نامہ

انجمن خدام القرآن سندھ کراچی کا مطبوعہ (ترجمہ برائے تدریس قران حکیم) حصہ اول تا ہفتم کے متن کو اپنی نگرانی میں مولانا تمیم احمد (رجسٹرڈ پروف ریڈر محکمہ اوقاف سندھ) سے پروف ریڈنگ کرائی گئی ہے (ترجمہ برائے تدریس قران حکیم) کے متن کو مکمل بغور پڑھا گیا جو اغلاط تھیں انہیں درست کر دیا گیا ہے۔ لہذا تصدیق کی جاتی ہے کہ اب یہ (ترجمہ برائے تدریس قران حکیم) حتی الامکان لفظی اور اعرابی اغلاط سے پاک و مبرا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

المصدق  
طع  
محمد



مولانا مفتی منیر احمد طارق

ریسرچ و رجسٹریشن آفیسر اوقاف سندھ

حکومت سندھ  
مولانا مفتی منیر احمد طارق  
ریسرچ و رجسٹریشن آفیسر اوقاف سندھ  
حکومت سندھ



# انجمن خدام القرآن

کے قیام کا مقصد  
منبع ایمان --- اور --- سرچشمہ یقین

## قرآن حکیم

کے علم و حکمت کی  
وسیع پیمانے --- اور --- اعلیٰ علمی سطح  
پر تشہیر و اشاعت ہے

تاکر امت مسلمہ کے مفہم عناصر میں **تجدید ایمان** کی ایک عمومی تحریک پہا ہو جائے

اور اس طرح

اسلام کی نشاۃ ثانیہ --- اور --- غلبہ دین حق کے دور ثانی

کی راہ ہموار ہو سکے

وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ

